تصنیف

ابوالفضل مُنور حسین عثمانی مئوی

جماعت رضائے مصطفےٰ مریدکے

آنکھوں کی ٹھنڈک
تصنیف
ابوالفضل منور حسین عثمانی رضوی
جماعت رضائے مصطفیٰ ۔ مریدکے ضلع شیخوپورہ

نام کتاب —— آنکھوں کی ٹھنڈک

مصنف —— ابوالفضل منور حسین عثمانی رضوی

ایڈیشن اول —— شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ

ایڈیشن ثانی —— شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

نگرانِ طباعت —— جناب قاری حکیم محمد فیاض رضوی لاہور

کتابت —— سلیم الٰہی طالب النوری
داؤکے — مریدکے

ہدیہ —— 200/ روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

بفیضانِ نظر

حبِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں سدا رہتے ہیں
نام صادق ہے اور سچ ہی سدا کہتے ہیں

امیرِ شریعت، مہتابِ طریقت، فخرِ رضویت، جبلِ استقامت، پیکرِ صدق و صفا
مردِ حق آگاہ، مخدومی و مرشدی

حضرت مولانا

المفتی الحاج ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان (گوجرانوالہ)

اسی نسبت نے اُلفت کے دیئے دل میں جلائے ہیں
میری اندھیر نگری میں ستارے جگمگائے ہیں
نگاہِ مرشدِ کامل کی برکت ہی تو ہے واللہ!
یہ عزت اور شہرت سب جو ہم نے فیض پائے ہیں

فقیر پُر تقصیر

ابوالفضل منور حسین عثمانی رضوی

انتساب

فقیر اپنی اس کتاب "آنکھوں کی ٹھنڈک" کو

مجاہد ملت، محسن اہلسنت، استاذ العلماء و الفضلاء

شمشیر بے نیام، بحر العلوم، استاذی المکرم

حضرت مولینا علامہ

مفتی **محمد عبد القیوم ہزاروی** دامت برکاتہم القدسیہ

بانی و مہتمم اعلیٰ دار العلوم جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور ۔۔۔ شیخوپورہ

کے

نام نامی سے منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے:

ابو الفضل منور حسین عثمانی رضوی

مریدکے

فہرست مضامین

بندہ پروردگارم امتِ احمد نبی ﷺ

دوستدارم چار یار تابع اولادِ علی رضی اللہ عنہ

مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرتِ خلیل علیہ السلام

خاکِ پائے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ زیرِ سایہ ہر ولی

تقریظ سعید

امام المدرسین، عمدۃ المحققین
حضرت مولینا حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد!

کتاب مستطاب "آنکھوں کی ٹھنڈک" تصنیف لطیف عزیزم مکرم حضرت علامہ مولینا ابوالفضل محمد منور حسین عثمانی زید مجدہ، عزیزم مولینا حکیم محمد فیاض رضوی کے توسل سے باصرہ نواز ہوئی، جس میں فاضل مصنف نے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے نماز کی اہمیت و فضیلت کو نہایت نفیس، عمدہ اور احسن پیرائے میں بیان فرمایا ہے۔

یہ کتاب مولینا موصوف کے رشحات قلم کا پانچواں ثمر ہے۔ اس سے قبل چار عظیم الشان تصانیف، رد شرک وبدعت، ایمان کی بہاریں، وسیلۂ بخشش اور نورانی نسب منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو کر ارباب علم ودانش سے داد وصول کر چکی ہیں۔ مولانا کی تمام تصانیف قرآن وحدیث اور اسفار اسلاف کے حوالوں سے مزین، دلائل وبراہین سے محلّی، سادہ وسلیس اور مؤثر وشیریں اسلوب بیان کی حامل ہیں۔

تبلیغ دین کے تینوں شعبوں، تدریس، تصنیف اور تقریر میں مولینا عثمانی قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں، وہ مقتضائے حال و وقت کے مطابق موضوع کی حدود میں رہتے ہوئے انتہائی دلنشین انداز میں مافی الضمیر کو بیان کرنے کی حیرت انگیز قوت رکھتے ہیں۔ خطابت کی جولانی، تقریر کی شعلہ بیانی، موقع ومحل کے مطابق خوش الحانی سے اشعار خوانی کے ذریعے جہاں وہ عوام سے داد وصول کرتے ہیں وہاں موضوع کی پابندی اور اس پر قرآن وحدیث سے استدلال کے ذریعے خواص کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ عثمانی صاحب اس دور کے خطباء ومقررین میں سے اس پہلو سے منفرد وممتاز حیثیت رکھتے ہیں، کہ جتنی احادیث مکمل عربی متن کے ساتھ کامل سند سمیت آپ کو یاد ہیں اتنی شاید ہی کسی اور کو یاد ہوں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مولینا کی تدریسی، تصنیفی اور تقریری خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے ان میں مزید برکتیں عطا کرے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ :

وہ آیاتِ مبارکہ جن میں لفظ صلوٰۃ مذکور ہے۔

① اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (سورۃ البقرہ-۳)

اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کریں۔

② وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ (البقرہ-۴۳)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

③ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ : (البقرہ-۴۵)

اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر اُن پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

④ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ؛ (البقرہ-۸۳)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔ پھر تم پھر گئے مگر تم میں سے تھوڑے اور تم روگردان ہو۔

⑤ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (البقرہ-۱۱۰)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اپنی جانوں کیلئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے۔ بے شک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔
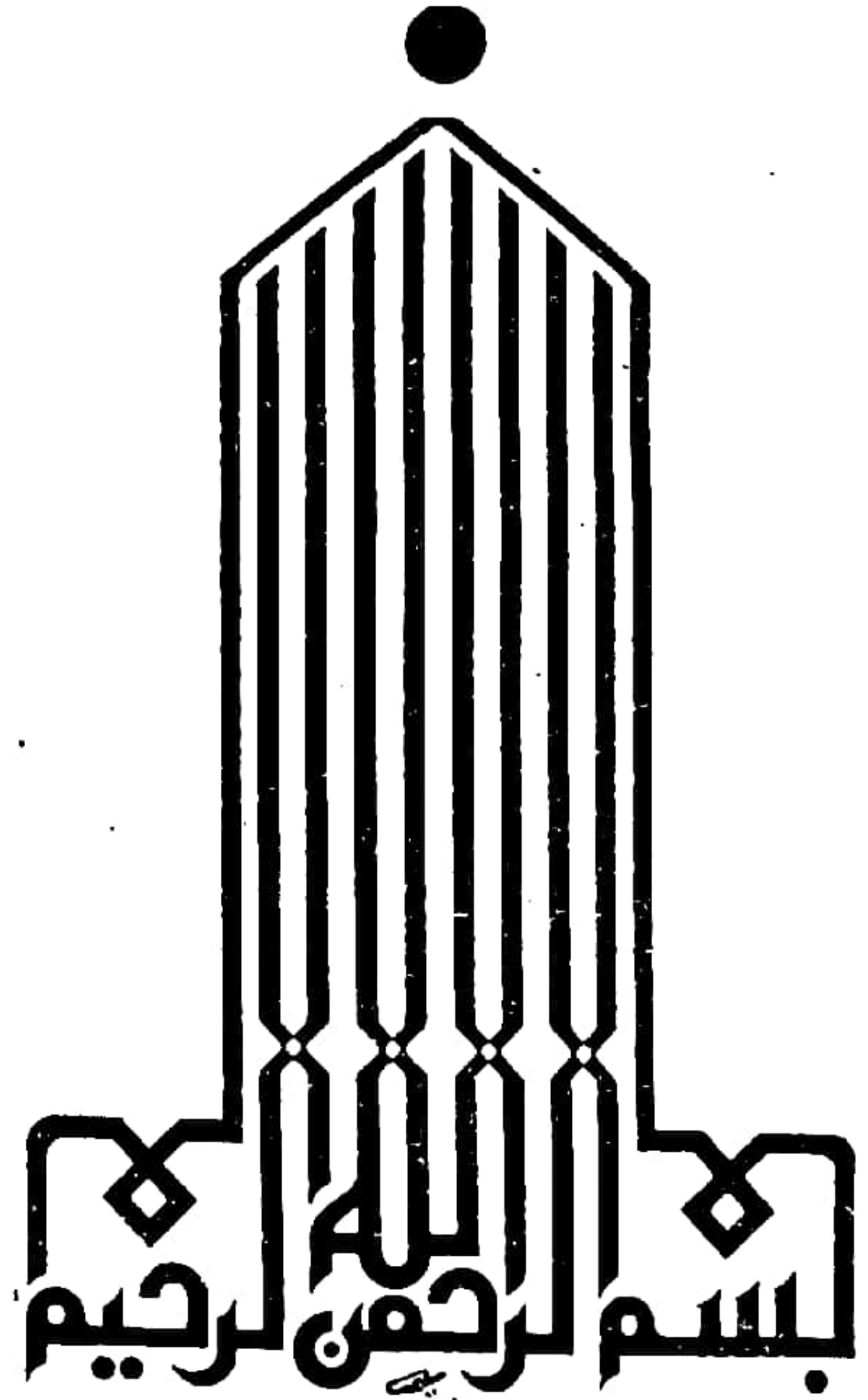
۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرہ-۱۵۳)

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

۷ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ : (البقرہ-۱۷۷)

اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں

۸ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (البقرہ-۲۳۸)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی، اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

۹ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی (البقرہ-۲۷۷) ان کا ثواب اُن کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

۱۰ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّىْ فِى الْمِحْرَابِ ..... (آل عمران-۳۹)

تو فرشتوں نے اُسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔

۱۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ...... (النساء-۴۳)

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو جو کہو اسے سمجھو۔

نوٹ: اس آیت میں نماز کے وقت شراب پینا حرام ہوا اور پھر دوسری آیات میں مطلقاً حرام کر دیا گیا

۱۲ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ..... (النساء-۷۷)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو۔

۱۳ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ .... (النساء-۱۰۲)

اور اے محبوب! جب تم ان میں تشریف فرما ہو کر نماز میں ان کی امامت کرو۔

نوٹ: اس آیت میں جنگ کے موقع پر مسلح اور مستعد دشمن کے مقابلے میں نماز یعنی صلوٰۃ خوف کا بیان ہے۔

۱۴ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ (النساء-۱۰۳)

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو، کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر مطمئن ہو جاؤ تو حسبِ دستور نماز قائم کرو۔ بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

۱۵ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ○ (النساء-۱۰۱)

اور جب تم زمین میں سفر کرو تم پر گناہ نہیں کہ (بعض) نمازیں قصر سے پڑھو، اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے، بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

نوٹ: سفر میں خوف کی قید اتفاقی ہے کیونکہ اُس زمانہ میں سفر خوف سے خالی نہ تھے، اب اگر خوف نہ بھی ہو تو قصر واجب ہے جیسا کہ لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفًا سود دو گنا، تگنا نہ کھاؤ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سوایا، ڈیوڑھا کھایا کرو۔

(۱۶) إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى ۙ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا (النساء ۱۴۲)

بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہ ہی انہیں غافل کرکے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے۔ لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا :

(۱۷) لٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ أُولٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ (النساء-۱۶۲)

ہاں جو علم میں پکے اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب! تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے، ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

(۱۸) يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۗ (المائدۃ-۶)

اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

(۱۹) لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ (المائدہ-۱۲)

ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو بے شک میں تمہارے گناہ اُتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ پھر اس کے بعد جو تم سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔

(۲۰) إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝ (المائدہ-۵۵)

تمہارے دوست نہیں ہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں

(۲۱) وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝ (المائدہ-۵۸)

اور جب تم نماز کیلئے اذان دو، اسے ہنسی کھیل بنالتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ نِرے بے عقل لوگ ہیں۔

(۲۲) إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ۝ (المائدہ-۹۱)

شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دُشمنی ڈلوا دے شراب اور جُوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم رُک جاؤ گے؟

(۲۳) تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ .... (المائدہ-۱۰۶)

اِن دونوں کو نماز کے بعد روکو، وہ اللہ کی قسم کھائیں :

نوٹ: اس آیت میں عِنْدَ الْمَوْتِ وصیت کے وقت دو گواہ قائم کرنے کا اور نماز عصر (جو کہ زیادہ اجتماع کا وقت ہوتا ہے) کے بعد اُن سے حلف لینے کا بیان ہے۔

(٢٤) وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (الانعام ٧٢)

اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہ ہی ہے جس کیطرف تمہیں اُٹھنا ہے۔

(٢٥) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (الانعام ٩٢)

اور وہ جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں، اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

(٢٦) قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام ١٦٢)

تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا، سب اللہ کیلئے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔

(٢٧) وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ (الاعراف ١٧٠)

اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم رکھی، ہم نیکوں کا ثواب نہیں گنواتے۔

(٢٨) اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ (الانفال ٣،٤)

وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

(٢٩) وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ (الانفال ٣٥)

اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی، تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا۔

شانِ نزول کفارِ مکہ بیت اللہ میں آکر تالیاں اور سیٹیاں بجاتے تھے اور اسے عبادت جانتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم، نماز پڑھتے تو یہ لوگ ایسی حرکتیں کرتے اور خوش ہوتے کہ ہم بھی نماز پڑھتے ہیں۔ اس پر یہ آیت اتری۔ اس سے معلوم ہوا کہ تالیاں و سیٹیاں بجانا کفار کا طریقہ ہے۔ آج بھی عیسائی اپنی مجلسوں میں سیٹیاں بجاتے ہیں۔ مسلمان ان کی نقل کرتے ہیں، یہ نہ چاہیئے کفار کی نقل بھی بری ہے۔ (نور العرفان)

(٣٠) فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ ٥)

پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(٣١) فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ (التوبہ ١١)

پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کیلئے۔

(٣٢) اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ (التوبہ ١٨)

اللہ کی مسجدیں وُہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

(۲۲) وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ۔ (التوبہ۔۵۴)

اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لیے کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر نہ چاہتے ہوئے دل کے ساتھ، اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ سستی سے نماز پڑھنا منافقوں کا طریقہ ہے۔ اس سے بہت سے مسائل فقہ نکالے جاسکتے ہیں۔ تنگ وقت میں نماز پڑھنا، بغیر جماعت نماز پڑھنے کا عادی ہوجانا، ننگے سر نماز پڑھنا، کھلے بٹن یا آستین چڑھائے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ یہ کاہلی کی علامات ہیں۔ (نور العرفان)

(۲۳) وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (التوبہ۔۷۱)

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں۔ یہی ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۲۵) وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۔ (یونس۔۸۷)

اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کیلئے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ بناؤ اور نماز قائم رکھو اور مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ۔

(۲۶) وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ۔ (ھود: ۱۱۴)

اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

(۲۷) وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (الرعد: ۲۲)

اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کے بدلہ بھلائی کرکے ٹالتے ہیں انہیں کیلئے پچھلے گھر کا نفع ہے۔

(۲۸) قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ۝ (ابراہیم: ۳۱)

میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی نہ یارانہ۔

(۲۹) رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ

الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ
اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ (ابراہیم: ۳۷)

اے ہمارے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک ایسی وادی میں بسائی
جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس۔ اے ہمارے
رب اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے
اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے، شاید وہ احسان مانیں۔

۴۰ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ
دُعَآءِ ۝ (ابراہیم: ۴۰)

اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو،
اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے۔

۴۱ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ
اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ (بنی اسرائیل: ۷۸)

نماز قائم رکھ سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن
بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

۴۲ وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ
مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ (مریم: ۳۱)

اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں بھی ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ
کی تاکید فرمائی میں جب تک جیوں۔

۴۳ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ
رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ
عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ (مریم: ۵۴-۵۵)

اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بے شک وہ وعدہ کا سچا تھا اور رسول
تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا اور
اپنے رب کو پسند تھا:

۴۴ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ
فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ (مریم: ۵۹)

اور ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں برباد
کیں اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

۴۵ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝ (طٰہٰ: ۱۴)

بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس
میری بندگی کر اور میری یاد کیلئے نماز قائم رکھ:

۴۶ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْــَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ
نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ (طٰہٰ: ۱۳۲)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ، کچھ
ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کیلئے۔

۴۷ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ (الانبیاء: ۷۳)

اور ہم نے انہیں امام کیا کہ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور
ہم نے انہیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے
کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے۔

(اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کا بیان ہے)

۴۸ ..... وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلٰوةِ وَ
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ○ (الحج: ۳۵)

اور اے محبوب خوشی سناؤ ان تواضع والوں کو کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دِل ڈرنے لگتے ہیں اور جو افتاد پڑے اس کے سہنے والے اور نماز برپا رکھنے والے اور ہمارے دیئے سے کچھ خرچ کرتے ہیں۔

(۴۹) اَلَّذِينَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ○ (الحج: ۴۱)

اور وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کیلئے سب کاموں کا انجام ہے

(۵۰) فَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ ۗ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ○ (الحج: ۷۸)

پس نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو، وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

(۵۱) قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ○ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خٰشِعُونَ ○ (المومنون: ۱، ۲)

بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

(۵۲) وَالَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُونَ ○ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ○ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ ۗ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ○ (المومنون: ۹ تا ۱۱)

اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۵۳) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ

الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ○ (النور: ۳۷)

وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت، اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس دن الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

(۵۴) وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○ (النور: ۵۶)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اس رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

(۵۵) هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِينَ ۙ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ○ (النمل: ۲، ۳)

ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کو اور جو نماز برپا رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(۵۶) اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ ۖ إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ○ (العنکبوت: ۴۵)

اے محبوب! پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم فرماؤ بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

(۵۷) مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ (الروم: ۳۱)

اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔

(۵۸) هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؁ (لقمٰن: ۳،۴)

ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کیلئے وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر یقین لائیں۔

(۵۹) يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؁ (لقمٰن: ۱۷)

اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔

(۶۰) وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ؁ (الاحزاب: ۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کر دے۔

(۶۱) اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ؁ (فاطر: ۱۸)

اے محبوب! تمہارا ڈر سنانا انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے

رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا۔ اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

(۶۲) اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ؁ (فاطر: ۲۹)

بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہیں۔

(۶۳) وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؁ (الشورٰی: ۳۸)

اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

(۶۴) فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؁ (المجادلہ: ۱۳)

تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو، اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

(۶۵) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؁ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؁ (الجمعہ: ۹،۱۰)

جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو، اور

خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

(۶۶) اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ○ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ○ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ○ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ○ (المعارج: ۱۹ تا ۲۳)

بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص، جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا مگر نمازی جو اپنی نماز کے پابند ہیں۔

(۶۷) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ○ (المعارج: ۳۴-۳۵)

اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا۔

(۶۸) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (المزمل-۲۰)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے۔ اور اللہ سے بخشش مانگو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

---

(۶۹) فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ○ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ○ (القیٰمۃ: ۳۱-۳۲)

اس نے نہ تو سچ مانا اور نہ نماز پڑھی۔ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

(۷۰) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○ (الاعلیٰ: ۱۴-۱۵)

بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا، اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

(۷۱) اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ○ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ○ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ○ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ○ (العلق ۹ تا ۱۲)

بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے۔ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا۔

(۷۲) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ○ (البینۃ: ۵)

اور ان کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اُسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

(۷۳) فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ (الماعون)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

(۷۴) اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○ (الکوثر: ۱ تا ۳)

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہ ہی ہر خیر سے محروم ہے۔

قارئین کرام! یہ مذکورہ کثیر التعداد وہ آیات مبارکہ تھیں جن میں نماز کا ذکر لفظ "صلوٰۃ" کے ساتھ آیا ہے۔ کہیں حکماً اور کہیں حکایۃً، کہیں ترغیب کے ساتھ اور کہیں ترہیب کے ساتھ۔

بہرحال عظمت واہمیتِ نماز پر گلشنِ قرآن کریم سے جو سدا بہار پھول ہم نے چُنے ہیں ان کی خوشبو وخوش تری سے اللہ کریم ہم سب کو فیضیاب فرمائیں ——— آمین

نماز وہ سمندر ہے جس میں غوطہ زن ہونے سے اُن اسرارِ دلفگار کے موتیوں تک رسائی حاصل ہوتی ہے جن سے معبود و بندہ کے مابین مبارک ومقدس رشتہ وتعلق کی کیفیات قلب و رُوح پر منکشف ہوتی ہیں۔

مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں
اُٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں

آپہنچا خاص اپنے شہنشاہ کے حضور — جب بندہ ہاتھ باندھ کے آیا نماز میں
جب ہاتھ اٹھائے باندھ کے نیت تو یہ سمجھ — دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھایا نماز میں
کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو — ہے کن حقیقتوں کا اشارا نماز میں
تن کی صفائی حق کی رضا، دل کی روشنی — کیا کیا نہیں ہیں خوبیاں اے بندے نماز میں
پڑھ پڑھ کے تو نماز دُعا صدقِ دل سے مانگ — مقصود کیا ہے جو نہیں ملتا نماز میں
مت کر قضا نماز کھڑی سر پہ ہے قضا — سُن مالک قضا کا، تقاضا نماز میں
گر قبر کی اندھیری سے ڈرتا ہے! پڑھ نماز — ہے ظلمتِ لحد کا اجالا نماز میں
یہ قبر میں انیس یہ محشر میں ہو شفیع — عقبیٰ کا چین خلد کا وعدہ نماز میں
رکھتا ہے سر بلند انہیں پاک بے نیاز — ہے جن کا سر نیاز سے جھکتا نماز میں

بیدل نماز کیوں نہ ہو معراجِ مومنین
پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز میں

○

مزید چند آیات مبارکہ ملاحظہ ہوں جن میں لفظ **رکوع و سجود** کے ساتھ نماز کا ذکر ہے۔

(۱) وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۭ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (البقرۃ-۱۲۵)

اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو۔ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع، سجود والوں کیلئے۔

(۲) يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (آل عمران ۴۳)

اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لیے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔

(۳) اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبۃ: ۱۱۲)

توبہ کرنے والے، عبادت والے، سراہنے والے، روزے والے، رکوع والے سجدہ والے، بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور حدود اللہ کی نگہبانی کرنے والے، اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو۔

(۴) وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (الحج، ۲۶)

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو گھر کا صحیح ٹھکانا بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لیے۔

(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا

الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (الحج: ۷۷)

اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو، اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

(۶) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ښ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ښ ......

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں، تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے، سجدہ میں گرتے، اللہ کا فضل و رضا چاہتے، اُن کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور اُن کی صفت انجیل میں ......

(۷) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (المرسلٰت)

اور جب انہیں کہا جائے جھکو تو نہیں جھکتے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔

(۸) لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ (آل عمران، ۱۱۳)

ایک سے جیسے نہیں اہل کتاب میں، کچھ وہ کہ حق پر قائم ہیں۔ اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں۔

(۹) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ (الحجر، ۹۸-۹۹)

تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو، اور سجدہ کرنے

والوں میں ہو اور مرتے دَم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔

⑩ اَوَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ○ (النحل: ۴۸)

اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ جو چیز اللہ نے بنائی ہے اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے حضور عاجز ہیں ـــــــ اس سے اگلی آیت کا ترجمہ : اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے اور وہ غرور نہیں کرتے۔

(ترجمہ) کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کیلئے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت آدمی اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، بے شک اللہ جو چاہے کرے۔ (الحج: ۱۸)

(ترجمہ) اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھیل میں پڑے ہو، تو اللہ کیلئے سجدہ کرو اور اس کی بندگی کرو۔ (القمر: ۶۰ تا ۶۲)

⑪ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ کَانُوْا یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ○ (القلم: ۴۲-۴۳)

جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (اللہ اعلم بمرادہٖ) اور سجدہ کو بلائے جائیں گے تو نہ کر سکیں گے نیچی نگاہیں کئے ہوئے ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بیشک دنیا میں سجدہ کیلئے بلائے جاتے تھے جب تندرست تھے۔

⑫ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ○ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ○ (الدھر: ۲۵-۲۶)

اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو۔

تسبیح سے مُراد نماز

ویسے تو قرآن کریم میں لفظ "تسبیح" مختلف صیغوں کے ساتھ تقریباً چالیس مرتبہ آیا ہے لیکن جہاں تسبیح سے عموماً نماز مراد ہے وہ آیات ملاحظہ ہوں۔

① فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی ○ (طٰهٰ: ۱۳۰)

تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اسکی پاکی بولو اور دن کے کناروں پر اس امید پر کہ تم راضی ہو۔

(ف) یہاں تسبیح و تحمید سے مُراد نماز ہے۔ جُز بول کر کُل مراد لیا گیا ہے فقط تسبیح و تحمید بھی ان اوقات میں بہت افضل ہے اگرچہ جائز ہر وقت ہے۔ ان دونوں جملوں میں نمازِ فجر و عصر مراد ہے اور رات کی گھڑیوں میں نمازِ عشاء اور دن کے کناروں سے فجر و مغرب مراد ہے۔ اس میں نمازِ پنجگانہ کی طرف اشارہ ہے ـــــ نور العرفان

② فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ (ق ۳۹-۴۰)

اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد۔

ف: یہاں تسبیح سے مراد نماز ہے اس آیت میں نماز فجر و عصر کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے کیونکہ اس وقت رات و دن کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے ——— نور العرفان

③ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝ (الطور ۴۸-۴۹)

اور اے محبوب! تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بے شک تم ہماری نگہداشت میں ہو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو اور کچھ رات میں اس کی پاکی بولو۔ اور تاروں کے ڈوبنے کے بعد۔

ف: یہاں نماز تہجد و نماز فجر مراد ہے۔

قارئین کرام! نماز کے متعلق چند قرآنی آیات، مزید آپ نے ملاحظہ فرمائی ہیں جن میں بارگاہ قدس میں جھکنے والوں کی خوش بختی و عظمت کا بیان ہے۔ معبود حقیقی کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہونے والوں کی فوز و فلاح کا ذکر ہے ——— یہ حقیقت ہے کہ

جنہاں لایاں تے لا کے توڑ نبھایاں نے
اونہاں ای پھر عالی صفتاں پایاں نے

رحمت رب دی آپ کرے گی دل داری
جنہاں کیتیاں اچھے نیک کمایاں نے
سن لے! رب دی یاد توں منہ نہ پرتا دیں
پڑھ نماز! نماز دے وچ بھلایاں نے

○

قارئین محترمین! اب ہم فضائل و کمالات نماز کے حوالے سے سدا بہار گلشن حدیث کی سیر کو جانے والے ہیں۔
مناسب سمجھتے ہیں کہ پہلے وضو اور اذان کے فضائل و مسائل قدرے تفصیل سے آپ پڑھ لیں۔
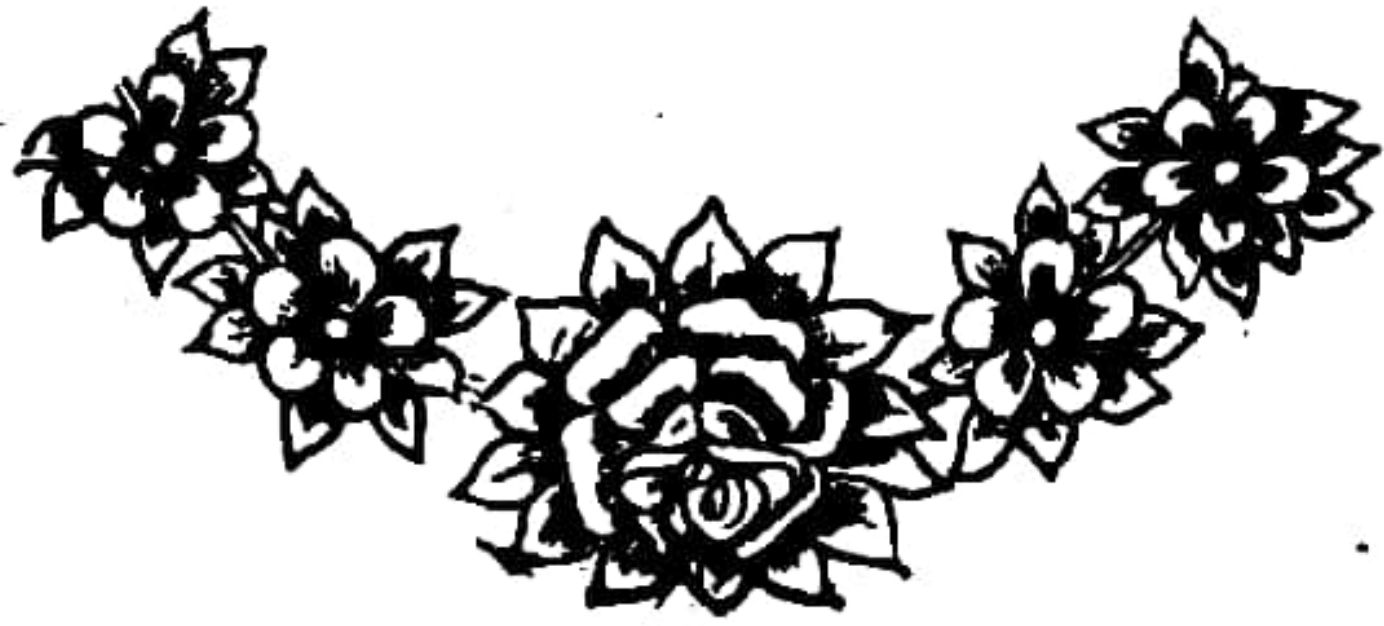
وضو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ط (المائدہ)

اے ایمان والو! جب تم نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

① **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ۔

(بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن میری امت روشن چہرہ اور سفید اعضا والی امت کے نام سے بلائی جائے گی۔ یہ روشنی وچمک وضو کی وجہ سے ہوگی۔ سو جو اس چمک اور روشنی کو جتنا بڑھانے کی ہمت رکھتا ہو بڑھائے۔ (یعنی ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرے۔)

② **حدیث شریف**: عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَھُوَ یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ فَکَانَ یَمُدُّ یَدَہٗ حَتّٰی یَبْلُغَ

اِبْطَہٗ فَقُلْتُ لَہٗ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا ھٰذَا الْوُضُوْءُ؟ فَقَالَ یَا بَنِیْ فَرُّوْخَ اَنْتُمْ ھٰھُنَا لَوْ عَلِمْتُ اَنَّکُمْ ھٰھُنَا مَا تَوَضَّأْتُ ھٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔

(مسلم، الترغیب والترہیب ۱/۹۲)

ابوحازم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا ہوا تھا اور وہ نماز پڑھنے کیلئے وضو کر رہے تھے وہ اپنا ہاتھ دھونے کیلئے بڑھاتے یہاں تک کہ ہاتھوں کو بغلوں تک دھو ڈالتے۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ! یہ آپ کس طرح وضو کر رہے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عجمی کے بچے: تم یہاں ہو! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں کھڑے ہو تو ہرگز اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: مومن کے اعضا میں وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچے گا۔

③ **حدیث شریف** عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ۔

(رواہ مسلم)

امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم سے گناہوں کی تمام گندگی دور ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے تک کے گناہ بھی صاف ہو جاتے ہیں۔

———ooo———

(۴) **حدیث شریف** عَنْ
جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ اَبِیْ صَخْرَۃَ قَالَ
سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ قَالَ
كُنْتُ اَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُوْرَهٗ فَمَا
اَتٰى عَلَيْهِ يَوْمٌ اِلَّا هُوَ يُفِيْضُ عَلَيْهِ
نُطْفَةً وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ
انْصِرَافِنَا مِنْ صَلٰوتِنَا هٰذِهٖ قَالَ
مِسْعَرٌ اُرَاهَا الْعَصْرَ فَقَالَ مَا
اَدْرِيْ اُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ اَوْ اَسْكُتُ
فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ
خَيْرًا فَحَدِّثْنَا وَاِنْ كَانَ
غَيْرَ ذٰلِكَ فَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ
فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِيْ كَتَبَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَوٰتِ
الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ
لِمَا بَيْنَهُنَّ :

(مسلم کتاب الطہارۃ)

جامع بن شداد ابو صخر کہتے ہیں کہ
حمران بن ابان کہتے ہیں کہ میں ہر روز
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے
وضو کیلئے پانی رکھا کرتا تھا اور حضرت
عثمان ہمیشہ اس پانی سے کسی قدر
غسل بھی کیا کرتے تھے۔ اور حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز سے
(مسعر کہتے ہیں کہ ان کی مراد نماز عصر
تھی) فارغ ہونے کے بعد فرمایا
میں فیصلہ نہیں کر پایا کہ تمہیں ایک
بات بتاؤں یا خاموش رہوں۔ صحابہ
کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر
وہ بات ہمارے حق میں بہتر ہے۔
تو ضرور بیان فرمائیں۔ اگر اس کے
علاوہ کوئی اور بات ہے تو اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو اس طرح کامل وضو کرے جس طرح
اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اور پانچوں
نمازیں پڑھے تو ان نمازوں کے

(۵) **حدیث شریف** عَنْ
حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا
يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ لَا اَدْرِيْ
مَا هِيَ اِلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ
مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ
تَوَضَّاَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ
وَمَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً

(مسلم کتاب الطہارۃ)

(۶) **حدیث شریف** عَنْ
اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ

درمیان جو اس نے گناہ کئے ہیں
وہ نمازیں ان گناہوں کیلئے کفارہ
بن جائیں گی۔
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم
حمران بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس
وضو کا پانی لے کر آیا۔ آپ نے اس پانی
سے وضو کیا پھر فرمایا لوگ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی ایسی
احادیث منسوب کرتے ہیں جو میرے
علم میں نہیں۔ البتہ میں نے دیکھا ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
اس وضو کی طرح وضو کیا اور پھر فرمایا
جس شخص نے اس طرح وضو کیا اس
کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں
اور اس کی نماز اور مسجد میں چل کر جانے
کا مزید ثواب ہوتا ہے۔
حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ راوی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب مسلمان یا مومن بندہ وضو
کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو پانی

أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ ۔

(رواہ مسلم)

کے ساتھ یا اس کے آخری قطرے کے ساتھ چہرے کے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں کے ذریعے ہوا ہو اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ساتھ یا اسکے آخری قطرے کے ساتھ ہاتھوں کے ذریعے کئے ہوتے تمام گناہ بھی نکل جاتے ہیں پانی کے ساتھ ساتھ یا آخری قطرے کے ساتھ اور جب وضو میں اپنے پاؤں کو دھوتا ہے تو پاؤں کے سارے گناہ دھل جاتے ہیں پانی کے ساتھ ساتھ یا آخری قطرہ کے ساتھ اور وہ گناہوں سے بالکلیہ پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

⑦ **حدیث شریف** عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ ۔

(ابن ماجہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شریعت پر) مستقیم رہو اور تم ہرگز اس کا استیعاب اور احاطہ نہ کر سکو گے اور جان لو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت صرف مومن کرتا ہے۔

⑧ **حدیث شریف** عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ يَدَيْكَ ثَلَاثًا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ فِي مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ ۔

(شرح معانی الآثار)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وضو کا طریقہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تم نے وضو کرتے وقت تین بار اپنے ہاتھوں کو دھویا تو تمہارے پوروں اور ناخنوں سے تمام گناہ نکل جائیں گے۔ اور جب تم نے کلی کی اور اپنے نتھنوں میں پانی ڈالا اور اپنے چہرہ کو دھویا اور اپنی کلائیوں کو اپنی کہنیوں تک دھویا اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھویا تو تم اپنے تمام گناہوں سے دھل جاؤ گے۔

⑨ **حدیث شریف**: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ (ترمذی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ

رَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ لہ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

⑩ **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوْبُهٗ مِنْ سَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَیَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ فَاِنْ جَلَسَ جَلَسَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ : (مصنف ابن ابی شیبہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھوں اور پیروں کے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ بیٹھتا ہے، تو بخشا ہوا بیٹھتا ہے۔

⑪ **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ یُکَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَزِیْدُ بِهٖ فِی الْحَسَنَاتِ ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْمَکَارِهِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دے اور نیکیوں کو زیادہ کر دے! صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ

لہ (ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں کر اور مجھے پاکوں میں کر:

وَکَثْرَةُ الْخُطَا اِلٰی هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ : (مصنف ابن ابی شیبہ)

آپ نے فرمایا تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا اور زیادہ قدم چل کر مسجد میں جانا۔

⑫ **حدیث شریف** عَنْ یَزِیْدَ بْنِ بِشْرٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلٰی مُوْسٰی اَنْ تَوَضَّأْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَاَصَابَتْکَ مُصِیْبَةٌ فَلَا تَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَکَ (مصنف ابن ابی شیبہ)

یزید بن بشر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ آپ وضو کریں اگر آپ نے وضو نہ کیا اور آپ کو کوئی مصیبت پہنچ گئی تو صرف اپنے نفس کو ملامت کریں۔

(مطلب یہ کہ وضو نہ کر کے مصیبت پانے والے کی اپنی کوتاہی ہے ورنہ وضو کرنے والا اللہ قدوس کے فضل سے مصائب سے محفوظ و مامون رہتا ہے)

⑬ **حدیث شریف** عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کَانَتْ عَلَیْنَا رِعَایَةُ الْاِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِیْ فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِیٍّ فَاَدْرَکْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا یُحَدِّثُ النَّاسَ فَاَدْرَکْتُ مِنْ قَوْلِهٖ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلٌ عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ مَا اَجْوَدَ هٰذِهٖ فَاِذَا قَائِلٌ بَیْنَ یَدَیَّ یَقُوْلُ الَّتِیْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُمَرُ قَالَ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُکَ جِئْتَ اٰنِفًا قَالَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ اَوْ یُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ (مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ذمہ اونٹوں کو چرانا تھا جب میں اپنی باری پر اونٹوں کو چرا کر شام کے وقت آیا تو میں نے

دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر لوگوں کے سامنے بیان فرما رہے
تھے کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضور قلب کے ساتھ
دو رکعات نماز پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا کیا خوب
حدیث پاک ہے! اچانک مجھے سامنے سے ایک آواز آئی کہ اس سے پہلی حدیث
شریف اس سے بھی خوب تھی، میں نے متوجہ ہو کر دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ تم ابھی آئے ہو، اس سے پہلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر یہ کہے اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اس کیلئے جنت کے
آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے
جنت میں داخل ہو جائے۔

⑭ **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَةَ مِنْ عَدَنٍ
لَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِیَتُهٗ
اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ کَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ
اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ
نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ
مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض مقام عدن سے ایلہ کے فاصلے سے زیادہ
بڑا ہے اور اس کا پانی برف سے زیادہ سفید، شہد ملے دودھ سے زیادہ
شیریں ہے اور اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں سے زیادہ ہے اور

میں دوسرے لوگوں کو اس حوض سے اس طرح روکوں گا جیسے کوئی شخص اپنے
حوض سے پرائے اونٹوں کو روکتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ!
کیا آپ ہمیں اس دن پہچان لیں گے فرمایا ہاں تم میں ایک ایسی علامت ہے
جو دوسری کسی امت میں نہیں ہوگی۔ تم جس وقت میرے حوض پر آؤ گے
تو تمہارا چہرہ اور ہاتھ پیر آثار وضو کی وجہ سے سفید اور چمکدار ہوں گے۔

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر — سید بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

(اعلیحضرت علیہ الرحمہ)

⑮ **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ
مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَوَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا
قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ
لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ
بُهْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ یَاْتُوْنَ
غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا السلام علیکم اے مومنو! ہم بھی ان شاء اللہ
تمہارے پاس آنے والے ہیں اس کے بعد فرمایا میری خواہش تھی، میں اپنے
بھائیوں کو بھی دیکھ لیتا۔ اس پر صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے

بھائی نہیں؟ آپ نے فرمایا تم تو میرے صحابہ ہو (بھائیوں سے بھی بڑھکر) بھائی
میں اُن کو کہہ رہا ہوں جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔
یارسول اللہ! آپ اپنی اُمت کے اُن لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی
تک پیدا نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا یہ بتلاؤ کہ کسی شخص کے ایسے گھوڑے
جو سفید چہرے اور سفید ٹانگوں والے (پنج کلیان) ہوں سیاہ گھوڑوں میں
مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو ان میں سے شناخت نہیں کر سکے
گا۔ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا۔ میری امت
جس وقت میرے حوض پر آئے گی تو اُن کے چہرے اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو
سے سفید اور چمکدار ہوں گے۔

(۱۶) **حدیث شریف** عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَہٗ فَاَنْظُرُ اِلٰی بَیْنَ یَدَیَّ
فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلُ ذٰلِکَ وَعَنْ
یَّمِیْنِیْ مِثْلُ ذٰلِکَ وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلُ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ
اللّٰہِ کَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَکَ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ فِیْمَا بَیْنَ نُوْحٍ اِلٰی اُمَّتِکَ؟
قَالَ ھُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَیْسَ اَحَدٌ کَذٰلِکَ غَیْرُھُمْ وَ
اَعْرِفُھُمْ اَنَّھُمْ یُؤْتَوْنَ کُتُبَھُمْ بِاَیْمَانِھِمْ وَاَعْرِفُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ ذُرِّیَّتُھُمْ: (مسند احمد بن حنبل)

حضرت ابو درداؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے اذن سجدہ ہوگا اور سب سے
پہلے مجھے سر اٹھانے کا اذن ہوگا۔ پس میں سامنے دیکھوں گا اور امتوں میں سے

اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ اسی طرح پیچھے، دائیں اور بائیں سے بھی اپنی
امت کو پہچان لوں گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! جہاں نوح علیہ السلام
سے لیکر آپ کی اُمت تک (اتنی کثیر اُمتیں ہوں گی) آپ اپنی امت کو کیسے
پہچانیں گے؟
فرمایا! میری اُمت کے چہرے آثارِ وضو سے سفید اور چمکدار ہونگے
اور یہ (خوبی) ان کے علاوہ میں نہ ہوگی۔ اور (نیز) میں ان کو پہچان لوں گا
کہ اُن کے نامۂ اعمال اُن کے دائیں ہاتھ میں دیئے گئے ہوں گے اور (نیز)
میں ان کو پہچان لوں گا کہ اُن کی اولادیں اُن کے آگے آگے بھاگ رہی ہونگی۔

(۱۷) **حدیث شریف** عَنْ عُثْمَانَ اَنَّہٗ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ
ضَحِکَ فَقَالَ لِاَصْحَابِہٖ اَلَا تَسْاَلُوْنِیْ مَا اَضْحَکَنِیْ فَقَالُوْا مَا
اَضْحَکَکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ کَمَا تَوَضَّاْتُ ثُمَّ ضَحِکَ فَقَالَ اَلَا تَسْاَلُوْنِیْ مَا
اَضْحَکَکَ فَقَالُوْا مَا اَضْحَکَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ الْعَبْدَ
اِذَا دَعَا بِوَضُوْءٍ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ کُلَّ خَطِیْئَۃٍ
اَصَابَھَا بِوَجْھِہٖ فَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَیْہِ کَانَ کَذٰلِکَ وَاِذَا طَھَرَ
قَدَمَیْہِ کَانَ کَذٰلِکَ: (مسند احمد بن حنبل)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کیلئے پانی طلب کیا پھر وضو
فرمایا اور ہنسنے لگے اور اپنے دوست، احباب سے فرمایا کیا مجھ سے ہنسنے
کی وجہ نہ پوچھو گے؟ انہوں نے کہا اے امیرالمومنین آپ کو کس چیز
نے ہنسایا ہے؟ آپ نے (جواباً) فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا کہ آپ نے وضو فرمایا۔ میرے (اس) وضو کی طرح۔ پھر آپ

صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور آپ نے فرمایا کیا مجھ سے ہنسنے کی وجہ نہ پوچھو
گے۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کس چیز نے
ہنسایا ہے؟ آپ نے فرمایا بے شک جب بندہ وضو کرتا ہے اور چہرے
کو دھوتا ہے تو چہرے کے سب گناہ مٹ جاتے ہیں اور جب ہاتھوں
کو دھوتا ہے تو اسی طرح ہاتھوں کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور اسی طرح
جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

(۱۸) **حدیث شریف:** عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَمَضْمَضَ اَحَدُکُمْ
حَطَّ مَا اَصَابَ بِفِیْہِ وَاِذَا غَسَلَ وَجْھَہٗ حَطَّ مَا اَصَابَ بِوَجْھِہٖ
وَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ حَطَّ مَا اَصَابَ بِیَدَیْہِ وَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِہٖ تَنَاثَرَتْ
خَطَایَاہُ مِنْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ وَاِذَا غَسَلَ قَدَمَیْہِ حَطَّ مَا اَصَابَ
بِرِجْلَیْہِ: (مجمع الزوائد ص ۲۲۱، طبرانی اوسط)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی (وضو کیلئے) کلی کرتا ہے تو اسکے
منہ کے گناہ گر جاتے ہیں۔ اور جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو چہرے
کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے
گناہ گر جاتے ہیں اور جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں
کی جڑوں سے نکل کر جھڑ جاتے ہیں اور جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے
تو پیروں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

(۱۹) **حدیث شریف:** عَنْ شَھْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُمَامَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ قَامَ اِلٰی وُضُوْءِہٖ

یُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ غَسَلَ کَفَّیْہِ نَزَلَتْ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ مِنْ کَفَّیْہِ مَعَ اَوَّلِ
کُلِّ قَطْرَۃٍ فَاِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ نَزَلَتْ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ
مِنْ لِسَانِہٖ وَشَفَتَیْہِ مَعَ اَوَّلِ کُلِّ قَطْرَۃٍ فَاِذَا غَسَلَ وَجْھَہٗ نَزَلَتْ
کُلُّ خَطِیْئَۃٍ مِنْ سَمْعِہٖ وَبَصَرِہٖ مَعَ اَوَّلِ قَطْرَۃٍ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ
اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَرِجْلَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سَلِمَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ کَھَیْئَتِہٖ
یَوْمَ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ قَالَ فَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ اللّٰہُ دَرَجَتَہٗ
وَاِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا: (مجمع الزوائد ص ۲۲۲)

شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوامامہ نے حدیث بیان کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نماز کی خاطر وضو کیلئے کھڑا ہو پھر
اپنے ہاتھوں کو دھوئے تو پانی کے قطرہ کے ساتھ ہی ہاتھوں کے گناہ
اتر جاتے ہیں۔ پس جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے تو
پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ اس کی زبان اور ہونٹوں کے سب گناہ اتر جاتے
ہیں۔ پس جب اپنے چہرے کو دھوئے تو پانی کے پہلے قطرہ کے ساتھ
اس کے کان اور آنکھ کے سب گناہ اتر جاتے ہیں اور جب اپنے ہاتھوں
کو کہنیوں تک اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو گناہ سے
یوں پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا۔ فرمایا
پھر اگر وہ نماز کیلئے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور اگر
وہ بیٹھا تو سلامتی لیکر بیٹھا۔

(۲۰) **حدیث شریف:** عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ
سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ
یَسْمَعُ اَذَانَ صَلٰوۃٍ فَقَامَ اِلٰی وُضُوْءِہٖ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ بِاَوَّلِ قَطْرَۃٍ

تُصِيبُ كَفُّهُ مِنْ ذَالِكَ الْمَاءِ فَبِعَدَدِ ذَالِكَ الْقَطْرِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ وُضُوْءِهٖ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَاسَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ ؛ (مجمع الزوائد ص ۲۲۲)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ جو بندہ مسلمان اذان سُن کر وضو کیلئے کھڑا ہو تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں جس کو اس کے ہاتھ پہنچے۔ پس پانی کے قطروں کی تعداد کے برابر اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وضو سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۲۱ **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوْبُہٗ مِنْ سَمْعِہٖ وَبَصَرِہٖ وَيَدَيْہِ وَرِجْلَيْہِ فَاِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُوْرًا لَّہٗ ؛ (مجمع الزوائد ص ۲۲۳)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پیروں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ (اب) اگر (وہ وضو کرکے) بیٹھا بخشا ہوا بیٹھا۔

۲۲ **حدیث شریف** عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا اَدْرِیْ كَمْ حَدَّثَنِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجًا اَوْ اَفْرَادًا قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ عَلٰى ذَقَنِهٖ ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ عَلٰى مِرْفَقَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ مِنْ

كَعْبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّیْ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهٖ ؛ (مجمع الزوائد)

حضرت ثعلبہ بن عباد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ یہ حدیث مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی مرتبہ بیان فرمائی (جمع ہوکر اُن کی تعداد) جوڑا جوڑا بنتی ہے یا طاق بنتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے ——— پس وہ چہرہ کو دھوتا ہے، یہاں تک پانی اس کی ٹھوڑی پر بہہ جاتا ہے۔ پھر وہ ہاتھوں کو دھوتا ہے یہاں تک کہ پانی اسکی کہنیوں پر بہہ جاتا ہے پھر اپنے پیروں کو دھوتا ہے یہاں تک کہ پانی اُسکے ٹخنوں پر بہہ جاتا ہے۔ پھر وہ کھڑا ہوکر نماز پڑھتا ہے تو اُس کے گزشتہ تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۲۳ **حدیث شریف** عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَكَارِهِ وَاِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا ؛ (مجمع الزوائد)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا، مسجدوں کی طرف قدم اٹھانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا یہ گناہوں کو مکمل طور دھو ڈالتا ہے۔

۲۴ **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِوُضُوْءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاكٍ (رواہ احمد۔ الترغیب والترہیب)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر بوجھ محسوس نہ کرتا تو انہیں ہر نماز کے وقت

(تازہ) وضو کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔

(۲۵) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ حَدِیْثٍ رَفَعَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ فَیَغْسِلُ یَدَیْہِ وَ یُمَضْمِضُ فَاہُ وَیَتَوَضَّأُ کَمَا اُمِرَ اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ عَنْہُ مَا اَصَابَ یَوْمَئِذٍ مَا نَطَقَ بِہٖ فَمُہٗ وَمَا مَسَّ بِیَدِہٖ وَمَا مَشٰی اِلَیْہِ حَتّٰی اِنَّ الْخَطَایَا لَتَحَادَرُ مِنْ اَطْرَافِہٖ ثُمَّ ھُوَ اِذَا مَشٰی اِلَی الْمَسْجِدِ فَرِجْلٌ تُکْتَبُ حَسَنَۃً وَاُخْرٰی تَمْحُوْ سَیِّئَۃً ؛ (رواہ الطبرانی۔ مجمع الزوائد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان وضو کرتا ہے۔ پس اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے اور کلی کرتا ہے اور اس طرح وضو کرتا ہے جیسا کہ اُسے حکم دیا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ جو اُس دن بولنے کی وجہ سے سرزد ہوئے اور جو ہاتھوں کی وجہ سے ہوئے اور جو چلنے کی وجہ سے ہوئے سب مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے گناہ ہر طرف سے گر ملتے ہیں پھر اگر وہ مسجد کی طرف چلتا ہے کہ ایک قدم کے بدلہ اس کے لیے نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قدم کے بدلے اس کا گناہ مٹایا جاتا ہے۔

(۲۶) **حدیث شریف** عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ لَا اَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِیْ یَقُوْمُ اَحَدُھُمَا مِنَ اللَّیْلِ فَیُعَالِجُ نَفْسَہٗ اِلَی الطَّھُوْرِ وَعَلَیْہِ عُقَدٌ فَیَتَوَضَّأُ فَاِذَا وَضَّأَ یَدَیْہِ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ وَاِذَا وَضَّأَ وَجْھَہٗ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ وَاِذَا مَسَحَ رَاْسَہٗ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ وَاِذَا وَضَّأَ رِجْلَیْہِ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ،

فَیَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ لِلَّذِیْ وَرَآءَ الْحِجَابِ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ھٰذَا یُعَالِجُ نَفْسَہٗ مَا سَأَلَنِیْ عَبْدِیْ کَہٗ (رواہ احمد، مجمع الزوائد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں تو آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کوئی بات نہیں کہتا جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔ (البتہ) میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ میری اُمت میں دو آدمی (تھے) کہ اُن میں سے ایک رات کے وقت اٹھا، پس اس نے اپنے نفس کو وضو کی مشقت میں ڈالا دراں حالیکہ اس کے نفس پر (کچھ) گرہیں تھیں (جب وہ) وضو کرنے لگا پس اس نے اپنے ہاتھوں کو دھویا تو ایک گرہ کھل گئی اور جب اس نے اپنے چہرے کو دھویا تو دوسری گرہ کھل گئی اور جب اس نے اپنے سر کا مسح کیا تو تیسری گرہ کھل گئی اور جب اس نے اپنے پیروں کو دھویا تو آخری گرہ بھی کھل گئی۔ پس رب کریم عزوجل ورا الحجاب (ملائکہ) کو فرماتا ہے دیکھو میرے اس بندے کی طرف اپنے نفس کو مشقت میں ڈالتا ہے (اب یہ) مجھ سے جو بھی مانگے گا وہ اُسی کا ہوگا۔

قارئین کرام! یہ چند احادیث طیبہ وضو کی عظمت و اہمیت کے بارے میں تھیں جن سے آپ نے خوب جان لیا ہوگا کہ وضو کی برکات و بہاریں کس قدر خطیر و کثیر ہیں، ؎

شیوہ پاکوں کا ہے پاکبازی سدا
اس سعادت کو پائیں نمازی سدا
جو ہمہ وقت پاکیزگی میں رہیں
جیتیں فوز و فلاح کی وہ بازی سدا

اب ہم وضو کے مسائلِ ضروریہ کو احاطۂ تحریر میں لاتے ہیں

وضو کے فرائض

وضو کے چار فرض ہیں ① منہ کا دھونا ② دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا ③ سر کا مسح کرنا ④ پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ :

(ترجمہ) اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوو اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوو۔

نوٹ: بعض لوگ وَأَرْجُلَكُمْ کا وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ کے ساتھ مذکور ہونا ہیں سے سر کی طرح پیروں پر بھی مسح مراد لیتے ہیں۔

حالانکہ وَأَرْجُلَكُمْ کا عطف أَيْدِيَكُمْ پر ہے نہ کہ بِرُءُوسِكُمْ پر اور اگر اس کا عطف بِرُءُوسِكُمْ پر ہوتا تو اس پر کسرہ ہوتا جبکہ وَأَرْجُلَكُمْ مفتوح ہے مزید یہ کہ قرآن کریم کی آیات مبارکہ کی سب سے اعلیٰ وانفس تفسیر سنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور سنت سے بھی پاؤں کا دھونا ثابت ہے —— جو کہ کتب حدیث میں کثرت سے مذکور ہے —— تبرکاً یہ روایت ملاحظہ فرمائیں۔

○ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَانَا عَلِيٌّ وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِالطَّهُورِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٌ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا فَمَضْمَضَ وَنَثَرَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ فِيهِ وَغَسَلَ يَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ جَعَلَ

يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا : (ابوداؤد شریف)

خالد بن علقمہ نے عبد خیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے نماز پڑھ لی تھی پس انہوں نے وضو کیلئے پانی منگوایا ہم نے آپس میں کہا آپ وضو کے پانی کا کیا کریں گے جبکہ نماز پڑھ چکے ہیں لہٰذا ہمیں سکھانا چاہتے ہیں پس ایک برتن میں پانی لاکر اور ایک طشت پیش کر دیا گیا پس پہلے انہوں نے برتن سے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لیا۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی کیلئے اسی ہتھیلی میں پانی لیا۔ پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ دھویا اور تین مرتبہ بایاں ہاتھ، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر ایک دفعہ اپنے سر کا مسح کیا پھر دایاں پیر تین مرتبہ دھویا اور بایاں پیر بھی تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو معلوم کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے تو وہ ایسا ہی تھا۔

کتب شیعہ میں بھی پاؤں دھونے کی متعدد روایات آئمہ سے منقول ہیں۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ سے ایک عقیدت مند ابن یقطین نے وضو کے متعلق پوچھا تو آپ نے یہ جواب تحریر فرمایا۔

○ وَالَّذِي آمُرُكَ بِهِ فِي ذٰلِكَ أَنْ تَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَتَسْتَنْشِقَ ثَلَاثًا وَتَغْسِلَ وَجْهَكَ ثَلَاثًا وَتُخَلِّلَ شَعْرَ لِحْيَتِكَ وَتَغْسِلَ يَدَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَتَمْسَحَ رَأْسَكَ كُلَّهُ وَتَمْسَحَ ظَاهِرَ

اُذُنَيْكَ وَ بَاطِنَهَا وَ تَغْسِلَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا وَلَا تُخَالِفْ ذَالِكَ إِلَى غَيْرِهٖ ؛ (کشف الغمہ صفحہ ۲۴ جلد ۱ مطبوعہ ایران)

اس بارے میں میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تین مرتبہ کلی کرو، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھوؤ، اپنی داڑھی کے بالوں کا خلال کرو، دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھوؤ، اپنے پورے سر کا مسح کرو، کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھوؤ (اور سنو) اس حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا۔

وضو کی سُنّتیں

وضو کی سُنّتیں درج ذیل ہیں۔

① نیت کرنا رفعِ حدث کی یا قربت کی ② زبان سے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ پڑھنا، اگر یہ یاد نہ ہو تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہی پڑھے۔ ③ پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا اگرچہ پاک ہوں۔

④ ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کرنا ⑤ مسواک کرنا ⑥ کلی کرنا ⑦ ناک میں پانی ڈالنا ⑧ ہر عضو کو تین بار دھونا ⑨ ترتیب یعنی پہلے منہ دھونا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھونا پھر سر کا مسح کرنا پھر ٹخنوں تک پیر دھونا۔

⑩ پے در پے دھونا، مراد یہ کہ ایک عضو کو دھو کر اس کے بعد ہی دوسرا عضو بھی دھووے اور حد اس کی یہ کہ اعتدال کے موسم میں پچھلے عضو کے دھونے سے قبل پہلا عضو خشک نہ ہو جائے ⑪ داڑھی کے اندر خلال کرنا، اس صورت سے کہ پشتِ دست آنکھوں کے سامنے رہے اور ہتھیلی آگے کو ⑫ سارے سر کا مسح کرنا ⑬ کانوں کا مسح کرنا ⑭ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی سے دائیں پاؤں کی چھنگلی

سے شروع کرکے بائیں پاؤں کی چھنگلی انگلی پر ختم کرے اور بوقتِ خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی کو پاؤں کی انگلیوں کے نیچے سے اوپر کی طرف کھینچے۔

(تنویر، درمختار، شامی، کتاب الصلوٰۃ رکن دین صفحہ ۲۱)

مستحباتِ وضو

مستحباتِ وضو درج ذیل ہیں :

① قبلہ رُخ بیٹھنا ② مٹی کے برتن سے وضو کرنا ③ آفتابہ وضو کا بائیں طرف رکھنا (اور اگر بڑا برتن ہو کہ جس میں چلو ڈال کر وضو کرے تو دائیں طرف رکھے)

④ اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا ⑤ بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑنا۔

⑥ ہر عضو پر پہلے تر ہاتھ ملنا ⑦ وقت سے پہلے غیر معذور کا وضو کرنا۔

⑧ انگوٹھی کو پھیرنا جبکہ ڈھیلی ہو ورنہ فرض ہے۔

⑨ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ کہنا۔

⑩ وضو میں درود شریف پڑھنا ⑪ گردن کا مسح کرنا۔

⑫ دھونے میں اعضاء کو داہنی طرف سے شروع کرنا۔

⑬ وضو کا پانی (بچا ہوا) کھڑے ہو کر پینا

⑭ اعضاء ماموره (جن اعضاء کے دھونے کا حکم ہے) کو حدِ معینہ سے زیادہ دھونا ⑮ بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں دھونا۔

⑯ غیر سے مدد نہ لینا (ہاں کوئی عذر ہو مثلاً برتن بھاری ہو، بیماری یا کبر سنی ہو تو غیر سے مدد لینا جائز ہے۔

⑰ بعد وضو کے اِنَّا اَنْزَلْنَا سورۃ اور کلمہ شہادت مع اس دعا کے پڑھنا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ؛

(شامی ، مراقی الفلاح ، کتاب الصلوٰۃ رکن دین)

وضو کی دعائیں :

ہر عضو کے دھوتے وقت علیحدہ علیحدہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔
چنانچہ کلی کرتے وقت یہ پڑھے :۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ترجمہ) اے اللہ میری مدد کر تلاوتِ قرآن اور اپنے ذکر و شکر پر اور اپنی عبادت کی خوبی پر۔

(۲) اور ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ پڑھے :
اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ (ترجمہ) اے اللہ سنگھا مجھ کو خوشبو جنت کی اور نہ سنگھا مجھ کو نارِ دوزخ کی بُو۔

(۳) اور منہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (ترجمہ) اے اللہ روشن کر میرا چہرہ کہ جس دن روشن ہونگے بہت سے چہرے اور سیاہ ہوں گے بہت سے چہرے۔

(۴) اور جب داہنا ہاتھ دھوئے تو یہ دعا پڑھے : اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا (ترجمہ) اے اللہ میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان کرنا۔

(۵) اور بایاں ہاتھ دھوئے تو یہ دعا پڑھے : اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ

بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ (ترجمہ) اے اللہ نہ دینا میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں اور نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے۔

(۶) اور جب سر کا مسح کرے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ (ترجمہ) اے اللہ مجھ کو اپنے عرشِ مجید کا سایہ نصیب فرمانا جس دن تیرے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(۷) اور کانوں کا مسح کرتے وقت کہے : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ (ترجمہ) اے اللہ کر مجھ کو اُن لوگوں میں جو سنتے ہیں قول اور پیروی کرتے ہیں اس کی جو اچھا ہوتا ہے۔

(۸) اور جب گردن کا مسح کرے تو یہ دعا پڑھے : اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ (ترجمہ) اے اللہ میری گردن کو آگ سے آزاد فرما دے (یعنی مجھے جنتی بنا دے)

(۹) اور دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھے : اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ (ترجمہ) اے اللہ ثابت رکھ میرے دونوں قدم صراط پر جس دن پھسلیں گے پاؤں۔

(۱۰) اور بایاں پاؤں دھوتے وقت یوں کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ (ترجمہ) اے اللہ! کر میرے گناہوں کو بخشا ہوا اور میری کوشش کو قبول فرما اور میری تجارت برباد نہ ہو۔

(۱۔ شامی ۲۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۱۲ ج ۱ ۳۔ بہارِ شریعت حصہ دوم ص ۱۶)

وضو کے مکروہات کا بیان

① عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔
② وضو کیلئے نجس جگہ پر بیٹھنا ③ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔
④ مسجد کے اندر وضو کرنا ⑤ اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرات ٹپکانا ⑥ پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔
⑦ قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا۔
⑧ ضرورتِ دنیا کی بات کرنا ⑨ زیادہ پانی خرچ کرنا۔
⑩ اتنا کم (پانی) خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔
⑪ منہ پر پانی مارنا یا منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔
⑫ ایک ہاتھ سے منہ دھونا ⑬ گلے کا مسح کرنا۔
⑭ بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔
⑮ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔
⑯ اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا۔
⑰ تین بار نیا پانی لے کر سر کا مسح کرنا۔
⑱ جس کپڑے سے استنجے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا۔
⑲ ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو ہی نہ ہوگا۔ ہر سنت کا ترک مکروہ، یونہی ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔
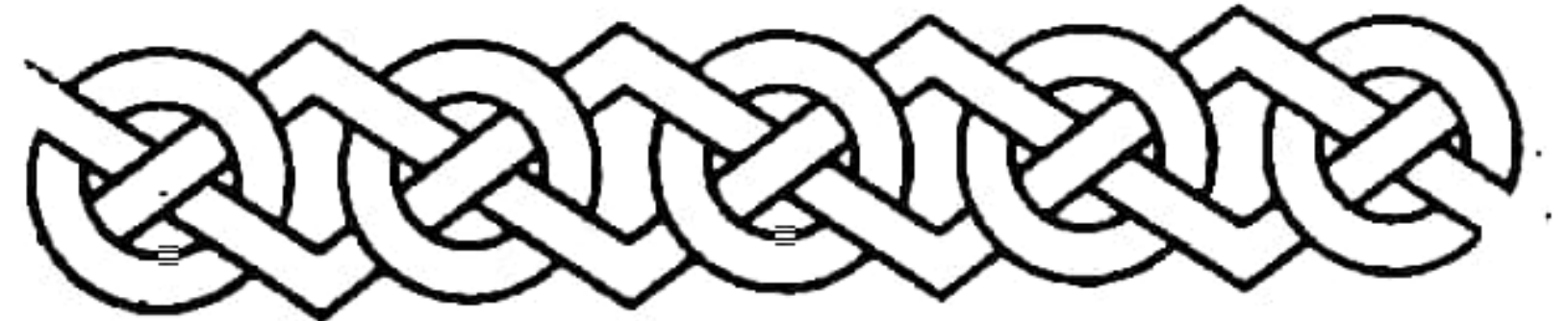
تحیۃ الوضوء کا ادا کرنا

① عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ الصَّلٰوۃِ الْفَجْرِ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَھَّرْ طُھُوْرًا فِیْ سَاعَۃِ لَیْلٍ اَوْ نَھَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِکَ الطُّھُوْرِ مَا کُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ (بخاری ۱/۱۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے صبح کی نماز کے وقت فرمایا۔ اے بلال مجھے بتلاؤ، تم نے اسلام میں ایسا کون سا عمل کیا ہے جس کے اجر کی تمہیں زیادہ توقع ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے چلنے کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس سے زیادہ کوئی عمل میرے نزدیک لائق امید نہیں کہ میں دن یا رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جو میرے لیے مقرر ہو چکی ہے۔

② عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ الْوُضُوْءَ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ یُقْبِلُ بِقَلْبِہٖ وَوَجْھِہٖ عَلَیْھِمَا اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ [1]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے دل اور چہرے کو متوجہ رکھتے ہوئے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

[1] مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ

③ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یَسْهُوْ فِیْهِمَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ : (رواہ ابوداؤد)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خوب اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی کہ اُن (رکعتوں) میں عدمِ توجّہ کا شکار نہ ہوا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے۔

④ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ : (رواہ البخاری ومسلم)
جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی، کہ اُن (رکعتوں) میں اپنے نفس سے باتیں نہ کیں (یعنی دنیاوی خیالات سے بچا رہا) تو اُس کے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے۔

⑤ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَوْ اَرْبَعًا یَشُكُّ سَهْلٌ یُحْسِنُ فِیْهِنَّ الرُّکُوْعَ وَالْخُشُوْعَ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غُفِرَ لَهٗ

(رواہ احمد)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہٗ سے رُوایت ہے کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے خوب اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور دو رکعت یا چار رکعت (سہل کو تعداد میں شک

ہوا ہے) نماز ادا کی اور اُن کے رکوع و خشوع کو خوب اچھی طرح ادا کیا پھر اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگی تو اُس کی مغفرت ہو گئی۔

ـــــ

رحمت کے روپ سہانے ہیں
بخشش کے خوب بہانے ہیں
اصرار پہ ہے حق کی رحمت!
بندوں کے، ذنوب مٹانے ہیں

○

آ! رحمت کا طالب ہو کر، آ
تن اور من کو دھو کر آ
مجھ کو پانا چاہتا ہے، تو
اپنے آپ کو کھو کر آ

اذان کا بیان :

اذان ہجرت کے پہلے سال شروع ہوئی اور یہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت ہے۔ اذان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم و تکریم، کلمہ شہادت اور شعائر اسلام کا اظہار ہوتا ہے۔ اذان دین اسلام کا خلاصہ ہے اس میں مؤذن اللہ اکبر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور استحقاقِ عبادت کا اعتراف کرتا ہے۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی توحید کی شہادت دیتا ہے، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتا ہے۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہہ کر احکام کے مکلّف ہونے کا اعتراف کرتا ہے۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہہ کر آخرت پر ایمان کا اظہار کرتا ہے۔

اذان کے ذریعے مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی دعوت دی جاتی ہے پھر اس دعوت کے بعد جو مسلمان اپنے گھروں، کارخانوں، اور دوکانوں سے اٹھ کر نماز کیلئے چل دیتے ہیں وہ اپنے اس عمل سے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ واقعی اللہ تعالےٰ کے اطاعت گزار بندے ہیں اور جو اذان سن کر نماز پڑھنے نہیں جاتے وہ اپنی بے عملی سے ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے غافل اور بے پرواہ ہیں۔ اس طرح اذان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار اور غیر اطاعت گزار بندوں کے درمیان فرق ہوجاتا ہے۔

اگر اذان کے سبب نماز کا ایک وقت معین نہ ہوتا اور ہر شخص کو آزادی ہوتی کہ جس وقت چاہے نماز پڑھے اور جس وقت چاہے نماز نہ پڑھے تو مسلم معاشرہ میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور غیر فرمانبردار افراد کے درمیان فرق نہ ہوسکتا اور معاشرہ کے نااہل افراد کی اصلاح کا کوئی ذریعہ میسر نہ آتا۔

روزمرہ کی پانچ نمازوں اور جمعہ کیلئے اذان دینا سنت مؤکدہ ہے اور اگر کسی شہر کے عام لوگ اذان دینا ترک کردیں تو امام محمدؒ کے نزدیک ان سے قتال کرنا اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک ان کو سزا دینا واجب ہے۔ اذان کے کلمات کو خاموش ہوکر سننا اور ان کے جواب میں مسنون کلمات کہنا مستحب ہے اور اذان سن کر مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے کیلئے جانا واجب ہے۔ ——— (شرح مسلم شریف ص۱۰۱)

① **حدیث شریف** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَتْ لَہٗ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سات سال ثواب کی نیت سے اذان کہے اس کیلئے جہنم سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔

② **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّسْتَہِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَہَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّہْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْٓا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْہُمَا وَلَوْ حَبْوًا [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو پتہ ہو کہ اذان (کہنے) اور اگلی صف میں شامل ہونے کا کسقدر ثواب ہے اور یہ (چیز) بغیر قرعہ کے حاصل نہ ہو تو ضرور قرعہ

[1] بخاری ومسلم، الترغیب والترہیب

اندازی کریں اور اگر لوگوں کو اوّل وقت میں نماز پڑھنے کا ثواب معلوم ہو تو خاص اہتمام سے آئیں اور اگر انہیں معلوم ہو کہ عشاء اور صبح کی نماز (با جماعت) پڑھنے پر کتنا اجر ہے تو ضرور ان دونوں میں حاضر ہوں خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔

③ **حدیث شریف** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِیْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِیَتِكَ فَاَذَّنْتَ لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّهٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : (بخاری شریف، الترغیب والترہیب)

عبداللہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو جب تم بکریوں کے پاس جنگل میں ہو اور نماز کیلئے اذان کہو تو اپنی آواز کو بلند رکھو، کیونکہ مؤذن کی آواز جو بھی جن یا انسان یا کوئی اور سُنے تو وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گا ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔

④ **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی التَّاْذِیْنِ لَتَضَارَبُوْا عَلَیْهِ بِالسُّیُوْفِ [1]

---

[1] رواہ احمد، الترغیب والترہیب

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ جان جائیں کہ اذان (کہنے) میں کیا (اجر و ثواب) ہے تو اس پر تلواروں سے جھگڑا کریں (یعنی یہ سعادت ہاتھ سے جانے نہ دیں)

⑤ **حدیث شریف** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُغْفَرُ لِلْمُؤَذِّنِ مُنْتَهٰی اَذَانِهٖ وَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ سَمِعَهٗ : (رواہ احمد، الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤذن کی اذان کے اختتام پر مغفرت فرما دی جاتی ہے اور ہر خشک و تر جس نے اس کی اذان سُنی ہے اس کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

⑥ **حدیث شریف** عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ : (مسلم)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔ (مراد عزت، بزرگی اور اعلیٰ منصبی ہے)

⑦ **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ : (ترمذی، الترغیب والترہیب)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "امام ضامن ہے اور مؤذن امانتدار" اے اللہ ائمہ کی راہ نمائی فرما اور مؤذنوں کو بخش دے۔

⑧ **حدیث شریف:** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّھُمْ بِہٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ یُؤَذِّنُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ خَمْسَ صَلَوٰتٍ وَعَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ تَعَالٰی وَحَقَّ مَوَالِیْہِ [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین (خوش نصیب) شخص کستوری کے ٹیلوں پر رہوں گے۔

۱۔ وہ شخص جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس (امام) سے خوش ہوں۔
۲۔ وہ شخص جو روزانہ دن، رات میں پانچوں نمازوں کی اذان پڑھتا ہو۔
۳۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی ادا کرے۔

⑨ **حدیث شریف:** عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُ الرَّحْمٰنِ فَوْقَ رَاْسِ الْمُؤَذِّنِ وَاِنَّہٗ لَیُغْفَرُ مَدٰی صَوْتِہٖ اَیْنَ بَلَغَ [2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحمٰن کریم کا یدِ قدرت مؤذن کے سر پر ہوتا ہے اور بے شک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے (یعنی جہاں تک آواز جاتی ہے وہ چیزیں اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہیں یا اس کے حق میں گواہی دے کر مغفرت کا سبب بنتی ہیں۔)

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل۔ [2] رواہ الطبرانی الاوسط، الترغیب والترہیب)

⑩ **حدیث شریف** عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَا، قَالَ الرَّاوِیُ وَالرَّوْحَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی سِتَّۃٍ وَّثَلَاثِیْنَ مِیْلًا۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ بے شک شیطان جب اذان سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ مقام روحا تک چلا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں مقام روحا مدینہ شریف سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ (یعنی جہاں اذان ہوتی ہے وہاں سے چھتیس میل دور بھاگ جاتا ہے)

⑪ **حدیث شریف** عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَقْسَمْتُ لَبَرَرْتُ اَنَّ اَحَبَّ عِبَادِ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ لَرُعَاۃُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ یَعْنِی الْمُؤَذِّنِیْنَ وَاِنَّھُمْ لَیُعْرَفُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِطُوْلِ اَعْنَاقِھِمْ۔ (رواہ الطبرانی الاوسط، الترغیب والترہیب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں قسم اٹھاؤں تو میری یہ قسم سچی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بندوں میں سے زیادہ پیارے بندے وہ ہیں جو سورج اور چاند کو ملحوظِ نظر رکھتے ہیں یعنی اذان پڑھنے والے، وہ اپنی لمبی (اونچی) گردنوں کے سبب قیامت کے دن پہچانے جائیں گے۔

نوٹ: سورج، چاند کو ملحوظِ نظر رکھنے سے مراد یہ ہے کہ وہ اذان پڑھنے کیلئے شمس و قمر اور ستاروں کی طرف دیکھ کر اوقاتِ نماز کا حساب لگاتے ہیں۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے۔

(۱۲) **حدیث شریف** عن ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان خیار عباد اللہ الذین یراعون الشمس والقمر والنجوم لذکر اللہ ۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے بہتر وہ ہیں، جو سورج، چاند اور ستاروں کو ملحوظِ نظر رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ذکر (اذان و نماز) کے لیے۔

(۱۳) **حدیث شریف** عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المؤذنین والملبین یخرجون من قبورهم یؤذن المؤذن ویلبی الملبی (رواہ الطبرانی فی الاوسط، الترغیب والترہیب)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان پڑھنے والے اور تلبیہ کہنے والے اپنی قبروں سے اس شان سے اٹھیں گے کہ مؤذن اذان پڑھ رہا ہوگا اور ملبی تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

(۱۴) **حدیث شریف** عن انس ابن مالک رضی اللہ عنہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا وهو فی مسیر له یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرة فقال اشهد ان لا الٰه الا اللہ قال خرج من النار فاستبق القوم الی الرجل فاذا راعی غنم حضرته الصلاة ۔ [1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی سفر میں کسی شخص کو اللہ اکبر، اللہ اکبر کہتے سنا تو فرمایا علی الفطرة یعنی یہ شخص مسلمان ہے۔ پھر اس (شخص) نے

[1] رواہ ابن خزیمہ ومسلم، الترغیب والترہیب

کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے آزاد ہوگیا۔ لوگوں نے آگے جاکر اس شخص کو دیکھا تو وہ ایک بکریاں چرانے والا تھا جو اس وقت کی نماز کیلئے اذان پڑھ رہا ہے۔

(۱۵) **حدیث شریف** عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال مثل هذا یقینا دخل الجنة ۔ (رواہ النسائی)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اٹھ کر اذان پڑھنے لگے جب اذان سے فارغ ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یقین کے ساتھ اس کی مثل کہا (یعنی اذان پڑھی) وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

(۱۶) **حدیث شریف** عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی او دلنی علی عمل یدخلنی الجنة قال کن مؤذنا قال لا استطیع قال کن اماما قال لا استطیع قال فقم بازاء الامام ۔

(رواہ البخاری فی تاریخہ والطبرانی فی الاوسط۔ الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، مجھے سکھائیں یا راہنمائی فرمائیں ایسے عمل پر جو مجھے جنت میں داخل کر دے، فرمایا: مؤذن بن جا۔ اس نے عرض کیا میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ فرمایا: امام بن جا۔ اس نے عرض

کیا میں اس کی بھی) استطاعت نہیں رکھتا۔ فرمایا پھر امام کے ساتھ کھڑا ہو جا (یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھا کر جنت میں داخل ہو جائے گا۔)

اس حدیث میں اعرابی کے سوال کے جواب میں اولاً آپ نے مؤذن کا ذکر فرما کر اذان پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

(۱۷) حدیث شریف عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذِّنَ فِيْ قَرْيَةٍ اٰمَنَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَذَابِهٖ ذٰلِكَ الْيَوْمَ ۔ (رواہ الطبرانی فی معاجیم الثلاثہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں اذان پڑھی جائے اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنے عذاب سے مامون (امن میں) رکھتا ہے۔

(۱۸) حدیث شریف حدیث معقل بن یسار کے الفاظ یوں ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا قَوْمٍ نُوْدِيَ فِيْهِمْ بِالْاَذَانِ صَبَاحًا اِلَّا كَانُوْا فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ حَتّٰى يُمْسُوْا وَاَيُّمَا قَوْمٍ نُوْدِيَ فِيْهِمْ بِالْاَذَانِ مَسَاءً اِلَّا كَانُوْا فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصْبِحُوْا ۔ (الترغیب والترہیب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں صبح کے وقت اذان پڑھی جائے وہ شام تک اللہ تعالیٰ کے امان میں ہے اور جس قوم میں شام کے وقت اذان پڑھی جائے وہ قوم صبح تک اللہ تعالیٰ کی امان میں ہوتی ہے۔

(۱۹) حدیث شریف عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَاْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ۔ (رواہ ابوداود والنسائی، الترغیب والترہیب)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تیرا رب بکریوں کے (اس) چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑی ٹیلے پر کھڑا ہو کر نماز کیلئے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو میرے اس بندے کی طرف اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کی مغفرت فرما دی ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔

(۲۰) حدیث شریف عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَتْ لَهٗ بِتَاْذِيْنِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَبِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً ۔ (رواہ ابن ماجہ، الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بارہ سال اذان کہی اس کیلئے جنت واجب ہو گئی اور ہر دن، رات میں اس کی اذان کے سبب اس کے لیے ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلے اس کیلئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۲۱) حدیث شریف عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْمُسَافِرُ فَاِنْ اَقَامَ اِقَامَةً صَلّٰى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ فَاِذَا اَذَّنَ وَاَقَامَ صَلّٰى خَلْفَهٗ صُفُوْفٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ۔ (کنز العمال)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مسافر وضو کر کے

اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے دائیں، بائیں ایک ایک فرشتہ (اس کے ساتھ) نماز پڑھتا ہے اور جب وہ اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے پیچھے فرشتوں کی لمبی صفیں نماز پڑھتی ہیں۔

(۲۲) حدیث شریف عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَدِمْتُ اَنْ لَّا اَکُوْنَ طَلَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَجْعَلُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مُؤَذِّنَیْنِ ۔ (کنز العمال)

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض نہ کیا کہ آپ حسنین کریمین کو مؤذن بنا دیں۔

اذان کا جواب دینا

(۲۳) حدیث شریف عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو اس کے جواب میں وہی کلمات کہو جو کہ مؤذن کہتا ہے۔

(۲۴) حدیث شریف عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ

اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ [1]

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مؤذن سے اذان سنو تو اس کی مثل کلمات کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر میرے لیے جنت میں وسیلہ کی دعا مانگو کیونکہ وہ جنت کا ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں صرف ایک بندہ کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ شخص میں ہوں گا اور جو شخص میرے لیے اس مقام کی دعا مانگے گا اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

(۲۵) حدیث شریف عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ [2]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم میں سے بھی جو کوئی

[1] مسلم شریف [2] مسلم شریف

شخص دل سے اس کے جواب میں اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر مؤذن اشہدان
لا الٰہ الا اللہ کہے تو وہ بھی اشہدان لا الٰہ الا اللہ کہے پھر مؤذن کہے اشہد
ان محمداً رسول اللہ تو وہ بھی اشہدان محمداً رسول اللہ کہے پھر مؤذن حی علی الصلوٰۃ
کہے تو وہ کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ، پھر مؤذن کہے حی علی الفلاح
تو وہ کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ، پھر مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر
تو وہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر مؤذن کہے لا الٰہ الا اللہ تو وہ بھی کہے
لا الٰہ الا اللہ تو وہ (اذان کا یوں جواب دینے والا) شخص جنت میں داخل
ہوجائے گا۔

(۲۶) **حدیث شریف** عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ
یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ
رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ ؛ (مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مؤذن سے اذان سن کر یہ کہا اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، اس کے گناہوں کو
بخش دیا جائے گا۔

(۲۷) **حدیث شریف** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ یَفْضُلُوْنَنَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ کَمَا یَقُوْلُوْنَ

فَاِذَا انْتَھَیْتَ فَسَلْ تُعْطَہْ ؛ (رواہ ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی
عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مؤذن ہم پر فضیلت لے گئے، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم وہی کہو جو وہ کہتے ہیں، جب اذان ختم ہوجائے
تو دعا مانگو، تمہیں عطا فرمایا جائے گا۔

قارئین کرام! فضائل اذان پر اور بھی روایات ملتی ہیں مگر ہم اسی
پر اکتفا کرتے ہیں۔

عشق مؤذن دتیاں بانگاں کنیں بنیل پیوے ہو
خون جگر دا کڈھ کراہاں وضو صاف کیتوسے ہو
سن تکبیر فنا فی اللہ والی مؤمن محال تھیوسے ہو
پڑھ تکبیر تھیوسے واصل باہو تداں شکر کیتوسے ہو

مسجد کی طرف چلنا

① **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ : متفق علیہ۔ ریاض الصالحین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مسجد میں (نماز پڑھنے) جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں اس کیلئے مہمانی کی جائے گی۔

② **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ مَضٰی اِلٰی بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ لِیَقْضِیَ فَرِیْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خَطْوَاتُهٗ اَحَدُهَا تَحُطُّ خَطِیْئَةً وَالْاُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَةً (رواہ مسلم، ریاض الصالحین)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے وضو کرکے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں فرائض الٰہیہ میں سے کسی فرض کی ادائیگی کی نیت سے جاتا ہے تو اس کا ایک قدم ایک گناہ کو مٹانے کا ذریعہ بنتا ہے اور دوسرا قدم درجہ بلند ہونے کا ذریعہ بنتا ہے۔

③ **حدیث شریف** عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهٗ صَلٰوةٌ فَقِیْلَ لَهٗ لَوِ اشْتَرَیْتَ حِمَارًا لِتَرْكَبَهٗ فِی الظَّلْمَاءِ وَ

فِی الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِیْ اِلٰی جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ یُّكْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِیْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰی اَهْلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ ۔ (رواہ مسلم)

جناب اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی تھے میرے خیال میں مسجد سے اس کا گھر سب سے زیادہ دور تھا مگر اس کی کوئی نماز نہیں چھوٹتی تھی۔ اس سے کہا گیا کہ کوئی گدھا ہی خرید لو، کہ اندھیری راتوں اور چلچلاتی دھوپ میں اس پر سوار ہوکر آجایا کرو تو اس نے جواب دیا کہ میرے لیے یہ بات (بھی) باعث مسرت نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو بلکہ مجھے تو یہ پسند ہے کہ میرا مسجد میں پیدل آنا اور واپس اپنے گھر جانا لکھا جائے (یعنی ہر ہر قدم کا اجر وثواب مجھے حاصل ہو اور چونکہ میں بہت دور سے آتا ہوں اس لیئے ظاہر ہے میرے قدموں کا شمار بھی زیادہ ہوگا۔ اور ثواب بھی زیادہ نصیب ہوگا۔" اس کی یہ بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تیری نیت کے موافق سب کچھ تیرے لیے جمع فرمادیا ہے۔

④ **حدیث شریف** عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ ؟ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ! بَنِیْ سَلِمَةَ دِیَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِیَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ فَقَالُوْا مَا یَسُرُّنَا اَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا ۔ (رواہ مسلم، ریاض الصالحین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد کے آس پاس

کچھ قطعات زمین خالی ہوئے تو بنو سلمہ نے سوچا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ارادہ کی اطلاع ملی تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم مسجد کے قریب میں بسنے کا ارادہ رکھتے ہو انہوں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! ہمارا ارادہ تو یہی ہے۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یہ فرمایا: اے بنو سلمہ! تم اپنے سابقہ گھروں میں ہی آباد رہو، تمہارا ایک ایک قدم نیکی شمار ہوتا ہے انہوں نے عرض کیا اس خوشخبری کے بعد ہمیں منتقل ہونے میں کوئی دلچسپی نہیں رہی۔

(۵) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوۃِ اَبْعَدُھُمْ اِلَیْھَا مَمْشًی فَاَبْعَدُھُمْ وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْھَا ثُمَّ یَنَامُ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے سلسلہ میں سب لوگوں سے زیادہ اجر پانے والا وہ ہے جو (مسجد کی طرف) سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی خاطر انتظار میں بیٹھا رہے اس کا اجر اس شخص کی نسبت زیادہ ہوگا جو تنہا نماز پڑھ کر سو جاتے۔ (بخاری ومسلم)

(۶) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَ یَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ

عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی باتیں نہ بتادوں جن سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور فرمائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں کثرت سے جانا، ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا، بس تمہارے لیئے یہی رباط ہے، تمہارے لیے یہی رباط ہے (یعنی اپنے آپ کو نیکی کیلیۓ پابند کر لینا)

(۷) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (الآیہ) (رواہ الترمذی)

جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو بار بار مسجد میں (ادائیگی نماز کیلیۓ) آتا جاتا دیکھو تو اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ) کہ مسجدوں کو صرف وہی آباد رکھتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ (ترمذی)

(۸) **حدیث شریف** عَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا تَطَھَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ یَرْعَی الصَّلٰوۃَ کَتَبَ لَہٗ کَاتِبَاہُ اَوْ کَاتِبُہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا اِلَی الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَالْقَاعِدُ یَرْعَی الصَّلٰوۃَ کَالْقَانِتِ وَیُکْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ مِنْ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ

بَيْتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِ ۔ (رواه احمد، وابو يعلى والطبرانى فى الكبير والاوسط، الترغيب والترغيب :

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی وضو کر کے نماز کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کے لیے اُسکے لکھنے والے (کراماً کاتبین) اس کے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتے ہیں اور (مسجد میں) نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا بھی مثل فرماں بردار ہے اور نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔ اپنے گھر سے نکلنے کے وقت سے گھر واپسی تک :

⑨ **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى يَرْجِعَ : (رواه ابوداؤد، الترغيب والترهيب)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے تو وہ (گھر) واپسی تک نماز میں ہوتا ہے۔ (یعنی آنے جانے میں جو وقت صرف ہوا ہے وہ بھی اجر و ثواب میں مثل نماز ہے۔)

⑩ **حدیث شریف** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاحَ اِلٰى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخُطْوَةٌ تَمْحُوْ سَيِّئَةً وَخُطْوَةٌ تُكْتَبُ لَهٗ حَسَنَةٌ ذَاهِبًا وَّرَاجِعًا ۔ (رواه احمد والطبرانى وابن حبان، الترغيب والترهيب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسی مسجد کی طرف (نماز کیلئے) چلا جس میں باجماعت

نماز پڑھی جاتی ہے تو اس کا ایک قدم گناہ کو مٹاتا ہے اور دوسرا قدم درجہ بلند ہونے کا سبب بنتا ہے (مسجد کو) جاتے ہوئے بھی اور (گھر کی طرف) لوٹتے ہوئے بھی۔

⑪ **حدیث شریف** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مِيْسَمٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا مِنْ اَشَدِّ مَا اَنْبَأْتَنَا بِهٖ قَالَ اَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلٰوةٌ وَحَمْلُكَ عَلَى الضَّعِيْفِ صَلَاةٌ وَاِنْحَاءُكَ الْقَذَرَ عَنِ الطَّرِيْقِ صَلَاةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ : (رواه ابن خزيمه فى صحيحه، الترغيب والترهيب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز آدمی کے ہر ایک عضو پر نماز ہے لوگوں میں سے کسی نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تو آپ نے ہمیں بہت مشکل (عمل والی) خبر دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا (کسی کو) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بھی نماز ہے، اور تیرا کسی کمزور پر نرمی کرنا بھی نماز ہے، اور تیرا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نماز ہے اور تیرا ہر قدم جو تو (مسجد کی طرف) نماز کیلئے اٹھائے وہ بھی نماز ہے

⑫ **حدیث شریف** عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْاِمَامِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ : (رواه ابن خزيمه)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر (مسجد کی طرف) فرض نماز کیلئے چلا اور با جماعت نماز ادا کی تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۱۳) **حدیث شریف** عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِى الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ (رواہ ابو داؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اندھیری راتوں میں مسجدوں کی طرف (نماز کیلئے) جانے والوں کو خوشخبری سُنا دو کہ اُن کے لیئے قیامت کے دن مکمل روشنی ہوگی۔

(۱۴) **حدیث شریف** عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ اِنِّىْ مُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا مَا اُحَدِّثُكُمُوْهُ اِلَّا اِحْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى اِلَّا كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَةً وَلَمْ يَضَعْ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى اِلَّا حَطَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ اَحَدُكُمْ اَوْ لِيُبَعِّدْ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِىْ جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهُ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ صَلّٰى مَا اَدْرَكَ وَاَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذٰلِكَ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَاَتَمَّ الصَّلٰوةَ كَانَ كَذٰلِكَ ۔ (رواہ ابو داؤد، الترغیب والترہیب)

جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے لوگوں سے کہا کہ میں آپ حضرات سے

ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور بیان کرنے سے میرا مقصد محض رضائے الٰہی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کیلئے نکلے تو وہ دایاں قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور بایاں قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ کریم اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے پس جو چاہے مسجد کے قریب رہے یا دور رہے۔ پھر اگر وہ مسجد میں آکر جماعت سے مل کر نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے اور اگر وہ مسجد میں ایسے وقت میں آیا کہ کچھ نماز ہو چکی اور کچھ باقی ہے تو جو ملے اسے پڑھ لے اور جو رہ گئی اُسے پوری کرے تو اس کے لیے بھی وہی اجر ہے۔ اگر مسجد میں ایسے وقت آیا کہ لوگ نماز پڑھ چکے تو خود پوری نماز پڑھے تو اس صورت میں بھی اس کے لیے وہی اجر ہے۔ (یعنی مغفرت فرما دی جاتی ہے)

نوٹ: یہ اس کیلئے ہے جو گھر سے مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی نیت سے آیا، تو جو جان بوجھ کر جماعت کا وقت گزار کر آیا وہ جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا۔

(۱۵) **حدیث شریف** عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْرِهِمْ شَيْئًا ۔ (رواہ ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر (مسجد کی طرف) روانہ ہوا تو اس نے دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ اللہ عزوجل اسے ان لوگوں

کے برابر ثواب عطا فرماتے گا جنہوں نے حاضر ہو کر جماعت سے نماز پڑھی اور اس کے باعث اُن کے اجر میں کمی واقع نہ ہو گی۔

(١٦) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ اَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ فَيُسْبِغُهٗ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ فِيْهِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ اِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهٖ :

(رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ، الترغیب والترہیب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی خوب اچھی طرح کامل وضو کرے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو اور مسجد کی طرف اس کا آنا صرف اور صرف نماز کیلئے ہو تو اسکو دیکھ کر اللہ تعالیٰ اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے گمشدہ کے اہل خانہ اس کے گھر آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

(١٧) **حدیث شریف** عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَكَانَ يُقَارِبُ الْخُطَا فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ لِمَ اُقَارِبُ الْخُطَا قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلٰوةٍ مَا دَامَ فِیْ طَلَبِ الصَّلٰوةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ اِنَّمَا فَعَلْتُ لِتَكْثُرَ خُطَایَ فِیْ طَلَبِ الصَّلٰوةِ۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر، الترغیب والترہیب)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور ہم نماز کا ارادہ رکھتے تھے (یعنی مسجد کی طرف چل رہے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریب قریب قدم مبارک

رکھ رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں قریب قریب قدم کیوں رکھتا ہوں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا، بندہ ہمیشہ نماز میں ہوتا ہے جب تک نماز کی طلب میں ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے (کہ میں قریب قریب قدم اس لیے رکھ رہا ہوں) تاکہ (مسجد کی طرف) نماز کی طلب میں میرے قدم زیادہ ہو جائیں

(١٨) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ :

(رواہ البخاری ومسلم، الترغیب والترہیب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندوں کے ہر ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ تیرا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے تیرا کسی آدمی سے اُس کی سواری کے بارے میں مدد کرنا یعنی اس کو سواری پر سوار کرانا یا اُس کا سامان اُٹھا کر سواری پر رکھنا صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر قدم جو تو (مسجد کی طرف) نماز کیلئے اٹھائے وہ بھی صدقہ ہے اور تیرا راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے

(١٩) **حدیث شریف** عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی

الْمَكَارِهِ وَإِعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ تَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا ۔

(رواہ ابو یعلیٰ والبزار، الترغیب والترہیب)

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنا۔ (ایک) نماز (ادا کرنے) کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا اور قدموں کا مسجدوں کی طرف اٹھانا گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔

(۲۰) **حدیث شریف** عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر، الترغیب والترہیب)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح وشام مسجد کی طرف (نماز کیلئے) جانا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے۔

(۲۱) **حدیث شریف** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيُضِيْءُ لِلَّذِيْنَ يَتَخَلَّلُوْنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِنُوْرٍ سَاطِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط، الترغیب والترہیب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اندھیری راتوں میں مسجدوں میں پہنچنے والوں کو قیامت کے روز اللہ قدوس نور روشنی عطا فرمائے گا۔

(۲۲) **حدیث شریف** عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَشٰى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ

لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِنُوْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر، الترغیب والترہیب)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کی تاریکی میں (نماز کیلئے) مسجد کی طرف چلا وہ قیامت کے دن اللہ کریم سے پُر نور چہرے کے ساتھ ملاقات کرے گا۔

(۲۳) **حدیث شریف** عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمُدْلِجِيْنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ بِمَنَابِرَ مِنَ النُّوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا يَفْزَعُوْنَ ۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر، الترغیب والترہیب)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اندھیروں میں مسجدوں کی طرف (نماز کیلئے) چلنے والوں کو قیامت کے دن نورانی منبروں پر جلوہ افروزی کی خوشخبری دے دو، لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔ وہ (اندھیروں میں مسجدوں کو جانے والے) نہ گھبرائیں گے۔

(۲۴) **حدیث شریف** عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشَّرِ الْمَشَّاؤُوْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چاہیئے کہ خوشخبری سنائے جائیں اندھیروں میں مسجدوں کی طرف (نماز کیلئے) چلنے والے مکمل روشنی کی قیامت کے دن۔

(۲۵) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَشَّاؤُوْنَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ اُوْلٰٓئِكَ الْخَوَّاضُوْنَ فِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی ۔ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاریک راتوں میں مسجدوں کی طرف (نماز کیلئے) چلنے والے ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ لگانے والے ہیں۔

(۲۶) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ حَتّٰی یَتَوَفَّاهُ فَیُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَغَنِیْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ حَتّٰی یَتَوَفَّاهُ فَیُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَغَنِیْمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَیْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کا ضامن خود اللہ تعالےٰ ہے ایک وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نکلا تو اس کی ضمانت اللہ تعالیٰ پر ہے۔ یہاں تک کہ اسے موت دے تو جنت میں داخل کرے یا ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے۔ دوسرا وہ آدمی جو مسجد کی طرف گیا تو اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے یہاں تک کہ اُسے وفات دے تو اُسے جنت میں داخل کرے ورنہ ثواب و غنیمت دے کر واپس لوٹائے۔ تیسرا وہ آدمی ہے کہ اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس نے سلام کیا، اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے

(۲۷) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلَی الصَّلٰوةِ مَكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ ۔ (رواہ ابوداؤد، الترغیب والترہیب)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے پاکی حاصل کرتے ہوئے فرض نماز کے لیے (مسجد کی طرف) نکلا اس کا اجر و ثواب اُس حاجی کی مثل ہے جس نے ابھی احرام نہ کھولا ہو۔

(۲۸) **حدیث شریف** عَنْ سلمان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فِیْ بَیْتِهٖ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللّٰهِ وَحَقٌّ عَلَی الْمَزُوْرِ اَنْ یُّكْرِمَ الزَّائِرَ ۔
(رواہ الطبرانی فی الکبیر، الترغیب والترہیب)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا۔ پھر مسجد کو آیا پس وہ حق تعالیٰ کا زائر (زیارت کرنے والا) ہے۔ اور یہ زائر کا حق ہے کہ مزور (جس کی زیارت کی جاتے) اُس کی عزت کرے۔
یعنی نماز کیلئے باوضو ہو کر مسجد کو آنا گویا اللہ کریم کی طرف سے اکرام واعزاز کا حصول ہے۔

(۲۹) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْكَ وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِیَآءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اتِّقَآءَ سُخْطِكَ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِكَ

فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ مَلَكٍ : (ابن ماجہ ۔ الترغیب والترہیب)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے نکلا نماز کیلئے (مسجد کی طرف) پھر اس نے یوں دعا کی :

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، تجھ سے سوال کرنے والوں کے وسیلے سے اور نماز کی خاطر اپنے چلنے کے وسیلے سے۔ بے شک میں تکبر، غرور، ریاکاری اور نمائش کے لیے نہیں بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے کیلئے اور تیری رضا چاہتے ہوئے نکلا ہوں۔ پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے آگ سے بچا اور میرے گناہ معاف فرما۔ بے شک تو ہی گناہ معاف فرماتا ہے۔

(جو مسجد کو جاتے ہوئے یہ دعا کرے) تو اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص متوجہ ہوتی ہے اور اس کیلئے ستر ہزار فرشتے مغفرت کی دعائیں مانگتے ہیں۔

(۳۰) **حدیث شریف** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا : (رواہ مسلم، الترغیب والترہیب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب جگہوں سے پسندیدہ جگہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسجدیں ہیں اور ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں۔

(۳۱) **حدیث شریف** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَافْتَرَقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اِخْفَاءً حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ :

(بخاری و مسلم، الترغیب والترہیب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا جس دن اُس کے سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

۱۔ عدل کرنیوالا حکمران ۲۔ وہ نوجوان جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرے ۳۔ اور وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ معلق ہو (یعنی مسجد میں حاضری اور باجماعت نماز کا شوق دل کی دھڑکنوں میں بس گیا ہو۔) ۴۔ وہ دو شخص جو آپس میں اللہ کریم کی رضا کی خاطر محبت کریں، ملیں تو اس کی محبت پر بچھڑیں تو اس کی محبت پر ۵۔ وہ (جوان) آدمی جس سے مال وجمال والی عورت برائی کی طلب کرے اور وہ یہ کہدے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ۶۔ اور وہ آدمی جو ایسے طور پر پوشیدہ صدقہ وخیرات کرے کہ دائیں ہاتھ کا خرچ کرنا بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو۔

۷۔ اور وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کریم کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں، (خوف ومحبت خداوندی میں) آنسو بہانے لگیں :

(۳۲) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَوَطَّنَ رَجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلٰوۃِ وَالذِّکْرِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَھْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِہِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَیْہِمْ : رواہ ابن ابی شیبہ۔ وابن ماجہ۔ وابن حبان فی صحیحہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز اور اللہ کے ذکر کے لیے مسجد میں ڈیرہ جماتا ہے اُسے دیکھ کر اللہ کریم (اس طرح) خوش ہوتا ہے جیسے کسی گمشدہ کے اہل خانہ اُس کے گھر آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

(۳۳) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللّٰہُ : (رواہ الطبرانی فی الاوسط، الترغیب والترہیب)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد سے محبت رکھی، اللہ قدوس عزوجل اس سے محبت فرمائے گا۔

(۳۴) **حدیث شریف** عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاۃَ الْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ فَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ وَالْمَسْجِدِ :

(رواہ احمد، الترغیب والترہیب)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شیطان انسان کا بھیڑیا ہے۔ جس طرح ریوڑ

کا بھیڑیا کہ (ریوڑ سے) دور اور اکیلی رہنے والی بکری کو شکار کر لیتا ہے پس تم گروہ بندیوں سے بچو اور سوادِ اعظم (اہل سنت وجماعت) عامۃ المسلمین اور مسجدوں کو لازم پکڑو۔ (یعنی ان سے مل کر رہو شیطان سے محفوظ رہو گے)

(۳۵) **حدیث شریف** عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ تَقِیٍّ وَتَکَفَّلَ اللّٰہُ لِمَنْ کَانَ الْمَسْجِدُ بَیْتَہٗ بِالرَّوْحِ وَالرَّحْمَۃِ وَالْجَوَازِ عَلَی الصِّرَاطِ اِلٰی رِضْوَانِ اللّٰہِ اِلَی الْجَنَّۃِ : (رواہ الطبرانی فی الکبیر۔ الترغیب والترہیب)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مسجد ہر متقی کا گھر ہے (یعنی اپنے گھر کی طرح اس کا مسجد میں کثرت سے آنا جانا ہوتا ہے) اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ قدوس روح قدس اور رحمت سے اس کی کفالت فرماتا ہے۔ اور (نیز) اللہ کریم کفالت فرماتا ہے اس کے پُل صراط سے (سلامتی کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی طرف گزرنے کی۔

○

جو دل مسجد سے لگاتا ہے — وہ رحمت حق کو پاتا ہے
عبادِ مسجد کے اللہ! — تمام عیوب مٹاتا ہے

جو لو مسجد سے لگائیں گے — قیامت میں نہ گھبرائیں گے
وہ فضل خدا سے جنت میں — لاکھ! خوشی سے جائیں گے

مت موڑ کے غفلت کی راہ سے آ چل ! خُدا کی جانب چل
اَب چھوڑ جہاں کے سب دھندے آ چل ! رضا کی جانب چل
میخانۂ بدمستی کے تو چکر کاٹے گا کب تک
جو راہ مسجد کو جاتی ہے آ چل اس راہ کی جانب چل

(فقیر عثمانی)

فضائلِ نماز

حدیثِ معراج اور فرضیّتِ نمازِ پنجگانہ

① عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ بَیْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِیْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِی الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ فَشَقَّ مَا بَیْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِیْ مَا یَعْنِیْ بِهٖ ؟ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ مِنْ قَصِّهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ ثُمَّ اُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءَةٍ اِیْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِیْ ثُمَّ حُشِیَ ثُمَّ اُعِیْدَ ثُمَّ اُتِیْتُ بِدَآبَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْیَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُوْدُ هُوَ الْبُرَاقُ یَا اَبَا حَمْزَةَ ؟ قَالَ اَنَسٌ نَعَمْ یَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَیْهِ فَانْطَلَقَ بِیْ جِبْرِیْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الدُّنْیَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِیْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِیْلُ ! قِیْلَ وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِهٖ [فَنِعْمَ؟] الْمَجِیْءُ جَآءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِیْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ [فَسَلِّمْ؟] عَلَیْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِیَةَ

فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ
جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا
يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ
قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ
وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔ ثُمَّ صَعِدَ
بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ
قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا
اِدْرِيْسُ قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى
اَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ
مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا هَارُوْنُ
قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ
السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَّعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ

مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا
مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ؟
قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ
اَكْثَرُ مَنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ
فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ
فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ
فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعَتْ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا
نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ
هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَ
نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ
فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ
لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِّنْ
لَبَنٍ وَاِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ
اَنْتَ عَلَيْهَا وَاُمَّتُكَ۔

ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ
فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَ اُمِرْتَ؟ قَالَ اُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ
صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ
يَوْمٍ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ

إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ
لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ
مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ
فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ
فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَ أُمِرْتَ؟
قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ
أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ
رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى
مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي ______

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۴۸ تا ۵۵۰)

حضرت انس بن مالک اور حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معراج شریف کا واقعہ
یوں بیان فرمایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا اور کبھی اس کی جگہ حجر فرماتے۔ تو
میرے پاس ایک آنے والا آیا پھر اُس نے کچھ کہا جو میں سُن رہا تھا۔ پھر اُس نے
یہاں تک میرا سینہ چیرا۔ میں نے جارود سے اس کا مطلب پوچھا جو میرے پہلو
میں بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے بتایا کہ حلق سے ناف کے نیچے تک اور
میں نے حضرت انس سے زیر ناف تک سُنا ہے۔ پھر میرا دل نکالا گیا، اس کے
بعد سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرے دل کو
دھو کر اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سفید جانور لایا گیا جو
خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا تو جارود نے ان سے کہا کہ اے ابو حمزہ

کیا وہ براق تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں۔
وہ (جانور) اپنا ایک قدم حد نظر کے برابر دور رکھتا تھا۔ پھر میں اس
پر سوار ہو گیا اور حضرت جبریل مجھے لے کر چل پڑے یہاں تک کہ پہلا
آسمان آگیا۔ پس دروازہ کھلوانا چاہا تو کہا گیا کون ہے؟ جواب دیا جبریل ہے
پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے، جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا
کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید کیسا اچھا
آنے والا آیا ہے۔ پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اوپر گیا تو دیکھا
کہ حضرت آدم تشریف فرما ہیں۔ کہا یہ آپ کے باپ حضرت آدم ہیں۔ انہیں
سلام کریجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب
دیا پھر کہا صالح بیٹے اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ پھر اوپر چڑھنے لگے
یہاں تک کہ دوسرا آسمان آگیا اور اسے کھلوانا چاہا تو کہا گیا کون ہے؟
جواب دیا! جبریل: کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں!
کہا گیا خوش آمدید! کیا اچھا آنے والا آیا ہے۔
پس دروازہ کھولا گیا اور میں اوپر گیا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں
خالہ زاد بھائیوں کو پایا۔ جبریل نے کہا یہ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ ہیں
انہیں سلام کر لیجئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور دونوں حضرات نے سلام
کا جواب دیا۔ پھر کہا صالح بھائی اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ پھر مجھے
لیکر تیسرے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا کون ہے؟
جواب دیا: جبریل! دریافت کیا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے۔ جواب دیا حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں!

کہا خوش آمدید! کیسی مبارک ہستی کی تشریف آوری ہوئی ہے۔ پس دروازہ
کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا
یہ یوسف ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں
نے سلام کا جواب دیا۔ اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔
پھر مجھے لے کر چڑھے آسمان تک گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا
کون ہے؟ جواب دیا جبریل ہے، پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے۔ جواب
دیا محمد! صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟
جواب دیا ہاں! کہا گیا خوش آمدید! کیا مقدس ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے
پس دروازہ کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس
تھے۔ کہا یہ حضرت ادریس ہیں انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں
سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو!

پھر مجھے لیکر پانچویں آسمان تک پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا
گیا کون ہے؟ جواب دیا جبریل ہوں۔ پوچھا آپ کے ساتھ کون ہے؟
جواب دیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دریافت کیا گیا کہ کیا انہیں بلایا
گیا ہے؟ جواب دیا ہاں! کہا گیا خوش آمدید! کیسی مبارک ہستی کی جلوہ
گری ہوتی ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تشریف
فرما تھے۔ کہا یہ حضرت ہارون ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے
انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا صالح بھائی اور صالح
نبی کا آنا مبارک ہو۔

پھر مجھے لیکر اوپر چڑھے اور یہاں تک کہ ہم چھٹے آسمان تک
پہنچے تو دروازہ کھلوانا چاہا۔ پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا جبریل ہوں!

دریافت کیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں! کہا خوش آمدید
کیا بہترین آنے والا آیا ہے۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت
موسیٰ تھے کہا یہ حضرت موسیٰ ہیں انہیں سلام کر لیجئے، پس میں نے
انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا صالح بھائی اور
صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔

جب میں آگے بڑھنے لگا تو حضرت موسیٰ رو پڑے۔ اُن سے
پوچھا گیا کہ آپ کس بات پر روئے۔ جواب دیا (رشک کے باعث)
اس بات پر رویا کہ یہ جوان میرے بعد مبعوث ہوئے لیکن میری اُمّت
کی نسبت اس کی اُمّت زیادہ تعداد میں داخلِ جنّت ہوگی۔

پھر مجھے لے کر ساتویں آسمان تک پہنچے اور جبریل نے دروازہ
کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا۔ آپ کون ہیں؟ جواب دیا جبریل ہوں، دریافت
کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں۔ پوچھا کیا انہیں مدعو کیا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں! کہا
خوش آمدید، کیسی مبارک ہستی نے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ جب میں اندر
داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تشریف فرما تھے۔ کہا یہ آپ کے جدِّ امجد
حضرت ابراہیم ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا اور
انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا صالح بیٹے اور صالح نبی کا آنا مبارک
ہو۔ پھر مجھ پر سدرۃ المنتہیٰ ظاہر فرمایا گیا تو اس کے پھل (بیر) مقام
ہجر کے مٹکوں جیسے تھے اور اس کے پتّے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے
کہا گیا، یہی سدرۃ المنتہیٰ ہے۔

اس کی چار نہریں تھیں دو ظاہری اور دو باطنی، میں نے جبریل سے
پوچھا کہ یہ نہریں کیسی ہیں؟ جواب دیا کہ باطنی نہریں تو جنت کی ہیں اور ظاہری
نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھ پر بیت المعمور ظاہر فرمایا گیا، پھر میرے
سامنے ایک برتن میں شراب دوسرے میں دودھ اور تیسرے میں شہد پیش
کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا کہا یہ فطرت ہے لہٰذا آپ اور آپ کی امت
فطرت پر قائم رہیں گے۔ پھر مجھ پر رات دن میں پچاس نمازیں فرض فرمائی
گئیں، جب میں واپس لوٹا اور میرا گزر حضرت موسیٰ کے پاس سے ہوا تو
پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ روزانہ پچاس
نمازیں پڑھنے کا۔ کہنے لگے آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں
پڑھ سکے گی اور خدا کی قسم میں اس چیز کا آپ سے پہلے خوب تجربہ کر چکا ہوں اور
بنی اسرائیل کے ساتھ اس امر کی بڑی کوشش کرکے دیکھ لی ہے۔ آپ
بارگاہِ خداوندی میں واپس جائیں اور امت کیلئے تخفیف کا سوال کریں۔ میں
واپس گیا تو دس نمازیں کم کر دی گئیں۔ پھر حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور اسی طرح
گفتگو ہوئی اور واپس لوٹا تو پھر دس نمازیں کم کر دی گئیں، پھر حضرت موسیٰ
کے پاس آیا اور اسی طرح گفتگو ہوئی تو واپس لوٹا اور دس نمازیں مزید کم کر دی
گئیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس واپس لوٹ کر آیا تو حسب سابق گفتگو
ہوئی، پس پھر لوٹا تو روزانہ دس نمازیں پڑھنے کا حکم فرمایا گیا۔ پھر میں
حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو پھر وہی گفتگو ہوئی تو میں واپس لوٹا اور
روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ کی اُمت
روزانہ پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور میں آپ سے پہلے اس کا تجربہ کر
چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر سر توڑ کوشش کرکے دیکھ لی ہے۔ اپنے

رب کی بارگاہ میں پھر جائیے اور اپنی اُمت کیلئے تخفیف کا سوال کیجئے،
فرمایا میں نے اپنے رب سے اتنی مرتبہ درخواست کی ہے کہ اب مجھے شرم محسوس
ہونے لگی ہے لہٰذا برضا و رغبت سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا جب میں
آگے بڑھا تو آواز آئی میں نے فرض جاری فرما دیا اور اپنے بندوں
پر تخفیف بھی فرما دی: (بخاری)

بخاری ہی کی ایک دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں
فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ :

اللہ قدوس نے فرمایا (یہ تعداد میں) پانچ نمازیں ہیں (اور ثواب کے
لحاظ سے) پچاس نمازیں ہیں، ہمارے ہاں بات تبدیل نہیں کی جاتی۔

(۲) **حدیث شریف** حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ
إِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ
الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيُّ؟
قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ۔ قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ
حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ
لَزَادَنِيْ : (بخاری)

ابو عمرو شیبانی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہم سے اس گھر کے مالک نے بیان کیا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے
زیادہ محبوب ہے فرمایا بر وقت نماز ادا کرنا۔ ابن مسعود نے عرض کیا پھر؟ فرمایا
والدین سے نیکی کرنا۔ ابن مسعود نے کہا پھر؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ
عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں آپ نے مجھ کو یہی باتیں بتائیں اگر اور پوچھتا تو

آپ اور زیادہ بیان فرماتے۔

(۳) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ ؟ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔ (متفق علیہ)

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی غور کر کے دیکھے تو کہ جس شخص کے دروازے پر نہر بہہ رہی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے جسم پر میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں! اس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہ سکتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مثال پانچوں وقت کی نمازوں کی ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالےٰ گناہوں کا میل کچیل دُور کرتا ہے۔

(۴) **حدیث شریف** عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَهْرٍ غَمْرٍ جَارٍ عَلٰی بَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ، (مسلم، الترغیب والترہیب)

حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازوں کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جو کہ جاری ہو تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے اور وہ اُس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔

(۵) **حدیث شریف** عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِیْ هٰذَا ؟ قَالَ لِجَمِیْعِ اُمَّتِیْ کُلِّهِمْ ؛ (بخاری ومسلم، ریاض الصالحین)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی غیر عورت کا بوسہ لے لیا پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض گزار ہوا کہ مجھ سے یہ حرکت سرزد ہو گئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی — "کہ دن کے ابتدائی اور آخری وقت کی نماز قائم کرو اور رات جب اپنی زلفیں بکھیر دے تب بھی نماز پڑھو، بے شک نیکیاں برائیوں کو سمیٹ لے جاتی ہیں"۔ تب وہ شخص کہنے لگا کیا یہ حکم میرے لیئے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ساری امت کیلئے۔

(۶) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ کَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْکَبَائِرُ ؛ (رواہ مسلم، ریاض الصالحین)

جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز پنجگانہ اور جمعہ، جمعہ تک اپنے درمیان کے عرصہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ بشرطیکہ اس دوران کبیرہ گناہ سرزد نہ ہوں۔

(۷) **حدیث شریف** عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنِ امْرِیءٍ

مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ وَذَالِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ : (رواہ مسلم)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس بندہ مسلمان کو فرض نماز کا وقت حاضر ہوا اور وہ خوب اچھی طرح وضو کرے اور نہایت خوبی سے نماز کے خشوع اور رکوع ادا کرے تو (یہ نماز) اس کے تمام (گزشتہ) گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جب تک کہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ ہو اور یہ (دستور قدرت) ہمیشہ کے لیے ہے۔

قیامت کے دن سب سے پہلا سوال! — نماز

(۸) عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذَالِكَ ——— (رواہ الترمذی)

حریث بن قبیصہ کہتے ہیں کہ میں مدینۃ المنورہ حاضر ہوا تو میں نے دعا مانگی اے اللہ مجھے نیک ہم مجلس عطا فرما۔ فرماتے ہیں پھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے اللہ قدوس سے اچھے ہم نشین کا سوال کیا تھا (سو پالیا) آپ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع عطا فرمائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ "نماز" ہے۔ اگر یہ صحیح ہوا تو کامیابی و نجات ہے اور اگر یہ ٹھیک نہ ہوا تو ناکام ہوا اور نقصان اٹھایا۔ اگر فرض نماز میں کچھ کمی رہ گئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفل ہے (اگر ہے تو اس سے) فرض کی کمی پوری کی جائے گی۔ پھر تمام اعمال کا یہی حال ہوگا۔

خشک پتوں کی طرح گناہ جھڑتے ہیں

(۹) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَجَعَلَ ذَالِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ——— (رواہ احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلّم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتّے درختوں سے (موسم پت جھڑ کے سبب) گر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی اس کے پتّے اور بھی گرنے لگے (تب) آپ نے فرمایا۔ اے ابوذر! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، بے شک مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتّے درخت سے گر رہے ہیں۔

○

(۱۰) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَاَخَذَ غُصْنًا مِّنْهَا يَابِسًا فَهَزَّهٗ حَتّٰى تَحَاتَّ وَرَقُهٗ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا عُثْمَانَ اَلَا تَسْاَلُنِیْ لِمَ اَفْعَلُ هٰذَا ؟ قُلْتُ وَلِمَ تَفْعَلُهٗ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَاَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهٗ تَحَاتَّ وَرَقُهٗ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ اَلَا تَسْاَلُنِیْ لِمَ اَفْعَلُ هٰذَا قُلْتُ وَلِمَ تَفْعَلُهٗ؟ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتَّ هٰذَا الْوَرَقُ وَقَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ :

(رواہ احمد والنسائی والطبرانی، الترغیب والترہیب)

حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا۔ انہوں نے اس درخت کی ایک

خشک ٹہنی پکڑ کر اسکو حرکت دی جس سے اُس کے پتّے گر گئے پھر مجھ سے کہنے لگے، اے ابوعثمان تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ میں نے یہ کیوں کیا۔ میں نے کہا بتا دیجئے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے! انہوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا۔ آپ نے بھی درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اس طرح کیا تھا۔ جس سے اُس ٹہنی کے پتّے جھڑ گئے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ سلمان تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندۂ مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اُس سے اس طرح گر جاتی ہیں جیسے یہ پتّے گرتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے حصّوں میں، بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں گناہوں کو، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے۔

نمازِ پنجگانہ اور عہدِ خداوندی

(۱۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يَنْتَقِصْ شَيْئًا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ لَّهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَهْدًا اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ قَدِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ

شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ ـــــــ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جو انہیں پڑھتا رہے گا اور انہیں حقیر سمجھ کر ان میں کمی نہ کریگا تو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اس کے لیے عہد کر لیا ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جو انہیں پڑھے گا مگر انہیں حقیر سمجھ کر کبھی کبھی چھوڑ دے گا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی عہد نہیں چاہے اسے عذاب دے چاہے معاف کر دے۔

● ● ●

⑫ **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِفْتَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوٰتٍ وَعَهِدْتُّ عِنْدِیْ عَهْدًا اَنَّهٗ مَنْ حَافَظَ عَلَیْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهٗ عِنْدِیْ ـــــ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں اور میں نے یہ عہد کیا ہے جو ان کی پابندی ان کے اوقات کیساتھ کرے گا اسے جنت میں داخل کر دوں گا اور جو اس کی پابندی نہ کرے گا تو اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں ہے۔

⑬ **حدیث شریف** عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِی الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ فَاَنَاخَهٗ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ اَیُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ قَالَ فَقَالُوْا هٰذَا الرَّجُلُ الْاَبْیَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ یَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَبْتُكَ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ سَائِلُكَ وَمُشَدِّدٌ عَلَیْكَ فِی الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ لَهُ الرَّجُلُ نَشَدْتُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ اٰللّٰہُ اَرْسَلَكَ اِلَی النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ۔ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللّٰہِ اٰللّٰہُ اَمَرَكَ اَنْ تُصَلِّیَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللّٰہِ اٰللّٰہُ اَمَرَكَ اَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللّٰہِ اٰللّٰہُ اَمَرَكَ اَنْ تَاْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ اَغْنِیَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰی فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَاَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِیْ مِنْ قَوْمِیْ وَاَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ اَخُوْ بَنِیْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ : (رواہ ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص اونٹ مسجد میں ہنکا کر لایا اور باندھ دیا پھر لوگوں سے پوچھا تم میں محمد ﷺ کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان جلوہ فرما تھے۔ لوگوں نے جواب دیا یہ سفید (نورانی) شخص جو ٹیک

لگائے بیٹھے ہیں اس شخص نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے، آپ نے فرمایا، ہاں میں سُن رہا ہوں۔ اس نے کہا اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ سے کچھ پوچھوں گا۔ لیکن میرا سوال سختی سے ہوگا، آپ اپنے دل میں کچھ خیال نہ کرنا۔ آپ نے فرمایا جو تمہارا جی چاہے سوال کرو۔ اس نے کہا میں آپ کو آپ کے اور پہلے انبیاء کے رب کی قسم دیتا ہوں۔ کیا اللہ ہی نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں! اللہ گواہ ہے! اس نے کہا میں آپکو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ ھی نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازوں کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ ہی نے سال بھر میں ایک ماہ کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا میں آپکو قسم دیتا ہوں کیا اللہ ہی نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ اغنیاء سے صدقہ لے کر فقراء میں تقسیم کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا، ہاں۔ اس نے کہا جو کچھ آپ لے کر آتے ہیں میں اس پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کا قاصد ہوں اور میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے جو سعد بن بکر کے بھائی ہیں۔

ابن ماجہ کی روایت یہاں تک ہے، ضمام بن ثعلبہ کے اس واقعہ کا مابعد طبرانی کبیر اور مجمع الزوائد میں مذکور ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل فرمایا ہے۔

فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَسَاُؤَدِّیْ هٰذِهِ الْفَرَائِضَ وَاَجْتَنِبُ مَا نَهَیْتَنِیْ عَنْهُ وَلَا اَزِیْدُ وَلَا اَنْقُصُ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَاجِعًا اِلٰی بَعِیْرِهٖ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وَلّٰی اِنْ صَدَقَ ذُو الْعَقِیْصَتَیْنِ یَدْخُلُ

الْجَنَّةَ قَالَ فَاَتٰی بَعِیْرَهٗ فَاَطْلَقَ عِقَالَهٗ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰی قَدِمَ عَلٰی قَوْمِهٖ فَاجْتَمَعُوْا اِلَیْهِ فَكَانَ اَوَّلَ مَا تَكَلَّمَ بِهٖ اَنْ قَالَ بِئْسَتِ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی قَالُوْا مَهْ یَا ضِمَامُ اِتَّقِ الْبَرَصَ وَالْجُذَامَ اِتَّقِ الْجُنُوْنَ قَالَ وَیْلَكُمْ اِنَّهُمَا وَاللّٰهِ مَا یَضُرَّانِ وَلَا یَنْفَعَانِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ رَسُوْلًا وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ كِتَابًا اسْتَنْقَذَكُمْ بِهٖ مِمَّا كُنْتُمْ فِیْهِ وَاِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَقَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِهٖ بِمَا اَمَرَكُمْ بِهٖ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَمْسٰی فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَفِیْ حَاضِرِهٖ رَجُلٌ وَلَا امْرَاَةٌ اِلَّا مُسْلِمًا قَالَ یَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَا سَمِعْنَا بِوَافِدِ قَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ ضِمَامٍ۔ (مجمع الزوائد ص ۲۸۹ ج ۱)

پس جب ضمام بن ثعلبہ سوال و جواب سے فارغ ہوا تو کہا بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور میں ان فرائض کو ادا کروں گا اور جن سے آپ نے منع فرمایا ہے اُن سے باز رہوں گا، کمی بیشی نہیں کروں گا۔

پھر وہ اپنے اونٹ کیطرف پلٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس ذوالعقیصتین (لمبے بالوں والا جس کے بالوں کی دو چوٹیاں ہوں) نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہو گا۔ پس وہ اپنے اونٹ کے پاس آیا اس کو کھولا اور (اس پر سوار ہو کر) نکل گیا۔ یہاں تک کہ اپنی قوم کے پاس آیا پس وہ اس کے پاس جمع ہوئے۔ اس نے اپنی قوم کے ساتھ پہلا کام یہ کیا کہ ستیاناس ہو گیا لات و عزیٰ کا، لوگوں نے کہا ضمام ٹھہر۔ (یعنی ایسا مت کہہ) برص، جذام اور جنون جیسی بیماریوں سے ڈر (اُن کے خیال فاسد میں جو لات و عزیٰ کے خلاف بولے یہ اُس پر مذکورہ بیماریاں مسلط کر دیتے ہیں) ضمام بن ثعلبہ

رضی اللہ عنہ نے کہا تمہاری بربادی ہو۔ اللہ کی قسم یہ لات و عزیٰ بت نہ نقصان دے سکتے ہیں نہ نفع، بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک رسول مبعوث فرمایا ہے اور اس پر ایک کتاب نازل فرمائی ہے جس کے ذریعے وہ تم کو تمہاری نجاستوں اور جہالتوں سے بچانا چاہتے ہیں اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اور میں تمہاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک پیغام کے ساتھ آرہا ہوں۔ جس میں انہوں نے تم کو (کچھ کاموں کے کرنے کا) حکم دیا ہے اور کچھ (یعنی برائیوں) سے روکا ہے۔

راوی کہتے ہیں اللہ کی قسم سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے سب لوگ جو بھی وہاں تھے مرد و عورت سب مسلمان ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: "ضمام بن ثعلبہ سے افضل کسی قوم کا وفد ہم نے نہیں سنا:

؎ نبی کے دین کے جلوے زمانے میں نرالے ہیں
مٹایا ہے اندھیروں کو کئے ہر سُو اجالے ہیں
جو ہر خوبی سے عاری اور بتوں کے پجاری تھے
پھنسے عصیاں کی دلدل میں، محمد ﷺ نے نکالے ہیں

(۱۴) حدیث شریف حضرت انس بن مالک سے مروی ہے:

جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُولُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ، اَللّٰهُ! قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ، اَللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ فَمَنْ

نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا مَا جَعَلَ قَالَ: اَللّٰهُ قَالَ فَبِالَّذِىْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِىْ يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ، قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكٰوةً فِىْ أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِىْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ ثُمَّ وَلّٰى قَالَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ: (مسلم)

کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا قاصد ہمارے پاس آیا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے، اس نے پوچھا آسمان کو کس نے پیدا فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے، اس نے پوچھا زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے، اس نے پوچھا زمین پر پہاڑوں کو کس نے نصب کیا اور باقی چیزیں زمین میں کس نے پیدا کیں؟ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے، اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو پیدا فرمایا، جس نے زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو اس میں نصب کیا، کیا اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کو رسول بنایا ہے، آپ نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا آپ کا قاصد کہتا ہے کہ ہم پر دن اور رات

میں پانچ نمازیں فرض ہیں ۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ۔ اس نے کہا
قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنایا ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے
آپ کو ان نمازوں کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں ۔ اس نے کہا آپ کا قاصد
کہتا ہے ہم پر ہمارے اموال میں زکوٰۃ بھی فرض ہے آپ نے فرمایا: اس نے
سچ کہا ۔ اس نے پوچھا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنایا ہے
کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس نے کہا
آپ کا قاصد کہتا ہے ہم پر سال میں ایک بار ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں
آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ۔ اس نے کہا میں آپ کو اس ذات کی قسم دیتا
ہوں جس نے آپکو رسول بنایا ہے ۔ کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا
ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں ۔ اس نے کہا آپ کا قاصد کہتا ہے کہ ہم میں سے
جو شخص حج کرنے کی طاقت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ اس
نے سچ کہا ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ دیہاتی چلا گیا اور جاتے وقت
کہہ رہا تھا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے نہ میں
ان احکام میں اپنی طرف سے کچھ زیادتی کروں گا اور نہ کمی، رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ سچا ہے تو ضرور جنت میں جائے گا ۔

ارکان اسلام اور نماز

(۱۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَۃٍ عَلٰی اَنْ یُّوَحَّدَ اللّٰہُ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ
وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْحَجُّ وَصِیَامِ
رَمَضَانَ قَالَ لَا صِیَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ ھٰکَذَا سَمِعْتُہٗ مِنْ

مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : (مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا،
نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا ۔ ایک شخص
نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا حج اور رمضان کے
روزے؟ فرمایا نہیں رمضان کے روزے اور حج، میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے یونہی سنا ہے ۔

(۱۶) **حدیث شریف** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ مُعَاذًا
قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا
مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ
عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ
اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ فَتُرَدُّ فِیْ فُقَرَائِھِمْ
فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ
الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ : (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ
بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(یمن کا حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو پہلے انکو
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دینے کی دعوت دینا جب
وہ اس کو مان لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں
پانچ نمازیں فرض ہیں جب وہ ان کو تسلیم کر لیں تو ان کو بتلانا کہ اللہ تعالےٰ

نے اِن پر زکوٰۃ بھی فرض کی ہے جو ان کے دولت مندوں سے لیکر انکے فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔ جب وہ اس کو قبول کرلیں تو تم زکوٰۃ میں ان کا بہترین مال ہرگز نہ لینا اور مظلوم کی بددُعا سے بچنا، کیونکہ مظلوم کی بددُعا اور اللہ تعالےٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

⑰ **حدیث شریف** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِذَا فَعَلُوْہُ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ اِلَّا بِحَقِّہَا وَحِسَابُہُمْ عَلَی اللّٰہِ ؛ (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دیں اور نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کریں۔ اس کے بعد میری طرف سے اُن کی جانیں اور اموال محفوظ ہیں البتہ اسلامی احکام کی خلاف ورزی پر اُن سے مواخذہ ہوگا اور اِن کے باطن کا حال اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

⑱ **حدیث شریف** عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّآ اِ[illegible] وَاَنَّ [illegible] رَسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْئَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ الخ ______ (رواہ مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص پر نظر پڑی جو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے چلا آرہا تھا، اس کے کپڑے بہت زیادہ سفید اور بال بہت زیادہ کالے تھے۔ اُس کے حال سے سفر کے آثار ظاہر نہیں ہو رہے تھے اور اسے ہم میں سے کوئی پہچانتا (بھی) نہ تھا (اس کے حال سے تعجب اس لیے ہوا کہ مدینہ منورہ کا باشندہ ہوتا تو اسے ہم پہچانتے ہوتے اور اگر مسافر تھا تو اس پر سفر کے آثار ظاہر ہوتے اور کپڑے میلے ہوتے۔) وہ شخص چلتے چلتے (مجلس تک آپہنچا) حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر قریب ہوکر بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنی ہتھیلیاں آپ کے رانوں پر رکھ دیں اور اس نے سوال کیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ شریف کا حج کرے بشرطیکہ تجھے وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔ اس جواب کو سُن کر اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا،،

حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں، اس کی بات پر ہمیں تعجب ہوا کہ

سوال بھی کرتا ہے اور (ایسے انداز میں) تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو)

(۱۹) **حدیث شریف** عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْهَمُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

(رواہ نسائی)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد کے رہنے والا ایک شخص حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اُس کی آواز کی بھنبھناہٹ ہم سنتے تھے لیکن اس کی گفتگو سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ قریب ہوا، معلوم ہوا کہ اسلام کے معانی دریافت کرنا چاہتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنا۔ اس نے کہا اور تو کوئی نماز مجھ پر فرض نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ اگر تو چاہے تو نفل پڑھ! اور رمضان کے روزے رکھو، اس نے عرض کیا اور تو کوئی روزہ مجھ پر فرض نہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، اگر تم چاہو تو نفلی روزے رکھو۔ پھر آپ نے زکوٰۃ کا بیان فرمایا۔ اس نے عرض اس کے سوا کچھ اور تو دینا میرے ذمے نہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں مگر نفلی طور

پر تیرا جی چاہے تو دے۔ پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا اور یوں کہہ رہا تھا۔ خدا کی قسم میں اس سے نہ زیادہ کروں گا اور نہ کم کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس نے نجات پائی۔

(۲۰) **حدیث شریف** عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَمِ افْتَرَضَ اللهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ؟ قَالَ افْتَرَضَ اللهُ عَلٰى عِبَادِهٖ صَلَوٰتٍ خَمْسٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا؟ قَالَ افْتَرَضَ اللهُ عَلٰى عِبَادِهٖ صَلَوٰتٍ خَمْسٍ فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ: ——— (رواہ نسائی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ ان نمازوں کے اول و آخر میں کوئی نماز فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس اس شخص نے قسم کھائی کہ میں ان نمازوں میں نہ کمی کروں گا اور نہ زیادتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا تو یہ ضرور ضرور جنت میں جائے گا۔

پانچ نمازیں ادا کرنے پر بیعت

(۲۱) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّدَہَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا اَیْدِیَنَا فَبَایَعْنَاہُ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ بَایَعْنَاکَ فَعَلٰی مَا؟ قَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ وَاَسَرَّ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً لَا تَسْئَلُوا النَّاسَ شَیْئًا : (رواہ نسائی)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا، کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ کی بیعت کی۔ پھر ہم نے عرض کیا، حضور آپ کی بیعت تو ہم کر چکے لیکن یہ بیعت کن امور پر ہے؟ آپ نے فرمایا اس بات پر کہ تم اللہ قدوس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور پانچ نمازیں ادا کرو اور پھر آہستہ سے فرمایا، لوگوں سے بھیک نہ مانگو (بلکہ اپنے ہاتھ سے محنت کرو)

ہے بندگی کی ادا خوب تر، یہ
رکھتی ہے محبوبیت کا اثر، یہ

کیوں اس سے تو نے نظر ہے چرائی — خالق کا تجھ پر فرض بن کے آئی
تو شوقِ عبادت سے عاری ہوا ہے — نشہ تجھ پہ دُنیا کا طاری ہوا ہے
کیوں راہِ حق سے ہٹا جا رہا ہے — سُن! تیرا مالک یہ فرما رہا ہے

منافق پہ ہے واللہ بھاری! نماز
اور مومنوں کو ہے پیاری! نماز

یہ سب انبیا و رُسل کا شغل ہے — لاریب! اک یہ مبارک عمل ہے

یادِ حق کیلئے تجھ کو فرصت نہیں ہے — میں سمجھا! تجھے دیں الفت نہیں ہے
کس کو آنکھوں کی ٹھنڈک کہہ فرمایا ہے — سُن! مصطفٰےؐ تجھ کو سمجھا رہے ہیں

جو اُن کی نہ سمجھا تو پھر کیا کرے گا
نحوست میں بدبختیوں کی مرے گا

وہ تیرے دلدار بھی ہیں! نبی بھی — وہ تو نہیں بھولے تجھ کو کبھی بھی
کیوں اُن سے تو منہ کو موڑے ہوئے ہے — کیوں اُنکی سیرت کو چھوڑے ہوئے ہے
جو مسجد میں آتے ہیں جاتے ہیں بندے — وہ قسمت کو اپنی جگاتے ہیں بندے
وقت ہے پلٹ آ جہالت کی لَے سے — پی جامِ عرفاں نبی کی نگاہ سے
سُن گور میں کام آئے یہ تیرے — روشن قبر ہو! ختم ہوں اندھیرے

سُنو اب، کبھی بھی نمازیں نہ چھوڑو
یادِ الٰہی سے رشتہ نہ توڑو

(فقیر عثمانی)

⊙

(٢٢) **حدیث شریف** عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الدُّنْیَا عَلَی الْاِخْلَاصِ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَعِبَادَتِہٖ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ مَاتَ وَاللّٰہُ عَنْہُ رَاضٍ قَالَ اَنَسٌ وَھُوَ دِیْنُ اللّٰہِ الَّذِیْ جَاءَتْ بِہِ الرُّسُلُ وَبَلَّغُوْہُ عَنْ رَّبِّہِمْ : (رواہ ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[1] نے ارشاد فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ کو خالص ایک سمجھتے ہوئے اور

[1] صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خالص اس کی عبادت کرتے ہوئے کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ نماز قائم رکھتے ہوئے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا۔ حضرت انس فرماتے ہیں یہی وہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے جسے مرسلین لے کر آئے اور اپنے رب تعالیٰ کی جانب سے لوگوں تک پہنچایا۔

(۲۲) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَہْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا ذَا اَمْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ۔ (رواہ ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیر کی فرمانبرداری کرو، تو تم (ان اعمالِ صالحہ کے سبب) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے

(۲۳) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ہٰذَا شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْہُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ہٰذَا۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا، اس نے کہا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے کرنے

سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز پڑھ اور فرض زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، اس نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ نہ میں اس پر کچھ زیادتی کروں گا اور نہ میں اس میں کمی کروں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایک جنتی کی طرف دیکھے وہ اس (اعرابی) کو دیکھ لے۔

نماز جنّت کی کنجی ہے:

(۲۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مِفْتَاحُ الرَّحْمَۃِ وَالْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ وَالصَّلٰوۃُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ۔ (کنز العمال)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا رحمت کی کنجی ہے اور وضو نماز کی کنجی ہے اور نماز جنت کی کنجی ہے۔

(۲۶) **حدیث شریف** عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّہُوْرُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

(۲۷) نماز جنت میں لے جائیگی

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ
عَظِيْمًا وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ
بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ
الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ
تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ
اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ جَزَآءً بِمَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ
سَنَامِهٖ ؟ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ، قُلْتُ
بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ تَكُفُّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ ؟ قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا
مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ
أَلْسِنَتِهِمْ : ——— (ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے
اللہ تعالیٰ کے رسول محترم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے کرنے سے میں جنت
میں داخل ہو جاؤں اور جہنم سے دُور ہو جاؤں۔ فرمایا تو نے بڑے کام کی بات
پوچھی ہے۔ البتہ یہ آسان ہے جس پر اللہ آسان کر دے، وہ یہ ہے کہ تو اللہ کی
عبادت کر اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔ نماز قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر۔
اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر، پھر فرمایا کیا میں تجھ کو خیر
کے دروازے نہ بتلاؤں؟ اور آدمی کا آدھی رات کے وقت نماز پڑھنا۔ پھر

آپ نے یہ آیت تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
تک پڑھی۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان سب کا خلاصہ، ان کا ستون اور ان کی
چوٹی نہ بتاؤں؟ وہ اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔
پھر فرمایا کیا ان باتوں کا جس چیز پر دارومدار ہے وہ نہ تمہیں بتاؤں؟
میں نے عرض کیا کیوں نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی
زبان کو روک رکھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم زبان کی باتوں پر بھی
مواخذہ کیا جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: افسوس اے معاذ! اس کی وجہ سے
تو لوگ اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اللہ کے منادی کا اعلان:

(۲۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
يُبْعَثُ مُنَادٍ عِنْدَ حَضْرَةِ كُلِّ صَلٰوةٍ فَيَقُوْلُ يَا بَنِيْ آدَمَ قُوْمُوْا
فَأَطْفِئُوْا مَا أَوْقَدْتُّمْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَيَقُوْمُوْنَ فَيَتَطَهَّرُوْنَ
وَيُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ فَيُغْفَرُ لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا فَإِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ
فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَإِذَا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَإِذَا حَضَرَتِ
الْعَتَمَةُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَيَنَامُوْنَ فَمُدْلِجٌ فِيْ خَيْرٍ وَمُدْلِجٌ فِيْ شَرٍّ۔
(رواہ الطبرانی فی الکبیر، الترغیب والترہیب)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا
ہے کہ اے آدم کی اولاد اُٹھو اور جہنم کی اس آگ کو جسے تم نے (گناہوں کے سبب)
اپنے اوپر جلا رکھا ہے، بجھاؤ: چنانچہ (نمازی) لوگ اُٹھتے ہیں وضو کرتے

ہیں ظہر کی نماز پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے (صبح سے ظہر تک کے) اُن کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، اسی طرح پھر عصر کے وقت، پھر مغرب کے وقت پھر عشاء کے وقت (الغرض ہر نماز کے وقت یہی صورت ہوتی ہے) عشاء کے بعد لوگ سونے میں مشغول ہو جاتے ہیں اس کے بعد تاریکی میں کچھ لوگ برائیوں کی طرف چل دیتے ہیں اور کچھ لوگ بھلائیوں میں لگ جاتے ہیں۔

نمازی کا شہید سے پہلے جنت میں جانا :

(۲۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ رَجُلَانِ مِنْ بَلِیٍّ حَیٍّ مِنْ قُضَاعَةَ اَسْلَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُشْهِدَ اَحَدُهُمَا وَاُخِّرَ الْاٰخَرُ سَنَةً قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَرَاَیْتُ الْمُؤَخَّرَ مِنْهُمَا اُدْخِلَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الشَّهِیْدِ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَاَصْبَحْتُ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهٗ رَمَضَانَ وَصَلّٰی سِتَّةَ اٰلَافِ رَکْعَةٍ وَکَذَا وَکَذَا رَکْعَةَ صَلٰوةِ سَنَةٍ ؛ (رواہ احمد وابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قضاعہ کے قبیلہ بلی کے دو افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اُن میں سے ایک صاحب جہاد میں شہید ہو گئے اور دوسرے صاحب کا ایک سال بعد انتقال ہوا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا تھا، وہ اس شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گئے ہیں مجھے بہت حیرانی

ہوئی (کہ شہید کا درجہ تو بڑا بلند ہے، اُسے جنت میں پہلے داخل ہونا چاہیئے تھا) پس میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خود عرض کیا یا کسی اور نے (اس بات کا) ذکر کیا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جس کا ایک سال بعد انتقال ہوا کہ دیکھتے نہیں اس کی نیکیاں کتنی زیادہ ہو گئیں، ایک پورے رمضان کے روزے بھی اُسکے زیادہ ہوئے اور چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں نماز کی ایک سال میں اُن کی بڑھ گئیں :

نماز کی دو رکعتوں کا نفع :

(۳۰) عَنْ اِبْنِ سَلْمَانَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا خَیْبَرَ اَخْرَجُوْا غَنَائِمَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ رَبِحْتُ رِبْحًا مَا رَبِحَ الْیَوْمَ مِثْلَهٗ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْوَادِیْ قَالَ وَیْحَكَ وَمَا رَبِحْتَ ؟ قَالَ مَا زِلْتُ اَبِیْعُ وَاَبْتَاعُ حَتّٰی رَبِحْتُ ثَلٰثَمِائَةِ اُوْقِیَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اُنَبِّئُكَ بِخَیْرِ رَجُلٍ رَبِحَ قَالَ مَا هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ـــــ ابو داؤد

ابن سلمان کہتے ہیں کہ اُسے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: کہ جب ہم نے خیبر کو فتح کر لیا تو لوگوں نے اپنے مالِ غنیمت کو نکالا۔ (جس میں متفرق سامان، مال، مویشی و قیدی تھے اور خرید و فروخت شروع ہو گئی) اتنے میں ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آج کی اس خرید و فروخت میں اس قدر نفع ہوا کہ ساری جماعت میں سے کسی کو اتنا نفع نہیں مل سکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب سے

پوچھا کہ تو نے کتنا نفع کمایا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں سامان خریدتا اور بیچتا رہا جس میں تین سو اوقیہ چاندی نفع میں بچی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں اس آدمی کی خبر دوں جس نے اس سے زیادہ نفع کمایا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے؟ فرمایا: (وہ شخص جس نے فرض نماز کے بعد) دو رکعت (نفل نماز) پڑھی۔

(ف) جب فرض نماز کے ساتھ ادا کی جانے والی دو رکعت نماز نفل کا یہ ثواب ہے تو خود فرض نماز کا اجر و ثواب کس قدر کثیر و خطیر ہوگا۔

فرائض کو پورا کرنے والا

(۲۱) عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ فَرَدُّوْا عَلَیْهِ السَّلَامَ فَلَمَّا جَاوَزَهُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُبْغِضُ هٰذَا فِی اللّٰهِ فَقَالَ اَهْلُ الْمَجْلِسِ بِئْسَ وَاللّٰهِ مَا قُلْتَ اَمَا وَاللّٰهِ لَنُنَبِّئَنَّهٗ قُمْ یَا فُلَانُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَخْبِرْهُ فَاَدْرَكَهٗ رَسُوْلُهُمْ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ حَتّٰی اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْهِمْ فُلَانٌ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِمْ فَرَدُّوا السَّلَامَ فَلَمَّا جَاوَزْتُهُمْ اَدْرَكَنِیْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فُلَانًا قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُبْغِضُ هٰذَا الرَّجُلَ فِی اللّٰهِ فَادْعُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَلْهُ عَلٰی مَا یُبْغِضُنِیْ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَمَّا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ فَاعْتَرَفَ بِذٰلِكَ وَقَالَ قَدْ قُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ تُبْغِضُهٗ؟ فَقَالَ اَنَا جَارُهٗ وَاَنَا بِهٖ خَابِرٌ وَاللّٰهِ

مَا رَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ صَلٰوةً اِلَّا هٰذِهِ الْمَكْتُوْبَةَ الَّتِیْ یُصَلِّیْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ سَلْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ رَاٰنِیْ قَطُّ اَخَّرْتُهَا عَنْ وَقْتِهَا اَوْ اَسَاْتُ الْوُضُوْءَ لَهَا اَوْ اَسَاْتُ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فِیْهَا فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُهٗ یَصُوْمُ قَطُّ اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ الَّذِیْ یَصُوْمُهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ سَلْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ رَاٰنِیْ قَطُّ فَرَّطْتُ فِیْهِ اَوِ انْتَقَصْتُ مِنْ حَقِّهٖ شَیْئًا فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا۔ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُهٗ یُعْطِیْ سَائِلًا قَطُّ وَلَا رَاَیْتُهٗ یُنْفِقُ مِنْ مَّالِهٖ شَیْئًا فِیْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا هٰذِهِ الصَّدَقَةَ الَّتِیْ یُؤَدِّیْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ فَسَلْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ كَتَمْتُ مِنَ الزَّكٰوةِ قَطُّ اَوْ مَاكَسْتُ فِیْهَا طَالِبَهَا قَالَ فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا۔ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْ اِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ خَیْرٌ مِّنْكَ:

(رواہ احمد، مجمع الزوائد ص ۲۹۱-۱)

حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (صحابی) ایک قوم (صحابہ) پر گزرا، اس نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پس جب وہ آگے چلا گیا تو اہلِ مجلس سے ایک آدمی نے (اس گزرنے والے کے متعلق) کہا کہ اللہ کی قسم میں اس سے اللہ کے لیے بغض رکھتا ہوں لوگوں نے کہا تو نے بری بات کہی۔ ہم ضرور اُسے (تیری اس بات کی) خبر دیں گے۔ پھر انہوں نے اہلِ مجلس میں سے کسی شخص کو کہا کہ اے فلاں اٹھ اور اُس کو اس بات کی خبر دے۔ پس اُن کے بھیجے ہوئے شخص نے اسے (راستے میں) جا لیا اور اس کی بات اُسے بتائی۔ پس وہ شخص لوٹا اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسولِ محترم! میں مسلمانوں کی (فلاں) مجلس کے پاس سے گزرا، اُن میں فلاں شخص بھی تھا۔ میں نے اُن سب کو سلام کیا، انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا پس جب میں اُن سے آگے چلا گیا تو اُن میں سے ایک آدمی نے مجھے آلیا۔ اور بتایا کہ فلاں شخص نے میرے بارے میں کہا ہے کہ اللہ کی قسم میں اس سے اللہ کیلئے بغض رکھتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسولِ محترم اسے اپنی خدمت میں بلائیں اور اُس سے پوچھیں کہ وہ مجھ سے بغض کیوں رکھتا ہے؟ پس اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور اس سے اُس آدمی کی شکایت کے متعلق پوچھا تو اس نے اعتراف کیا اور کہا کہ میں نے واقعۃً ایسا کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس سے بغض کیوں رکھتا ہے؟

پس اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کا ہمسایہ ہوں اور اس کے حالات سے آگاہ ہوں۔ خدا کی قسم میں نے اسے کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، سوائے اس فرض نماز کے جسے سب نیک و بد پڑھتے ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے دریافت فرمائیں کیا اس نے کبھی مجھے دیکھا ہے کہ میں نے فرض نماز میں تاخیر کی ہو، یا وضو اچھی طرح نہ کیا ہو۔ یا رکوع و سجود کو اچھی طرح ادا نہ کیا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معترض سے پوچھا تو اس نے عرض کیا نہیں! (یعنی اس نے اعتراف کیا کہ فرض نماز کی ادائیگی میں تاخیر اور رکوع و سجود میں کوئی کمی اس کی کبھی نہیں دیکھی) اور اللہ کی قسم میں نے اسے کبھی روزے رکھتے نہیں دیکھا سوائے رمضان کے ان فرض روزوں کے، جنہیں سب نیک و بد رکھتے ہیں اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس سے پوچھیے کہ اس نے کبھی مجھے

دیکھا ہے کہ میں نے ان فرضی روزوں میں کسی قسم کی کوتاہی کی ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو اس نے عرض کیا: نہیں!! پھر اس نے کہا خدا کی قسم میں نے کبھی اسے اللہ کی راہ میں صدقہ و خیرات کرتے نہیں دیکھا۔ سوائے اس فرضی صدقہ (یعنی زکوٰۃ) کے جسے ہر نیک و بد ادا کرتا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے پوچھیے کہ کیا میں نے کبھی مالِ زکوٰۃ کو چھپایا ہے یا زکوٰۃ ادا کرنے میں کوئی کمی روا رکھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (معترض) سے پوچھا تو اس نے کہا نہیں!

پس رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا، اُٹھ جا میں اسے تجھ سے بہتر سمجھتا ہوں۔

(مطلب یہ کہ اگرچہ یہ نفل نماز، نفلی روزہ اور نفلی صدقات و خیرات نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازم کردہ فرائض میں تو کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا تو فرائض کو کما حقہٗ پورا کرنے والا موردِ طعن و تشنیع نہیں بلکہ مومنِ کامل ہے۔)

نماز گناہوں کو دھو ڈالتی ہے

(۴۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّیْتُمُ الصُّبْحَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّیْتُمُ الظُّهْرَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّیْتُمُ الْعَصْرَ غَسَلَتْهَا، ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّیْتُمُ الْمَغْرِبَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَحْتَرِقُوْنَ تَحْتَرِقُوْنَ فَإِذَا صَلَّیْتُمُ الْعِشَاءَ غَسَلَتْهَا ثُمَّ تَنَامُوْنَ فَلَا یُکْتَبُ عَلَیْکُمْ

حَتّٰی تَسْتَیْقِظُوْا : (رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط، الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (اپنے آپ کو گناہوں کے سبب) ہلاکت میں ڈالتے ہو، ہلاکت میں ڈالتے ہو — پس جب تم صبح کی نماز پڑھتے ہو تو وہ (نمازِ صبح) گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ پھر تم اپنے آپ کو (گناہوں کے سبب) ہلاکت میں ڈالتے ہو، ہلاکت میں ڈالتے ہو۔ پس جب تم نمازِ ظہر پڑھتے ہو تو وہ تمہارے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ پھر تم اپنے آپ کو (گناہوں کے سبب) ہلاکت میں ڈالتے ہو، پس جب تم نمازِ عصر پڑھتے ہو تو وہ (نمازِ عصر) تمہارے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ پھر تم اپنے آپکو (گناہوں کے سبب) ہلاکت میں ڈالتے ہو، ہلاکت میں ڈالتے ہو۔ پھر جب تم نمازِ مغرب ادا کرتے ہو تو وہ (نمازِ مغرب) تمہارے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ پھر تم اپنے آپ کو (گناہوں کے سبب) ہلاکت میں ڈالتے ہو۔ پس جب تم نمازِ عشاء ادا کرتے ہو تو وہ (نمازِ عشاء) تمہارے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔ پھر تم سو جاتے ہو تو تمہارے جاگنے تک تم پر کچھ نہیں لکھا جاتا :

تو پھر — میں کن لوگوں میں سے ہوں ؟

(۴۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَرَأَیْتَ إِنْ شَہِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَصَلَّیْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأَدَّیْتُ الزَّکٰوۃَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُہٗ فَمِمَّنْ أَنَا ؟ قَالَ

مِنَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ : ———

(ابن خزیمہ ۔ الترغیب والترہیب)

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک آدمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے مبارک ہے کہ اگر میں توحید و رسالت کی گواہی دوں اور نمازِ پنجگانہ ادا کروں اور زکوٰۃ دوں اور رمضان کے روزے رکھوں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پھر تو) صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہے۔

(۴۴) **حدیث شریف** عَنْ أَبِیْ مُسْلِمٍ التغلبی قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی أَبِیْ أُمَامَةَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ یَا أَبَا أُمَامَةَ إِنَّ رَجُلًا حَدَّثَنِیْ عَنْكَ أَنَّكَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ وَوَجْہَہٗ وَمَسَحَ عَلٰی رَأْسِہٖ وَأُذُنَیْہِ ثُمَّ قَامَ إِلٰی صَلٰوۃٍ مَفْرُوْضَةٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ مَا مَشَتْ إِلَیْہِ رِجْلَاہُ وَقَبَضَتْ عَلَیْہِ یَدَاہُ وَسَمِعَتْ إِلَیْہِ أُذُنَاہُ وَنَظَرَتْ إِلَیْہِ عَیْنَاہُ وَحَدَّثَتْ بِہٖ نَفْسُہٗ مِنْ سُوْءٍ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ سَمِعْتُہٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مِرَارًا :

(رواہ احمد، الترغیب والترہیب)

ابو مسلم التغلبی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ وہ مسجد میں تھے۔ میں نے کہا کہ فلاں آدمی نے مجھے آپ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا پس اس نے

اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور سر اور کانوں کا مسح کیا پھر فرض نماز کی ادائیگی کے لیئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس دن کے وہ تمام گناہ مٹا دیئے جو چلنے سے واقع ہوئے اور جو گناہ ہاتھوں کے پکڑنے سے واقع ہوئے اور جو گناہ کانوں کے سننے، آنکھوں کے دیکھنے اور خیالاتِ فاسدہ سے واقع ہوئے (وہ سب نماز کی برکت سے مٹا دیئے جاتے ہیں) ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم یہ حدیث تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ سنی ہے۔

نمازی کے سر سے گناہ گر جاتے ہیں:

(۲۵) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِی رَضِیَ اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ یُصَلِّیْ وَخَطَایَاہُ مَرْفُوْعَۃٌ عَلٰی رَاْسِہٖ کُلَّمَا سَجَدَ تَحَاتَّ عَنْہُ فَیَفْرَغُ مِنْ صَلَاتِہٖ وَقَدْ تَحَاتَّتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ۔

(رواہ الطبرانی، الترغیب والترہیب)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بندۂ مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں اور جب وہ سجدہ کرتا ہے تو (گناہ) اس کے سر سے نیچے گر جاتے ہیں پس جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ (اس کے سر سے) گر چکے ہوتے ہیں۔

جو ہماری طرح نماز پڑھے:

(۲۶) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذَالِکُمُ الْمُسْلِمُ؛ (رواہ النسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے، (دورانِ نماز) ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کھائے وہ مسلمان ہے

سلامتی کے ساتھ جنت میں داخلہ:

(۲۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهُمَا یَقُوْلَانِ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَکَبَّ فَاَکَبَّ کُلُّ رَجُلٍ مِنَّا یَبْکِیْ لَا نَدْرِیْ عَلٰی مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فِیْ وَجْهِہِ الْبُشْرٰی فَکَانَتْ اَحَبَّ اِلَیْنَا مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّی الصَّلٰوتِ الْخَمْسَ وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ وَیُخْرِجُ الزَّکٰوۃَ وَیَجْتَنِبُ الْکَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَقِیْلَ لَہٗ اُدْخُلْ بِسَلَامٍ: (رواہ النسائی، الترغیب والترہیب)

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ تین دفعہ فرمایا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن جھکالی اور ہم میں سے ہر شخص گردن جھکا کر رونے لگا۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز پر (مذکورہ تین بار) قسم اٹھائی۔ بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور آپ کے چہرہ انور پر مسرت تھی۔ آپ کی یہ خوشی ہمیں سرخ

اونٹوں یعنی انتہائی قیمتی دولت سے زیادہ محبوب تھی۔ بعدازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پانچ نمازیں صحیح ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ زکوٰۃ نکالے اور سات بڑے گناہوں سے بچے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور ارشاد فرمایا، جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ (جنت میں) داخل ہو جا۔

(ف) اس جگہ سات بڑے گناہوں سے مراد یہ ہیں:

● شرک ● قتل ● سود خوری ● یتیم کا مال کھانا
● جہاد سے بھاگنا اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا وغیرہ

(العیاذ باللہ تعالیٰ)

(۴۸) **حدیث شریف** عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِھِنَّ مَعَ اِیْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مَنْ حَافَظَ عَلَی الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ عَلٰی وُضُوْئِھِنَّ وَرُکُوْعِھِنَّ وَسُجُوْدِھِنَّ وَمَوَاقِیْتِھِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ طَیِّبَۃً بِھَا نَفْسُہٗ وَاَدَّی الْاَمَانَۃَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا اَدَاءُ الْاَمَانَۃِ قَالَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَاْمَنِ ابْنَ اٰدَمَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ دِیْنِہٖ غَیْرَھَا۔

(رواہ الطبرانی)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کے ساتھ پانچ چیزیں اپنا لے وہ جنت میں داخل ہوگا:

۱۔ جس نے پانچوں نمازوں کی اس طرح حفاظت کی کہ ان کے وضو،

رکوع، سجود اور ان کے اوقات کا اچھی طرح لحاظ رکھا۔

۲۔ اور رمضان کے روزے رکھے ۳۔ اور جس نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتے ہوئے۔

۴۔ اور جس نے خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کی۔ ۵۔ اور جس نے امانت کو ادا کیا ——— عرض کیا گیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول محترم! ادائیگی امانت سے (اس جگہ) کیا مراد ہے؟ فرمایا: غسل جنابت، کہ اللہ تعالیٰ ابن آدم کو اس کے دین کے کسی امر پر وہ امن وامان نہیں عطا فرماتا جو غسل جنابت پر عطا فرماتا ہے۔

تمہیں کیا معلوم، نماز نے اُسے کہاں پہنچا دیا؟

(۴۹) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَجُلَانِ اَخَوَانِ فَھَلَکَ اَحَدُھُمَا قَبْلَ صَاحِبِہٖ بِاَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً فَذُکِرَتْ فَضِیْلَۃُ الْاَوَّلِ مِنْھُمَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ یَکُنِ الْاٰخَرُ مُسْلِمًا قَالُوْا بَلٰی وَکَانَ لَا بَاْسَ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یُدْرِیْکُمْ مَا بَلَغَتْ بِہٖ صَلٰوتُہٗ اِنَّمَا مَثَلُ الصَّلٰوۃِ کَمَثَلِ نَھْرٍ عَذْبٍ غَمْرٍ بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَقْتَحِمُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا تَرَوْنَ فِیْ ذٰلِکَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِہٖ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا بَلَغَتْ بِہٖ صَلٰوتُہٗ۔

(موطا امام مالک، الترغیب والترہیب)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ دو سگے بھائیوں نے چالیس روز آگے پیچھے وفات پائی۔ لوگوں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلے کی فضیلت بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوسرا مسلمان نہ تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں، برائی اس میں بھی کوئی نہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں کیا معلوم کہ نماز نے اسے کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔

بے شک نماز کی مثال خوشگوار پانی کی نہر جیسی ہے۔ جو تم میں سے کسی کے دروازے پر بہتی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ غوطہ لگائے: کیا اس کے جسم پر میل رہ جائے گا پس تمہیں معلوم نہیں کہ نماز کہاں تک پہنچا دیتی ہے؟

نمازی کی صبح خوشگوار ہوتی ہے:

(۴۰) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهٗ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ ـــــ (موطا امام مالک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے کہ ابھی رات بہت پڑی ہے سو جا جب وہ جاگ اٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پس وہ صبح کرتا ہے اس

حال میں کہ ہشاش بشاش اور خوش مزاج ہوتا ہے ورنہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ بدمزاج اور کاہل ہوتا ہے۔

نماز کا دین اسلام میں مرتبہ:

(۴۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا طُهُوْرَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا صَلٰوةَ لَهٗ، اِنَّمَا مَوْضَعُ الصَّلٰوةِ مِنَ الدِّيْنِ كَمَوْضَعِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ ـ (رواه الطبرانی فی الاوسط)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو امانتدار نہیں وہ صاحب ایمان نہیں۔ اور اس کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں، اور اس کا دین نہیں جو نمازی نہیں۔ بے شک دین اسلام میں نماز کا وہی مرتبہ ہے جو انسانی جسم میں سر کا مرتبہ ہے۔

ہ

بندے نے بندگی کا جو پالیا سرور
ہر وقت یادِ حق میں وہ شاغل ہے بالضرور
دُنیا کی دلفریبیوں میں اُلجھے وہ کس طرح
جسے مل گیا ہو آخرت کی معرفت کا نور

تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو:

(۴۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ: اُكْفُلُوْا لِیْ بِسِتٍّ اَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ

وَالْاَمَانَةُ وَالْفَرْجُ وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ : (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے امتیوں کو فرمایا (جو اس وقت) آپ کے ارگرد تھے کہ تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ (چھ چیزیں) کیا ہیں۔
آپ نے فرمایا: نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان۔

(۴۳) حدیث شریف عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَسَاَلَهٗ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَلصَّلٰوةُ قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الصَّلٰوةُ، قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الصَّلٰوةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ :

(رواہ احمد، الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سب سے افضل عمل کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا: نماز، اس نے عرض کیا: پھر؟ فرمایا: نماز، اس نے عرض کیا، پھر؟ آپ نے فرمایا: نماز، تین مرتبہ اس کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا: نماز! اس نے (چوتھی مرتبہ) کہا پھر؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔

جانتے ہو تمہارا ربّ کیا کہتا ہے:

(۴۴) رُوِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَنَحْنُ سَبْعَةُ نَفَرٍ اَرْبَعَةٌ مِنْ مَوَالِيْنَا وَثَلَاثَةٌ مِنْ عَرَبِنَا مُسْنِدِيْ ظُهُوْرَنَا اِلٰى مَسْجِدِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ فَقُلْنَا جَلَسْنَا نَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ قَالَ فَاَرَمَّ قَلِيْلًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ رَبُّكُمْ ؟ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا وَلَمْ يُضَيِّعْهَا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَلَهٗ عَلَيَّ عَهْدٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّهَا لِوَقْتِهَا وَلَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا وَضَيَّعَهَا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا فَلَا عَهْدَ لَهٗ عَلَيَّ اِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهٗ وَاِنْ شِئْتُ غَفَرْتُ لَهٗ ——— (رواہ الطبرانی فی الکبیر، الترغیب والترہیب)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر تشریف لائے اور (اس وقت) ہم سات آدمی تھے۔ چار ہم میں سے موالی (غلام) تھے اور تین عربی تھے۔ ہم اپنی پشتوں کو دیوار مسجد نبوی سے لگائے بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہاں) کس لیے بیٹھے ہو! ہم نے عرض کیا کہ ہم نماز کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے تھوڑی دیر خاموشی اختیار فرمائی اور پھر ہم پر متوجہ ہوئے اور فرمایا: جانتے ہو تمہارا رب کریم کیا فرماتا ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا بے شک تمہارا رب فرماتا ہے جس نے وقت پر نماز پڑھی اور اس کی حفاظت کی اور اس کے حق کی تخفیف کرتے ہوئے اس کو ضائع نہ کیا اس کے لیے میرے ذمۂ کرم پر وعدہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کروں گا۔
اور جس نے اسے وقت پر نہ پڑھا اور نہ اس کی حفاظت کی اور اس کے حق کی تخفیف کرتے ہوئے اسے ضائع کیا اس کیلئے مجھ پر کوئی وعدہ

نہیں ہے، چاہوں تو اُسے عذاب دوں، چاہوں تو بخش دوں۔

(۴۵) **حدیث شریف** عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى اَصْحَابِهٖ يَوْمًا فَقَالَ لَهُمْ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالُوْا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ (يَقُوْلُ) وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يُصَلِّيْهَا اَحَدٌ لِوَقْتِهَا اِلَّا اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَلَّاهَا بِغَيْرِ وَقْتِهَا اِنْ شِئْتُ رَحِمْتُهٗ وَاِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهٗ :

(رواہ الطبرانی فی الکبیر، الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صحابہ کرام علیہم الرضوان کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کریم کیا فرماتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: تمہارا رب کریم فرماتا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم جو نماز کو اس کے وقت پر پڑھے گا میں اُسے جنت میں داخل کرونگا اور جو اسے وقت پر نہ پڑھے گا اگر چاہوں تو اس پر رحم کروں چاہوں تو عذاب دوں گا۔

اللہ تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے ....

(۴۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَاَسْبَغَ لَهَا وُضُوْءَهَا وَاَتَمَّ لَهَا قِيَامَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ

بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُوْلُ حَفِظَكَ اللهُ كَمَا حَفِظْتَنِيْ وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ لَهَا وُضُوْءَهَا وَلَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ ضَيَّعَكَ اللهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلِقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهُهٗ :

(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط، الترغیب والترہیب)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نمازیں وقت پر پڑھیں اور اُن کے لیے خوب اچھی طرح سے وضو کیا اور اُن کے قیام، خشوع، رکوع اور سجود کو پوری طرح ادا کیا۔ تو اس کی نماز سفید روشنی کی حالت میں (بارگاہِ قدس کی طرف) نکلتی ہے اور کہتی ہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ اور جس نے نمازوں میں پابندیٔ وقت کو ملحوظ نہ رکھا اور نہ اُن کیلئے وضو ہی اچھی طرح کیا اور نہ ان کے قیام، خشوع، رکوع اور سجود کو پوری طرح ادا کیا۔ تو اس کی نماز سیاہ تاریکی کی صورت میں نکلتی ہے اور کہتی ہے اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا ہے۔

بے نماز کا دین میں کوئی حصہ نہیں :

(۴۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَهْمَ فِي الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَّا صَلٰوةَ لَهٗ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ :

(مجمع الزوائد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: بے نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اور وضو کے بغیر نماز نہیں۔

نماز نور، بُرھان اور باعثِ نجات ہے!

(۴۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ نُوْرٌ وَّلَا بُرْهَانٌ وَّلَا نَجَاةٌ وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ ،

(رواہ احمد، والطبرانی، مجمع الزوائد، دارمی، بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جو شخص نماز کی پابندی کرے گا تو اس کے لیے نماز نور کا سبب، کمالِ ایمان کی دلیل اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ ہوگی اور جو نماز کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے نہ تو کوئی نور ہوگا، نہ دلیلِ ایمان اور نہ نجات کا ذریعہ اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف (کافروں) کے ساتھ ہوگا۔

تین کاموں میں دیر نہ کرو

(۴۹) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا، اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا

حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا ؛ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ، نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرنا، ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہوجائے، دوسرے جنازہ میں جب کہ وہ تیار ہو جائے، تیسرے بیوہ کے نکاح میں جب کہ اس کا کفو مل جائے۔

ایمان کا جھنڈا :

(۵۰) عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ ؛ (ابن ماجہ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر کی نماز کو گیا وہ ایمان کا جھنڈا لے کر گیا اور جو صبح وسویرے (بغیر نماز پڑھے) بازار کی طرف گیا تو، وہ شیطان کا جھنڈا لے کر گیا۔

سجدوں کی کثرت لازم پکڑو

(۵۱) عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهٗ يُدْخِلُنِيَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ اَوْ قَالَ قُلْتُ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ

بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّ حَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيْئَةً ،

(مسلم، نسائی، ابن ماجہ، الترغیب والترھیب)

معدان بن طلحہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو کہا کہ مجھے ایسا عمل بتائیں جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ یا (اس طرح) کہا کہ مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ (میرے اس سوال کے بعد حضرت ثوبان) خاموش ہو گئے میں نے پھر یہی سوال کیا۔ وہ خاموش رہے۔ میں نے تیسری بار یہی سوال کیا تو بولے: یہی سوال میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے (جواباً) فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے سجدوں کی کثرت لازم پکڑو۔ کہ تو جب اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے گا تو ہر سجدے کے بدلے اللہ قدوس تیرا درجہ بلند کرے گا اور تیرا گناہ مٹاتے گا۔

مانگو مجھ سے! کیا مانگتے ہو؟

(۵۲) عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَارِيْ فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ اَوَيْتُ اِلٰى بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِتُّ عِنْدَهُ فَلَا اَزَالُ اَسْمَعُهُ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ رَبِّيْ، حَتّٰى اَمَلَّ اَوْ تَغْلِبَنِيْ عَيْنِيْ فَاَنَامُ فَقَالَ يَوْمًا يَا رَبِيْعَةُ سَلْنِيْ فَاُعْطِيَكَ فَقُلْتُ اَنْظِرْنِيْ حَتّٰى اَنْظُرَ وَتَذَكَّرْتُ اَنَّ الدُّنْيَا

فَانِيَةٌ مُنْقَطِعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْاَلُكَ اَنْ تَدْعُوَ اللّٰهَ اَنْ يُّنْجِيَنِيْ مِنَ النَّارِ وَ يُدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ مَنْ اَمَرَكَ بِهٰذَا قُلْتُ مَا اَمَرَنِيْ بِهٖ اَحَدٌ وَّ لٰكِنِّيْ عَلِمْتُ اَنَّ الدُّنْيَا مُنْقَطِعَةٌ فَانِيَةٌ وَّ اَنْتَ مِنَ اللّٰهِ بِالْمَكَانِ الَّذِيْ اَنْتَ مِنْهُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تَدْعُوَ اللّٰهَ لِيْ قَالَ اِنِّيْ فَاعِلٌ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ؛

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ میں سارا دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا، جب رات آتی تو میں آپ کے دروازے کی طرف پناہ پکڑتا اور آپ کے دروازے پر ہی رات گزارتا (اس دوران) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبحان اللہ! سبحان اللہ! اور سبحان ربی کہتے ہوئے مسلسل سنتا حتیٰ کہ میں تھک جاتا یا مجھ پر نیند غالب آجاتی (اور یوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ پر ہی سو جاتا) ایک دن آپ نے مجھے فرمایا: ربیعہ مجھ سے مانگو! کیا مانگتے ہو کہ میں تجھے عطا کردوں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے (سوچنے کیلئے کچھ) مہلت دیں تاکہ میں دیکھوں (کہ کیا مانگنا ہے) میں نے غور کیا کہ یہ دنیا تو فانی اور ختم ہونے والی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے مانگتا ہوں کہ اللہ قدوس سے دعا کریں کہ مجھے دوزخ سے نجات دے اور جنت میں داخل فرما دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے خادم کی اس عارفانہ اور اتنی اعلیٰ درخواست پر حیرت کے سبب کچھ دیر) خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اس بات کا تجھے کس نے حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کسی نے بھی نہیں

ہاں، میں نے خود جانا کہ دُنیا ختم ہونے والی چیز ہے اور آپ کا اللہ قدوس کے ہاں جو مقام ہے وہ صرف آپ کا ہے۔ پس میں نے چاہا کہ آپ سے اپنے لئے دُعا کروا لوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (تیری پسند کے مطابق دُعا) کرنے والا ہوں۔ پس تو اپنے نفس کے بارے میں کثرتِ سجود سے میری مدد کر (یعنی اتنی بڑی سعادت وخوشخبری کے بعد نماز سے غافل نہ ہونا)

سب سے زیادہ قربِ حق تعالیٰ کب ملتا ہے

(۵۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ : —— (نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو پس (سجدے میں) بہت دعا کرو۔

(۵۴) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَاَعْمَلُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً :

(رواہ ابن ماجہ، الترغیب والترہیب)

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

مجھے ایسا عمل بتائیں جسے میں اپناؤں اور اس پر قائم رہوں آپ نے فرمایا (اپنے اوپر) سجدوں کو لازم پکڑو۔ کہ تو جو اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے گا۔ تیرے ہر سجدے کے بدلے اللہ قدوس تیرا درجہ بلند کرے گا اور اس کے بدلے تیرا گناہ مٹاتے گا۔

(۵۵) **حدیث شریف** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلصَّلٰوةُ خَيْرُ مَوْضُوْعٍ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّسْتَكْثِرَ فَلْيَسْتَكْثِرْ :

(رواہ الطبرانی فی الاوسط، الترغیب والترہیب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز بہت اعلیٰ مقام و مرتبہ کی چیز ہے۔ پس جو کثرت کی استطاعت رکھتے اسے چاہیئے کہ نماز کثرت سے پڑھے۔

نماز کی دو رکعتیں اسکے نزدیک ساری دنیا سے محبوب ہیں

(۵۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ فَقَالَ مَنْ صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ ؟ فَقَالُوْا فُلَانٌ فَقَالَ رَكْعَتَانِ اَحَبُّ اِلٰى هٰذَا مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ :

(رواہ الطبرانی فی الاوسط، الترغیب والترہیب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر سے گزرے تو فرمایا یہ کس کی قبر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: فلاں شخص کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت) اس کے نزدیک نماز کی دو رکعتیں تمہاری تمام بقیہ دنیا سے زیادہ پیاری ہیں۔

(۵۷) **حدیث شریف** عَنْ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَتَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْہِ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ مَا اَعْمَدَکَ اِلٰی ھٰذِہِ الْبَلْدَۃِ اَوْ مَا جَاءَ بِکَ قَالَ قُلْتُ لَا اِلَّا صِلَۃُ مَا کَانَ بَیْنَکَ وَبَیْنَ وَالِدِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ بِئْسَ سَاعَۃُ الْکِذْبِ ھٰذِہٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَوْ اَرْبَعًا یَشُکُّ سَہْلٌ یُحْسِنُ فِیْھِنَّ الرُّکُوْعَ وَالْخُشُوْعَ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ غُفِرَ لَہٗ ؛

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہٗ کے مرض الموت میں اُن کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا اے بھتیجے اِس شہر میں کیسے آئے ہو! یوسف بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں صرف اور صرف اس تعلق کی پاسداری کے لیے آیا ہوں جو آپ کے اور میرے باپ عبداللہ بن سلام کے درمیان تھا۔ جناب ابو درداء نے فرمایا اس گھڑی میں جھوٹ بہت بُری بات ہے۔ (یعنی جھوٹ ویسے بھی قبیح امر ہے، مرض الموت میں جھوٹ بولنا تو اور زیادہ قباحت و شقاوت ہے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑا ہوا اور دو رکعت یا چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ اُن کے رکوع و خشوع کا اچھی طرح لحاظ رکھا پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔

سات سال کے بچے کو نماز کا حکم دو

(۵۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ ؛ (ابوداؤد شریف)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کو (نماز میں سُستی کرنے پر) مار کر نماز پڑھاؤ اور اُن کے سونے کی جگہیں علیحدہ کر دو۔

جب حالتِ سجدہ میں چہرہ مٹی سے آلودہ ہو :

(۵۹) عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَالَۃٍ یَکُوْنُ عَلَیْھَا الْعَبْدُ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَنْ یَّرَاہُ سَاجِدًا یُعَفِّرُ وَجْھَہٗ فِی التُّرَابِ ؛

(رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ مجمع الزوائد)

حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بندے کی سب سے زیادہ پیاری وہ حالت ہوتی ہے جب وہ سجدہ ریز ہو اور اس کا چہرہ مٹی سے آلودہ ہو۔

(۶۰) رکوع کرنے سے گناہ بکھر جاتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ يُصَلِّىْ جُمِعَتْ ذُنُوْبُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَاِذَا رَكَعَ تَفَرَّقَتْ : ——— (رواہ الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندۂ مومن نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ جمع کر کے اس کی گردن پر رکھ دیئے جاتے ہیں پس جب وہ رکوع کے لیے جھکتا ہے تو اس کے گناہ بکھر جاتے ہیں (یعنی مٹ جاتے ہیں)

وہ شخص دوزخ میں ہرگز داخل نہ ہوگا :

(۶۱) ابنِ عمارہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ يُصَلِّىْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا : (کنز العمال) وہ شخص دوزخ میں ہرگز نہ جائے گا جو سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔

نوٹ : اس حدیث میں خصوصی طور پر نمازِ فجر و عصر کی فضیلت ہے مگر مجموعی طور پر پانچوں نمازوں کو مشتمل ہے کیونکہ ظہر و عصر قبل از غروب ہیں اور مغرب، عشاء اور فجر قبل از طلوعِ شمس ہیں :

تارکِ نماز ذِمّۂ کرم سے محروم ہو جاتا ہے :

(۶۲) عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكِ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَاِنَّهٗ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ،

(رواہ احمد - مجمع الزوائد)

حضرت امّ ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑ کہ جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی، اللہ و رسول جلّ جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کا ذِمّۂ کرم اُس سے اٹھ جاتا ہے۔

(۶۳) **حدیث شریف** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ : (رواہ الطبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز ترک کی وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ قدوس اس پر غضبناک ہوگا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ منہ)

قصداً ترکِ صلوٰۃ اعلانیہ کفر ہے :

(۶۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جِهَارًا :

(رواہ الطبرانی فی الاوسط، مجمع الزوائد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑی اس نے اعلانیہ کفر کیا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ منہ)

(۶۵) **حدیث شریف** ، قَالَ اَبُوْ دَرْدَاءٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ——— (رواہ احمد، مجمع الزوائد)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قصداً (جان بوجھ کر) نماز کو چھوڑا، اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ منہ)

(۶۶) **حدیث شریف:** عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔ (سنن نسائی)

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان عہد نماز کا ہے۔ جس نے نماز چھوڑی اُس نے کفر کیا۔

نوٹ: عہد سے مراد یہ ہے کہ مسلمان منافقوں کو قتل نہیں کرتے، واضح ہو کہ ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر نماز پنجگانہ فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کفر و گمراہی ہے۔ اس کا بلا عذر چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔ یہ خالص بدنی عبادت ہے اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی۔ یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا، نہ اس کے بدلے زندگی میں کچھ مال بطور فدیہ دیا جا سکتا ہے۔ یہ دین کا ستون ہے اس کا قائم رکھنا دین کا قائم رکھنا ہے۔ یہ سفر و حضر کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔

(۶۷) **حدیث شریف:** عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ [۱]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے اور کفر کے ملاپ میں سوائے نماز کے کوئی رکاوٹ نہیں۔ (یعنی نماز کفر تک نہیں پہنچنے دیتی)

---

[۱] نسائی شریف

(۶۸) **حدیث شریف:** حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الصَّلٰوةِ، اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الصَّلٰوةِ، اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الصَّلٰوةِ، اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ، اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الضَّعِيْفَيْنِ: اَلْمَرْاَةِ الْاَرْمَلَةِ وَالصَّبِيِّ الْيَتِيْمِ۔ (کنز العمال)

اللہ تعالیٰ سے ڈرو نماز کے بارے میں، اللہ تعالیٰ سے ڈرو نماز کے بارے میں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو نماز کے بارے میں (یعنی اسے فکر و خوبی سے پڑھو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اپنے مملوک غلام و لونڈیوں کے بارے میں (یعنی اُن پر ظلم نہ کرو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، دو کمزوروں (بیوہ عورت اور یتیم بچے) کے بارے میں۔ (یعنی اِن سے حسنِ سلوک و شفقت سے پیش آؤ)

نماز دین کا ستون ہے:

(۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ وَالْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ وَالزَّكٰوةُ تُثَبِّتُ ذٰلِكَ۔ (کنز العمال)

نماز دین کا ستون ہے، جہاد نیکی کی کوہان (چوٹی، شان و شوکت) ہے اور زکوٰۃ اسے ثابت رکھنے والی ہے۔

نماز شیطان کے چہرے کو سیاہ کر دیتی ہے:

(۷۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: اَلصَّلٰوۃُ تُسَوِّدُ وَجْهَ الشَّیْطَانِ وَالصَّدَقَۃُ تَکْسِرُ ظَهْرَهٗ وَالتَّحَابُّ فِی اللّٰهِ وَالتَّوَدُّدُ فِی الْعَمَلِ یَقْطَعُ دَابِرَهٗ فَاِذَا فَعَلْتُمْ ذَالِكَ تَبَاعَدَ مِنْكُمْ كَمَطْلَعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ۔ (کنز العمال)

نماز شیطان کے چہرے کو کالا کر دیتی ہے اور صدقہ اس کی کمر توڑ دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے باہم محبت کرنا اور عمل صالح میں شغف رکھنا ابلیس کی پیٹھ کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ اور جب تم یہ (اعمال) اپنا لو تو وہ تم سے اتنا دور چلا جاتا ہے۔ جتنا سورج کے طلوع ہونے کے مقام سے سورج کے غروب ہونے کا مقام دور ہے

وہ رضائے ربِ اکبر کی حاصل کریں گے
جو دم اس کی طاعت کا دل سے بھریں گے
جو سدا برتیں اعراض یادِ خدا سے
وہ ذلت میں بدبختیوں کی مریں گے

(العیاذ باللہ تعالیٰ)

نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے:

(۷۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ۔

(مسند امام احمد بن حنبل، کنز العمال)

تمہاری دنیا سے (تین چیزوں کی) محبت (قدرتی طور پر) میرے دل پیدا کر دی گئی ہے۔

(۷۲) **حدیث شریف** حضرت ام انس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: عَلَیْكِ بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّهَا اَفْضَلُ الْجِهَادِ وَاهْجُرِی الْمَعَاصِیَ فَاِنَّهٗ اَفْضَلُ الْهِجْرَۃِ ۔ (کنز العمال)

(اے ام انس) نماز کو اپنے اوپر لازم پکڑ کہ یہ افضل جہاد ہے اور گناہوں کو چھوڑ کر یہ سب سے افضل ہجرت ہے۔

زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو ندا دیتے ہیں:

(۷۳) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ اِلَّا وَبِقَاعُ الْاَرْضِ یُنَادِیْ بَعْضُهَا بَعْضًا، یَا جَارَۃُ هَلْ مَرَّ بِكِ الْیَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلّٰی عَلَیْكِ اَوْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَاِنْ قَالَتْ نَعَمْ رَأَتْ اَنَّ لَهَا بِذَالِكَ عَلَیْهَا فَضْلًا ۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط، کنز العمال)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ صبح و شام زمین کے خطے (ٹکڑے) ایک دوسرے کو ندا دیتے ہیں (یعنی پوچھتے ہیں) کہ اے پڑوسی بتا! آج تجھ پر کوئی مردِ صالح گزرا ہے جس نے تجھ پر نماز پڑھی ہو یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہو۔ اور اگر وہ (خطہ زمین) کہے ہاں! تو وہ (سوال کرنے والا خطہ زمین) اس (خطہ) کو اپنے سے افضل جانتا ہے۔
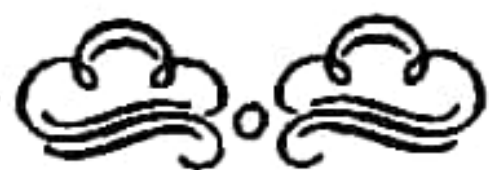
نماز ایمان کی نشانی ہے

(۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لِكُلِّ شَيْءٍ صَفْوَةٌ وَصَفْوَةُ الْإِيْمَانِ الصَّلٰوةُ وَصَفْوَةُ الصَّلٰوةِ التَّكْبِيْرَةُ الْأُوْلٰى ۔ (کنز العمال)

ہر چیز کی کوئی نہ کوئی نشانی ہوتی ہے، ایمان کی نشانی نماز ہے اور نماز کی نشانی تکبیرِ اولیٰ ہے۔

نوٹ: لفظ صَفْوَةٌ، خوبی، عمدگی، اور خلاصہ وغیرہ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

اللہ کریم کن لوگوں پر فخر کرتا ہے:

(۷۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ وَقَدْ حَسَرَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ اَبْشِرُوْا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ اُخْرٰى ۔

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی۔ جو (نمازِ عشاء کے انتظار میں) بیٹھنے والے تھے بیٹھ گئے اور جو جانے والے تھے چلے گئے۔ حضور سیدِ عالم

صلی اللہ علیہ وسلم (ان بیٹھنے والوں کے پاس) اس تیزی سے تشریف لائے کہ آپ کا سانس مبارک پھولا ہوا تھا اور اپنے گھٹنوں کے سہارے بیٹھ کر فرمایا: تم خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھولا ہے اور تمہارا ذکر فخر کے طور پر فرشتوں سے فرما رہا ہے۔ کہ میرے بندوں کی طرف دیکھو ایک فریضہ پورا کر کے دوسرے فریضہ کا انتظار کر رہے ہیں۔

نماز والی زمین فخر کرتی ہے

(۷۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ بُقْعَةٍ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهَا بِصَلٰوةٍ اِلَّا فَخَرَتْ عَلٰى مَا حَوْلَهَا مِنَ الْبِقَاعِ وَاسْتَبْشَرَتْ لِذِكْرِ اللّٰهِ مُنْتَهَاهَا اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ ۔ (طبرانی۔ کنز العمال)

زمین کے جس خطہ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے نماز کی صورت میں وہ خطہ زمین اپنے اردگرد کے خطوں پر فخر کرتا ہے اور زمین کے ساتوں طبقوں کے انتہا تک بشارت حاصل کرتا ہے۔

اے ملائکہ میرے بندے کی نماز دیکھو:

(۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الصَّلٰوةُ، يَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ اُنْظُرُوْا فِيْ صَلٰوةِ عَبْدِيْ اَتَمَّهَا اَمْ نَقَصَهَا، فَاِنْ كَانَتْ تَامَّةً

كُتِبَتْ لَهٗ تَامَّةً وَاِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ ؛ فَاِنْ كَانَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَتِمُّوْا لِعَبْدِيْ فَرِيْضَتَهٗ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذَالِكَ ؛

(مسند احمد بن حنبل، ابوداؤد، کنز العمال)

قیامت کے دن لوگوں کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ ہمارا رب کریم فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ وہ خود خوب جانتا ہے کہ میرے بندے کی نماز دیکھو مکمل ہے یا کم؟ اگر مکمل ہو تو لکھ دیا جاتا ہے (کہ اس بندے کی نماز) مکمل ہے۔ اور اگر اس میں کوئی کمی ہو تو اللہ کریم فرماتا ہے، دیکھو میرے بندے کے (اعمال نامے میں) کچھ نفلی نمازیں ہیں پس اگر ہوں تو حکم ہوتا ہے، میرے بندے کے فریضہ کو نفلوں سے پورا کر دو۔ پھر اسی طریقہ پر دوسرے اعمال کا حساب ہوگا۔

گناہوں کی آگ نماز سے بجھالو!

(۷۸) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ يَا بَنِيْ اٰدَمَ قُوْمُوْا اِلٰى نِيْرَانِكُمُ الَّتِيْ اَوْقَدْتُمُوْهَا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاَطْفِئُوْهَا بِالصَّلٰوةِ ۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ کنز العمال)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت پکارتا ہے۔ اے آدم کی اولاد اٹھو، اپنی اس آگ کی طرف جو تم نے (گناہوں

کے سبب) اپنی جانوں پر سلگائی ہے اُسے نماز کے ذریعہ بجھالو۔

اہلِ مساجد کے سبب بلائیں ٹلتی ہیں:

(۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِقَوْمٍ عَاهَةً نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْمَسَاجِدِ فَصَرَفَ عَنْهُمْ ؛ (کنز العمال)

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر (اُن کے گناہوں کے سبب) کوئی آفت بھیجنا چاہتا ہے تو اہلِ مساجد کو دیکھتے ہوئے اُن لوگوں سے (اُس مصیبت کو) پھیر دیتا ہے۔

نمازی بادشاہِ حقیقی کے دروازے پر:

(۸۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْمُصَلِّيَ لَيَقْرَعُ بَابَ الْمَلِكِ وَاِنَّهٗ مَنْ يُّدِمْ قَرْعَ الْبَابِ يُوْشِكُ اَنْ يُّفْتَحَ لَهٗ ؛

(کنز العمال)

نمازی بادشاہِ حقیقی کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور جو ہمیشہ کسی دروازے کو کھٹکھٹاتا رہے وہ کبھی تو اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے۔

ہر مصیبت میں نماز کا سہارا:

(۸۱) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ فَزِعَ اِلَى الصَّلٰوةِ ؛ (رواہ ابوداؤد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تو آپ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

(ف) صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی اس سنّت مبارکہ پر بڑے اہتمام سے عمل پیرا تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کہ ایک مرتبہ دورانِ سفر راستے میں آپکو بیٹے کے انتقال کی خبر ملی تو آپ اونٹ سے اُترے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہ پڑھا اور فرمایا۔ ہم نے اپنے ربّ کریم کے حکم کے مطابق عمل کیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی : وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ :

جس شخص کی نمازِ عصر جاتی رہی :

(۸۲) عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ ؛ (نسائی)

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہو گئی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

جسطرح اِس چاند کو دیکھ رہے ہو :

(۸۳) عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃً فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ

کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ؛ (رواہ البخاری)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے رات کو چاند کیطرف دیکھا اور فرمایا تم اپنے ربّ کریم کو یوں دیکھو گے جسطرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دِقّت نہ ہوگی۔ لہٰذا اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ طلوعِ آفتاب سے پہلے اور بعد نماز پڑھو تو (ضرور) پڑھا کرو۔ پھر آپ نے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ آیت پڑھی۔

نمازیوں کا تذکرہ بارگاہِ قدس میں

(۸۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ ؛ (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رات دن میں فرشتوں کے فرائض و ذمہ داریاں بدلتی رہتی ہیں) فرشتے تمہارے پاس آگے پیچھے آتے جاتے ہیں۔ رات اور دن،

کے فرشتے فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں جو فرشتے تمہارے پاس رہے تھے (جب وہ) اوپر جاتے ہیں تو ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود اپنے بندوں (کے احوال) سے زیادہ واقف ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ کہتے ہیں ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا ہے اور (جب) ہم اُن کے پاس گئے تھے تو (وہ اس وقت بھی) نماز پڑھ رہے تھے۔

یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں:

(۸۵) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا بَقَاءُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَيْ رَبَّنَا اَعْطَيْتَ هٰؤُلَاءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ اَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ وَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ: (رواہ البخاری)

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم

سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ (اے امتِ مسلمہ) تمہارا دنیا میں رہنا، پہلی امتوں کے مقابلہ میں اس طرح ہے جیسے نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک (تفصیل اس اجمالی تمثیل کی یوں ہے) تورات والوں کو تورات دی گئی اور انہوں نے عمل کیا یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی اور وہ تھک گئے اور انہیں (مزدوری میں) ایک ایک قیراط (سکہ) دے دیا گیا۔ بعدازاں انجیل والوں کو انجیل دی گئی انہوں نے عصر کی نماز تک کام کیا پھر وہ تھک گئے۔ انہیں بھی ایک ایک قیراط (سکہ) دیا گیا۔ اس کے بعد ہمیں قرآن پاک دیا گیا اور ہم نے غروبِ آفتاب تک عمل کیا تو ہمیں دو، دو قیراط دیئے گئے۔ اس پر دونوں اہلِ کتاب (اہلِ تورات و اہلِ انجیل) نے کہا اے ہمارے پروردگار تو نے انہیں (امتِ مسلمہ کو) دو قیراط دیئے اور ہمیں ایک قیراط جبکہ ہم نے زیادہ وقت کام کیا۔ اللہ قدوس نے فرمایا کیا میں نے تمہارے معاوضہ میں کچھ کمی کی؟ انہوں نے کہا: نہیں! تو فرمایا: یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔

نمازِ عشاء میں تاخیر کا مستحب ہونا:

(۸۶) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ قَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوْا اَمَا اِنَّكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا وَزَادَ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسًا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ لَيْلَتَئِذٍ: (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں نصف شب تک تاخیر کر دی۔ اس کے بعد نماز پڑھی اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم نماز میں رہے جب تک اس کے انتظار میں رہے ابن مریم نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ ہمیں یحیٰ بن ایوب نے کہا اور انہیں حمید نے بتایا اور انہوں نے حضرت انس سے سُنا کہ گویا میں اس رات میں آپ کی انگوٹھی مبارک کی چمک دیکھ رہا ہوں

اگر امت پر بوجھ نہ سمجھتا تو اسی وقت نمازِ عشاء پڑھنے کا حکم دیتا :

(۸۷) قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَ اسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَأْسُهٗ مَاءً وَاضِعًا يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِهٖ يَدَهٗ كَمَا اَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِيْ عَطَاءٌ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ شَيْئًا مِّنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ عَلٰى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ اِبْهَامُهٗ طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ

اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطِشُ اِلَّا كَذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا هٰكَذَا ؛ (رواه البخاری)

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے یہ حدیث بیان کی۔ تو انہوں نے کہا میں نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا کہ رسول اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں اس حد تک دیر کر دی کہ لوگ سو رہے پھر جاگے، پھر سو رہے اور پھر جاگے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا: نماز! (تیار ہے) عطاء کے مطابق ابن عباس کہتے ہیں پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے گویا کہ میں اس وقت آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے اور اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر بوجھ نہ سمجھتا تو میں حکم دیتا کہ نمازِ عشاء اسی طرح (یعنی اس وقت) پڑھا کریں (ابن جریج کہتے ہیں) میں نے عطاء سے پوچھا: آپ نے اپنے سر پر کیسے ہاتھ رکھا ہوا تھا ؛ جیسا کہ ابن عباس نے انہیں بتایا تو عطاء نے اپنی انگلیوں کے درمیان کچھ تفرق کر دی، اس کے بعد انگلیوں کے پورے سر کے ایک طرف رکھ دیئے پھر ان کو ملا کر اس طرح سر پر کھینچ لائے یہاں تک کہ اِن کا انگوٹھا ان کے کان کی لو سے جو چہرہ کے نزدیک ہے داڑھی کا کنارے سے مل گیا۔ آپ جب پانی بالوں سے نچوڑتے اور جلدی کرنا چاہتے تو اسی طرح کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر میری اُمّت پر بوجھ نہ پڑتا تو انہیں حکم دیتا کہ وہ نماز اسی طرح یعنی دیر سے پڑھا کریں۔

نماز باجماعت کا ثواب :

(۸۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ : (رواہ مالک ومسلم)

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ جس شخص نے نمازِ عشاء جماعت کے ساتھ ادا کی گویا اس نے آدھی رات تک قیام کیا۔ اور جس نے نمازِ فجر جماعت کے ساتھ ادا کی گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔

ستائیس درجوں کا ثواب

(۸۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً : (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا، باجماعت نماز اکیلے آدمی کی نماز کے مقابلہ میں ستائیس درجہ افضل ہے۔

(۹۰) **حدیث شریف** عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ

تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا، وَذَالِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ مَالَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ : ——— (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی جماعت سے پڑھی ہوئی نماز گھر یا بازار میں پڑھی گئی، نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے بشرطیکہ وضو خوب اچھی طرح کیا ہو اور گھر سے مسجد جانے میں سوائے نماز کے کوئی اور نیت و غرض نہ ہو، اس وقت اس کے اٹھتے قدموں کے ساتھ ہر قدم پر ایک ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور دوسرے قدم کے ساتھ ایک گناہ مٹایا جاتا ہے اور جب نماز پڑھنی شروع کرتا ہے اس وقت سے لے کر نماز پڑھنے کی جگہ باوضو بیٹھے رہنے تک فرشتے اس کیلئے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اس پر انعام فرما، اس پر رحم فرما۔ اور جب تک وہ نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے گا وہ عرصہ نماز ہی میں شمار ہو گا۔

کیا تم کو اذان کی آواز پہنچتی ہے :

(۹۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ

اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرَخِّصَ لَهٗ فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ ؛

(رواہ مسلم ، ریاض الصالحین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہٗ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! مجھے ایسا کوئی آدمی میسّر نہیں جو میرا ہاتھ تھام کر مجھے مسجد تک پہنچا دے۔ اس لیے درخواست ہے کہ مجھے گھر پر ہی نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ جب وہ صحابی جانے لگے تو آپ نے واپس بلوایا اور دریافت فرمایا کہ کیا تم تک اذان کی آواز پہنچتی ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں (پہنچتی ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم مسجد میں آؤ۔

(۹۱) **حدیث شریف** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقِیْلَ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِیْنَةَ کَثِیْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَحَیَّهَلًا ؛ (رواہ ابوداؤد ، ریاض الصالحین)

حضرت عبداللہ بقول بعض عمرو بن قیس المعروف ابن ام مکتوم مؤذن رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مدینہ میں موذی جانوروں اور درندوں کی کثرت ہے اور میں نابینا ہوں (ان کی جھپٹ میں آسکتا ہوں اس لیئے مجھے گھر میں نماز پڑھنے

کی اجازت مرحمت فرمائی جائے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم حیّ علی الصّلوٰۃ اور حیّ علی الفلاح سُنتے ہو تو مسجد میں آؤ۔

جو باجماعت نماز میں حاضر نہیں ہوتے:

(۹۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْتَطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کرلیا کہ لکڑیاں جمع کراؤں پھر نماز کے لیے اذان دلواؤں اور نماز پڑھانے کیلئے کسی اور کو مقرر کروں اور پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو باجماعت نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور اُن کے سامنے اُن کے گھروں کو جلا ڈالوں۔

(۹۳) **حدیث شریف** عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰهَ تَعَالٰی غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی هٰؤُلَآءِ الصَّلَوَاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰی وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِهٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا

وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِى الصَّفِّ - رواه مسلم
وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ ؛

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس کے لیے یہ بات باعثِ مسرت ہو کہ کل جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہو تو، مسلمان ہو تو اسے چاہیئے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جب اسے ان کی طرف بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے بعض خصوصی طریقے معین فرمائے ہیں اور نماز کی حفاظت بھی انہی طریقوں میں شامل ہے۔ اگر تم نے جماعت سے بچھڑ کر جانے والے کی طرح اپنے گھروں میں نماز پڑھنی شروع کر دی تو یاد رکھو کہ یہ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا ترک ہے اور اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ بیٹھے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ کھلا منافق ہی جماعت سے بچھڑتا تھا۔ ورنہ تو آدمی، دو آدمیوں کے سہارے گھسٹتے پاؤں لایا جاتا اور صف میں شامل کر دیا جاتا۔ (مسلم)

مسلم ہی کی، ایک اور روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے جو راستے مجھے بتائے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس مسجد میں اذان دی جاتی ہو وہاں آکر نماز پڑھو یعنی جماعت سے ؛

(۹۴) **حدیث شریف :** عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِىْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ ؛ (رواہ ابوداؤد - ریاض الصالحین)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی آبادی یا ویرانے میں تین مسلمان ہوں اور وہ باجماعت نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان حاوی ہو جاتا ہے اس لیے تم پر جماعت کا اہتمام لازم اور ضروری ہے کیونکہ ریوڑ سے بچھڑی ہوئی بکری بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

یہ دو نمازیں منافقوں پر زیادہ بھاری ہیں

(۹۵) عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ ؟ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ ؟ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلٰوتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ ؛

(رواہ احمد، ابوداؤد)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی (نماز کے بعد) فرمایا: کیا فلاں شخص ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، نہیں! پھر فرمایا: کیا فلاں شخص ہے؟

لوگوں نے عرض کیا: نہیں! آپ نے فرمایا: بے شک یہ دونوں نمازیں عشاء اور فجر منافقوں پر بہت زیادہ بوجھل ہیں اور اگر تم جان لو کہ ان نمازوں (یعنی فجر و عشاء مسجد میں باجماعت پڑھنے) کا ثواب کیا ہے تو تم ضرور انہیں (باجماعت ادا کرنے مسجد میں) پہنچو: اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔

گھٹنوں کے بل آنا پڑے تب بھی آئیے:

(۹۶) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم یَقُوْلُ اُعْبُدِ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ وَاعْدُدْ نَفْسَکَ فِی الْمَوْتٰی وَاِیَّاکَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا تُسْتَجَابُ وَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّشْهَدَ الصَّلَاتَیْنِ الْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ وَلَوْ حَبْوًا فَلْیَفْعَلْ: (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں تمہیں وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔ آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کر گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ کیفیت تجھے میسر نہیں تو اس یقین کے ساتھ عبادت کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو فوت شدگان میں شمار کر اور مظلوم کی بد دعا سے ڈر کہ وہ (فوراً) قبول کی جاتی ہے اور جو کوئی تم سے ان دو نمازوں یعنی عشاء اور فجر کی جماعت میں حاضر ہونے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور ان میں حاضر ہو اگرچہ اُسے گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

گویا اس نے لیلۃ القدر سے اپنا حصہ پا لیا ہے:

(۹۷) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظِّهٖ مِنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر۔ الترغیب والترہیب)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نمازِ عشاء باجماعت ادا کی گویا، اس نے شب قدر سے اپنا حصہ پا لیا۔

باجماعت نمازِ فجر، رات بھر کے نوافل سے افضل ہے

(۹۸) عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدَ سُلَیْمَانَ بْنَ حَثْمَةَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْکَنُ سُلَیْمَانَ بَیْنَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ النَّبَوِیِّ فَمَرَّ عَلَی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَیْمَانَ فِی الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ بَاتَ یُصَلِّیْ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِی الْجَمَاعَةِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَیْلَةً: (رواہ مالک، الترغیب والترہیب)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جناب سلیمان بن ابو حثمہ کو نمازِ فجر میں نہ دیکھا (بعد ازاں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار کی طرف گئے جبکہ حضرت سلیمان کا مکان بازار اور مسجد نبوی کے درمیان تھا۔ پس آپ کی ملاقات حضرت شفاء سے ہوئی جو کہ سلیمان کی والدہ ہیں۔ آپ نے ان سے پوچھا:

(کیا وجہ ہے) میں نے سلیمان کو نمازِ فجر میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: وہ ساری رات نماز پڑھتا رہا اور اب آنکھ لگ گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فجر کی جماعت میں شامل ہونا ساری رات کے قیام سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

اذان سننے والا ضرور جماعت میں پہنچے :

(۱۰۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ ؛ (رواہ ابن ماجہ ۔ الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سنی پھر جماعت میں نہ آیا، اس کی نماز نہیں۔ ہاں مگر کسی عذر کی وجہ سے (یعنی) بیماری، خوف یا کسی اور مجبوری کے باعث نہ آیا تو وہ اس وعید میں شامل نہیں)

یہ سراسر زیادتی ہے :

(۱۰۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْجَفَاءُ كُلُّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللّٰهِ يُنَادِيْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يُجِيْبُهٗ ؛ (رواہ احمد، والطبرانی)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سراسر زیادتی، انکار اور منافقت ہے اس شخص

کی جس نے اللہ کے منادی (مؤذن) کو سنا کہ نماز کے لیے بلاتا ہے اور نماز (باجماعت) کیلئے حاضر نہ ہوا۔

چالیس دن باجماعت نماز کا ثواب :

(۱۰۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ ؛ (ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چالیس دن خلوصِ نیت سے اللہ تعالیٰ کے لیے اس طرح باجماعت نماز پڑھے کہ تکبیرِ اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کے لیے دو براتیں لکھ دی جاتی ہیں، ایک دوزخ سے برأت اور دوسری نفاق سے برأت۔

۵
چشم دیدار طلب! جانچ، پرکھ دیکھ، سمجھ
سامنے تیرے حجابات میں کون آتا ہے
سانس کی سینے میں آمد ہے کہ ان کی آہٹ
دیکھنا! دل کے مضافات میں کون آتا ہے
دل میں تو، ذہن میں تو فکر تری، ذکر ترا
جز ترے اور خیالات میں کون آتا ہے
مٹ گیا نقشِ دوئی عکسِ تجلی سے نصیر
اب نظر آئینہ ذات میں کون آتا ہے

نماز میں خشوع وخضوع کا بیان

حدیث شریف: عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَنْصَرِفُ وَمَا کُتِبَ لَہٗ اِلَّا عُشْرُ صَلٰوتِہٖ تُسْعُھَا ثُمُنُھَا سُبُعُھَا سُدُسُھَا خُمُسُھَا رُبُعُھَا ثُلُثُھَا نِصْفُھَا : (رواہ ابوداؤد، الترغیب والترہیب)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے (بعض کیلئے) نواں حصہ (بعض کے لیے) آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، تہائی اور (بعض کے لیے) آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔
(یعنی جس قدر خشوع وخضوع اور اخلاص نماز میں ہوتا ہے اس کے حساب سے اجروثواب ملتا ہے۔)

زیادہ نقش و نگار والی چیزیں مانع خشوع ہیں:

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَھْدٰی اَبُوْجَھْمِ بْنُ حُذَیْفَۃَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمِیْصَۃً شَامِیَّۃً لَھَا عَلَمٌ فَشَھِدَ فِیْھَا الصَّلٰوۃَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رُدِّیْ ھٰذِہِ الْخَمِیْصَۃَ اِلٰی اَبِیْ جَھْمٍ فَاِنِّیْ نَظَرْتُ اِلٰی عَلَمِھَا فِی الصَّلٰوۃِ فَکَادَ یُفْتِنُنِیْ ۔ـــــــ (رواہ مالک)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوجہم بن حذیفہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک شامی چادر تحفے کے طور پر بھیجی جس میں نقش و نگار تھے۔ آپ نے اس کے ساتھ نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ یہ چادر ابوجہم کو لوٹا دو کیونکہ میں نے نماز کے دوران اس کے بیل بوٹے دیکھے۔ پس قریب تھا کہ مجھے بھلا دیتے۔
نوٹ: یہ تعلیم امت کے لیے تھا ورنہ آپ کا خشوع وخضوع ساری کائنات سے اعلیٰ واکمل ہے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی نماز اور باغ:

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطِہٖ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ یَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ فَجَعَلَ یُتْبِعُہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَاِذَا ھُوَ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی؟ فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ ھٰذَا فِتْنَۃٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ لَہُ الَّذِیْ اَصَابَہٗ فِیْ حَائِطِہٖ مِنَ الْفِتْنَۃِ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ صَدَقَۃٌ لِلّٰہِ فَضَعْہُ حَیْثُ شِئْتَ : (رواہ مالک)

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے تو ایک چڑیا اڑ کر باغ سے باہر نکلنے کا راستہ ڈھونڈ رہی تھی۔ (کیونکہ باغ اتنا گھنا تھا کہ چڑیا کو باہر جانے کا آسانی سے راستہ نہ مل رہا تھا) اس بات سے آپ خوش ہوئے اور کچھ دیر یہ منظر دیکھتے رہے پھر جب نماز کا خیال آیا تو بھول گئے کہ کتنی

پڑھی ہے۔ فرمایا کہ میرے اس مال نے مجھے آزمائش میں ڈال دیا۔ پس انہوں
نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ واقعہ عرض کر دیا
جو باغ میں پیش آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ (وہ باغ اب میں نہ رکھوں گا)
وہ راہِ خدا میں صدقہ ہے جہاں آپ چاہیں اسے خرچ فرمائیں۔

ایک انصاری کا پھلدار باغ:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا مِّنَ
الْاَنْصَارِ كَانَ يُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لَّهٗ بِالْقُفِّ وَادٍ مِّنْ
اَوْدِيَةِ الْمَدِيْنَةِ فِیْ زَمَانِ الثَّمَرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاَعْجَبَهٗ
مَا رَاٰى مِنْ ثَمَرِهَا ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلٰوتِهٖ فَاِذَا هُوَ لَا
يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰى؟ فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ هٰذَا
فِتْنَةٌ وَجَاءَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ
فَذَكَرَ لَهٗ ذَالِكَ وَقَالَ هُوَ صَدَقَةٌ فَاجْعَلْهُ فِیْ سُبُلِ الْخَيْرِ
فَبَاعَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفًا فَسُمِّیَ ذَالِكَ
الْمَالُ الْخَمْسِيْنَ ۔ (رواہ مالک)

○

حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے جو قُف میں تھا۔ یہ
مدینۃ المنورہ کی ایک وادی کا نام ہے۔ جبکہ پھل پک کر لٹکے ہوئے
تھے اور ٹہنیاں پھلوں سے لدی ہوئی تھیں۔
انہوں نے اس کی طرف دیکھا اور پھلوں کو دیکھ کر خوش ہوئے

پھر جب نماز کا خیال آیا تو یاد نہ رہا کہ کتنی پڑھی ہے، فرمایا اس مال
سے آزمائش ہوئی ہے لہٰذا وہ خلیفۂ وقت امیر المومنین سیدنا عثمان غنی
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں سارا واقعہ
سنایا اور کہا کہ (میں اب اس باغ کو نہ رکھوں گا بلکہ) وہ صدقہ ہے
آپ اسے بھلائی کے کاموں میں خرچ کیجیے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
نے اس باغ کو پچاس ہزار میں بیچ دیا تو اس باغ کا نام پچاس ہزارہ
پڑ گیا۔

رسول کریم ﷺ کی نماز

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں اتنی عاجزی اور خشوع ہوتا کہ اس کی مثال عابدین کی عبادت، زاہدین کے زہد اور بندگان صالحین کی بندگی میں ہرگز نہیں ملتی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر نماز پڑھا کرتے تھے کہ آپ کے قدمین شریفین متورم ہو جاتے، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اسقدر مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں حالانکہ آپ معصوم ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

بخاری میں ہے کہ ایک بار ایک شخص نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے درخواست کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو بیان کیجیے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات عجیب نہ تھی؛ سب ہی باتیں عجیب (یعنی کمال کی) تھیں چنانچہ ایک شب کا واقعہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور لیٹ گئے پھر فرمایا مجھے چھوڑ دو، میں اپنے رب کی عبادت کروں، یہ فرما کر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور رونا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ آنسو بہہ کر سینہ مبارک تک آ گئے۔ پھر رکوع کیا اور رکوع میں بھی اسی طرح روتے رہے پھر سجدہ میں بھی گریہ جاری رہا۔ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھایا تو اس وقت بھی روتے ہی رہے۔ یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر فجر کی نماز کے لیے آواز دی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ اس قدر

روتے ہیں حالانکہ آپ معصوم ہیں۔ آپ کے وسیلے سے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع کی، میں نے سمجھا آپ سو آیتوں تک پڑھیں گے لیکن جب آپ اس کو پڑھ کر آگے بڑھے تو میں نے دل میں کہا: شاید آپ پوری سورت ایک ہی رکعت میں ختم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس سورت کو ختم کیا تو میں نے خیال کیا کہ اب آپ رکوع کریں گے۔ لیکن آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور وہ بھی ختم ہو گئی تو سورۂ نساء شروع کر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت ٹھہر ٹھہر کر نہایت سکون واطمینان سے قرأت فرما رہے تھے اور ہر آیت کے مضمون کے مطابق درمیان میں تسبیح اور دعا کرتے جاتے تھے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا، رکوع میں بھی قیام کے برابر توقف فرمایا، پھر کھڑے ہوئے اور اتنی ہی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا اور سجدے میں بھی اتنا ہی وقت لگایا۔

ایک آیت بار بار پڑھتے ہوئے صبح کر دی:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ آیت پڑھی: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ اگر تو ان کو سزا دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کردے تو، تو غالب اور حکمت والا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس آیت کا ایسا اثر ہوا کہ صبح تک یہی آیت پڑھتے رہے۔

خشوع نماز کی روح ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خاشع کون ہو سکتا ہے۔ —— حضرت عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گیا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور فرطِ گریہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ اقدس سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے دیگ کے جوش کرنے کی آواز۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں سوائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے، رات میں ہر شخص سوتا رہا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے رات بھر نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ آپ نے صبح کردی۔

۵ — حجرِ اسودِ کعبۂ جان و دل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام
سیدھی سیدھی روش پہ کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز:

آپ اس قدر سوز و گداز کے ساتھ نماز پڑھتے کہ مکہ میں ابتدائی زمانہ میں قریش کے بیوی بچے متاثر ہو کر آپ کے گرد جمع ہو جاتے اور قریش کو اندیشہ ہوتا کہ کہیں ان کے عزیز و اقارب (خشوع و خضوع صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دیکھ کر) اپنے دین سے منحرف نہ ہو جائیں۔ اس لیے ـ آپ کو نماز پڑھنے سے روکتے اور تکلیفیں دیتے۔

آپ رضی اللہ عنہ کی ہجرتِ حبشہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر آپ حبشہ کی طرف جا رہے تھے۔ جب آپ راستے میں مقام برک الغماد پہنچے تو قارہ کے سردار ابنِ دغنہ سے ملاقات ہو گئی۔ ابنِ دغنہ نے پوچھا: اے ابوبکر! کہاں جا رہے ہو؟ فرمایا: اَخْرَجَنِیْ قَوْمِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَسِیْحَ فِی الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّیْ۔ مجھے میری قوم نے مکہ سے نکال دیا ہے اور اب میں چاہتا ہوں کہ زمین کسی دور دراز خطہ پر نکل جاؤں اور اپنے ربِ کریم کی عبادت کروں (یعنی نماز پڑھوں) ابنِ دغنہ نے کہا: اِنَّ مِثْلَکَ لَا یَخْرُجُ وَلَا یُخْرَجُ فَاِنَّکَ تَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ۔ (اے ابوبکر) تیرے جیسے آدمی کو نہ تو شہر چھوڑ کر جانا چاہیئے اور نہ نکالا جانا چاہیئے۔ کیونکہ تم تو ناداروں کے لیے کماتے، صلہ رحمی کرتے، عاجز و درماندہ کا بوجھ اٹھاتے، مہمانداری بجا لاتے اور حق کے باعث پیش آمدہ مصیبت پر مدد کرتے ہو۔ لوٹ چلو! میں پناہ دینے والا ہوں، لوٹ چلو! اور اپنے ملک میں اپنے رب کی عبادت کرو، چنانچہ ابنِ دغنہ حضرت ابوبکر

کو لے کر واپس آیا اور قریش کے سرداروں میں گھوما پھرا اور انہیں کہا کہ
ابو بکر جیسا انسان نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے۔ کیا تم ایسے
شخص کو نکالتے ہو جو غریبوں کے لیے کماتا ہے، صلہ رحمی کرتا، عاجزوں کا بوجھ
اٹھاتا، مہمان نوازی کرتا اور راہِ حق میں پیش آمدہ مشکلات میں مدد کرتا ہے۔

چنانچہ قریش نے ابنِ دغنہ کی پناہ منظور کر لی، اور ابنِ دغنہ کو کہا کہ
ابو بکر کو کہہ دو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں، نماز پڑھیں
اور جو جی چاہے کریں لیکن ہمیں تکلیف نہ دیں اور اس کا اعلان وا ظہار
نہ کریں۔ ہمیں خدشہ ہے کہ ہمارے اہل وعیال فتنہ میں پڑ جائیں گے۔

ابنِ دغنہ نے سب کچھ ابو بکر سے کہہ دیا، چنانچہ ابو بکر اپنے گھر میں
اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے۔ وہ نہ تو اعلانیہ نماز پڑھتے اور نہ اعلانیہ
قرآت کرتے۔ پھر ابو بکر کے دل میں خیال اُبھرا تو گھر کے صحن میں ایک
مسجد بنا ڈالی اور باہر نکل کر اس میں نماز اور قرآن مجید پڑھنے لگے۔

مشرکین کی عورتیں اور بچے (اس حال میں) اُن کے پاس آتے اور انہیں
اچھی نگاہ سے دیکھتے رہتے۔ ابو بکر کثرت سے گریہ کرنے والے تھے
جب کبھی قرآن مجید پڑھتے تو انہیں اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رہتا۔

قریش کے سردار سٹپٹائے اور ابنِ دغنہ کو بلا بھیجا۔ وہ آیا تو
قریش نے کہا کہ ہم نے تو ابو بکر کو اس شرط پر پناہ دی تھی کہ وہ اپنے گھر
میں اپنے رب کی عبادت کریں گے، انہوں نے اس (معاہدہ) کی خلاف ورزی
کی ہے اور اپنے گھر میں مسجد بنا ڈالی ہے۔ کھلم کھلا قرآن اور نماز پڑھنے
لگے ہیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ ہمارے بچے اور عورتیں اپنے دین سے منحرف
ہو جائیں گے۔ چنانچہ اُن سے کہو کہ شرائط کے مطابق گھر میں (چھپ کر)

عبادت کر سکتے ہیں تو بہتر وَرنہ اِن سے ذمہ داری واپس لے لو۔ کیونکہ ہم
نہیں چاہتے کہ ہم تمہاری پناہ کو توڑیں۔ اور نہ ہم ابو بکر کو کھلم کھلا عبادت
کی اجازت دے سکتے ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: ابنِ دغنہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے پاس آیا اور صورتِ حال واضح کی اور کہا یا شرائط کو ملحوظ رکھو یا میری پناہ
واپس کر دو کیونکہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ لوگ کہیں، کہ میں نے ایک
شخص کا ذمہ لیا اور میرا ذمہ توڑا گیا۔

ابو بکر بولے میں تیری امان تیرے مُنہ پر مارتا ہوں اور اللہ کی پناہ
پر راضی ہوں (یعنی نماز ایسے ہی پڑھوں گا)

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفا
عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین سید المتقین!
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نماز

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ رات بھر جاگتے اور بڑے خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے اور جب صبح ہوتی تو اپنے گھر والوں کو جگاتے اور یہ آیت پڑھتے:

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا:

اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر جمے رہو۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے، جب اس آیت پر پہنچے:

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ: بے شک تیرے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا اور اس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

تو — اس قدر روئے کہ آنکھیں ورم کر گئیں۔

کنز العمال میں ہے: ایک دفعہ نماز میں آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا۔

جس دن گناہگار لوگ زنجیروں میں جکڑے ہوئے دوزخ کی ایک تنگ جگہ میں ڈال دیئے جائیں گے تو وہ موت موت پکاریں گے

—— اس آیت کو پڑھنے سے آپ پر ایسا خوف طاری ہوا اور آپ کی حالت اتنی غیر ہوئی کہ اگر لوگوں کو معلوم نہ ہوتا کہ آپ پر اس طرح کی آیتوں کا ایسا ہی اثر ہوتا ہے تو سمجھتے کہ آپ کا وصال ہو گیا ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس وقت آیا جب آپ (قاتلانہ حملہ کی وجہ سے

شدید زخمی ہو کر) چادر سے ڈھانپ دیئے گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ تم لوگ انہیں کس حالت میں دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا جس طرح تم دیکھ رہے ہو۔ میں نے کہا انہیں نماز کے لیے ہوشیار کرو اس لیے کہ نماز سے زیادہ ان کو فکر میں ڈالنے والی اور کوئی چیز نہیں۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین نماز تیار ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں باللہ! اس وقت میں اٹھنا ہی ہے۔ اور اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز ترک کر دی۔ اس کے بعد آپ نے نماز پڑھی اور آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

ے وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارق حق و باطل امام الہدیٰ
تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام
ترجمان نبی، ہمزبان نبی
جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عثمانِ غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی نماز

آپ کی عملی زندگی بھی سیرت و سُنتِ نبوی کا مکمل نمونہ تھی۔ زمانہ خلافت میں حکومتی معاملات کی طرف مکمل توجہ دینے کے باوجود بڑے انکسار و خشوع کے ساتھ نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ نماز میں ہوتے تو دُنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو کر معبودِ حقیقی کی طرف متوجہ ہوتے۔

آپ کے متعلق حضرت عثمان بن عبدالرحمان تیمی رضی اللہ عنہ کے باپ کا بیان فرمودہ واقعہ بڑا مشہور ہے۔ عثمان تیمی کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ میں نے پروگرام بنایا کہ آج تمام رات مقامِ ابراہیم پر عبادت کروں گا۔ میرے والد کہتے ہیں کہ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی تو میں اس جگہ تنہا چلا گیا اور وہاں کھڑا ہو گیا۔ فرمایا اس حال میں کہ، میں کھڑا ہوا تھا اچانک ایک شخص نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا تو وہ حضرت عثمانِ غنی تھے۔

میرے ابّا جان فرماتے ہیں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (نے وہاں نماز شروع کر دی اور) انہوں نے اُمّ القرآن یعنی سورۃ الفاتحہ سے آغاز کیا۔ اور پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ سارا قرآن پاک ایک ہی رکعت میں پڑھ ڈالا۔ اس کے بعد رکوع کیا اور سجدہ کیا (دو رکعتیں پڑھنے کے بعد) اپنے دونوں جوتے لئے (اور چلے گئے) تو مجھے علم نہیں اس سے پہلے بھی کچھ پڑھا کہ نہیں۔

انہیں سے دوسری روایت ہے کہ میں نے ایک رات مقامِ ابراہیم کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ آگے بڑھے اور سارا قرآن

ایک ہی رکعت میں پڑھا پھر واپس چلے گئے۔ حضرت عطا بن رباح سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس کے بعد مقامِ ابراہیم کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے تمام کتاب اللہ کو ایک ہی رکعت میں جمع کر دیا یہ رکعت وتر تھی۔ آپ اکثر راتوں کو پورا قرآن ایک رکعت میں پڑھتے۔

جب آپ کے مکان کا محاصرہ ہوا تھا، قبل از شہادت آپ کی اہلیہ رضی اللہ عنہا نے باغیوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا: کیا تم اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو پورا قرآن ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ ان روایات سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ کو نماز اور تلاوت قرآن سے کتنا شغف تھا۔

زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود
دولتِ جیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام
دُرِّ منثورِ قرآں کی سلک بہی!
زوجِ دو نورِ عفّت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ھُدیٰ
حُلہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی نماز :

نماز کا وقت آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ متغیّر ہوجاتا اور آپ پر لرزہ طاری ہوجاتا۔ ایک بار اُن سے پوچھا گیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کا یہ حال کیا ہوجاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اس امانت کی ادائیگی کا وقت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو سب نے اس بار کے اٹھانے سے ڈر کر انکار کر دیا اور انسان نے اُسے اُٹھالیا۔

مشہور ہے کہ ایک مرتبہ آپ کی ران میں تیر پیوست ہوگیا لوگوں نے نکالنے کی کوشش کی مگر تیر نہ نکالا جاسکا۔ لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ جب آپ نماز میں مشغول ہوں تو اس وقت تیر نکالا جائے، چنانچہ جب آپ نماز میں مشغول ہوئے اور سجدے میں گئے تو لوگوں نے اس تیر کو زور سے کھینچ لیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آس پاس لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: کیا تم تیر نکالنے کے لیئے آئے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ تو ہم نے نکال بھی لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے تو خبر تک نہیں ہوئی!

اس واقعہ سے آپ کے خشوع و خضوع اور انہماک در نماز کا پتہ چلتا ہے، کشف المحجوب میں ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نماز کے لیئے کھڑے ہوتے تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور جسم پر لرزہ طاری ہوجاتا۔

ایک دفعہ آپ فجر کی نماز پڑھا کر دائیں جانب رُخ کرکے بیٹھ گئے۔ آپ کے چہرے سے رنج و غم کا اثر ظاہر ہو رہا تھا۔ طلوع آفتاب تک آپ اسی طرح بیٹھے رہے۔ اس کے بعد بڑے تأثر کے ساتھ اپنا ہاتھ

پلٹ کر فرمایا: خدا کی قسم میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو دیکھا ہے ان جیسا آج کوئی نظر نہیں آتا۔ ان کی صبح اس حال میں ہوتی کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ہوتے، چہرے غبار آلود اور زرد ہوتے۔ وہ ساری رات اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں پڑے رہتے۔ کھڑے کھڑے قرآن مجید پڑھتے رہتے حتیٰ کہ جب تھک جاتے تو کبھی ایک پاؤں پر سہارا دے لیتے اور کبھی دوسرے پاؤں پر۔ گویا کہ وہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح جھومتے جیسے ہواؤں کی وجہ سے درخت جھومتے ہیں اور خوف خدا سے اُن کی آنکھوں سے اس کثرت سے آنسو رواں ہوتے کہ اُن کے دامن تر ہوجاتے تھے محراب کے لوگ کیسے ہیں؟ غفلت میں رات گزار دیتے ہیں اور یادِ الٰہی کی پرواہ نہیں کرتے۔

ؔ مرتضیٰ شیرِ حق اشجع الاشجعین
ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام
شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ)

تیرے آسمانوں کے تاروں کی خیر ● زمینوں کے شب زندہ داروں کی خیر
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے ● دلِ مرتضیٰ سوزِ صدیق دے

نماز ادا کرنے کے دینی و دُنیاوی فائدے

حضرت امام جعفر صادق اپنے والدِ محترم حضرت امام محمد باقر سے اور وہ امام زین العابدین سے اور وہ امام حسین شہیدِ کربلا رضی اللہ عنہم اور وہ اپنے والدِ ماجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اور وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

- نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- نماز فرشتوں کی محبت کا وسیلہ ہے یعنی نمازی آدمی کے ساتھ فرشتے محبت کیا کرتے ہیں۔
- نماز انبیاءِ سابقین یعنی پہلے نبیوں کا طریقہ ہے۔
- نماز معرفتِ الٰہی کا نور ہے۔ ○ نماز اسلام کی جڑ ہے۔
- نماز دُعا کے قبول ہونے کا ذریعہ ہے۔
- سارے عمل نماز کے سبب مقبول ہوتے ہیں۔
- نماز پڑھنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔
- نفس اور شیطان کے ساتھ لڑنے کیلئے بہت بڑا ہتھیار ہے۔
- نماز موت کے وقت ملک الموت سے نمازی کی سفارش کرے گی اور ملک الموت کو بآسانی جان نکالنے کی ہدایت کرے گی۔
- نماز مومن کے دل کا نور ہے ○ نماز قبر کا بچھونا ہے۔
- نماز قبر میں منکر نکیر کو مُردے کی طرف سے جواب دے گی۔
- نماز قبر میں قیامت تک مُردے کی مونس اور ساتھی بنی رہے گی۔
- قیامت کے دِن نمازی کے سر پہ نماز کا سایہ ہوگا یعنی جبکہ سورج

لوگوں کے سروں کے قریب کر دیا جائیگا تو اُس جھلسا اور جلا دینے والی گرمی اور تپش میں نمازی، نماز کے سایہ میں گرمی و تپش سے محفوظ رہیگا۔

- نماز نمازی کے سَر کا تاج ہوگی۔
- نماز نمازی کے بدن کا لباس ہوگی یعنی نمازی آدمی قیامت کے دن نماز کے ذریعہ جو اس نے دنیا میں پڑھی اپنے جسم کے برہنہ و ننگا ہونے سے بچ جائے گا۔
- قیامت کے اندھیرے میں نماز مشعل بن کر نمازی کے آگے آگے چلے گی۔
- نماز نمازی کے لیے جہنم سے آڑ ہوگی۔
- حساب وکتاب کے وقت اللہ پاک کے حضور نمازی کو بخشوانے کیلئے نماز حُجت ہوگی۔
- میزانِ عدل (قیامت کے ترازو) میں نماز کا وزن پہاڑوں سے بھی زیادہ بھاری ہوگا۔
- نماز پُل صراط کی راہ داری کا پروانہ ہے۔
- نماز جنّت کی کنجی ہے جو جنّت کے بند دروازے کو کھول کر نمازی کو اس میں داخل کرائے گی، ایک نماز اور ہزاروں فائدے ہیں کیونکہ نماز بہت سی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔
- نماز بیک وقت حمدِ الٰہی بھی ہے اور تسبیح و تقدیس بھی، تعظیم خداوندی بھی ہے اور تمجید بھی۔
- نماز تلاوتِ قرآن پر بھی مشتمل ہے اور بندے کے لیے دُعا بھی۔

حُجۃ اللہ البالغہ

بحوالہ نماز پڑھنے کے فائدے اور نہ پڑھنے کے نقصانات
(از علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی)

نماز سے گناہ دُھل جایا کرتے ہیں :

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ جب سمندر کے کنارے پر سے گزرے تو آپ نے وہاں ایک خوبصورت پرندے کو اس حال میں دیکھا کہ وہ پہلے اپنے آپ کو کیچڑ اور گندی مٹی میں گندہ کر لیتا ہے اور جب گندہ ہو جاتا ہے تو پھر سمندر میں نہا کر اپنے آپ کو صاف کر لیتا ہے۔ اس کی پہلے کی سی خوبصورتی لوٹ آتی ہے۔ پھر وہ دوبارہ کیچڑ سے اپنے آپ کو بھر لیتا ہے اور پھر دوبارہ غسل کرنے سے چمکنے لگتا ہے۔ آپ نے اس کو یونہی پانچ مرتبہ کرتے دیکھا تو اس کی اس روش پر کچھ تعجب کرنے لگے کہ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اے کلمۃ اللہ! اس پرندے کو بطورِ مثال آپ کے سامنے یہ بات سمجھانے کے لیے پیش کیا گیا ہے کہ آخر الزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ گناہوں کے گارے اور کیچڑ میں آلودہ ہو جانے کے بعد جب پانچوں وقت کی نماز پڑھا کریں گے تو گناہوں سے یوں پاک و صاف ہو جایا کریں گے، جیسے یہ پرندہ سمندر میں نہا کر کیچڑ کو دھو لیتا ہے اور اپنے آپ کو صاف کر لیتا ہے۔[1]

ایک نمازی اور انعامِ خداوندی :

ایک بزرگ لکڑیاں خریدنے جا رہے تھے کہ راستے میں مسجد آئی اور مسجد میں اذان ہوئی، فوراً مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک تھیلی اشرفیوں کی پڑی ہوئی دکھائی دی۔ اُس تھیلی پر لکھا ہوا تھا کہ اس میں دو سو

---

[1] مجالسِ سنیہ، شرح اربعین لنودیہ، نزہۃ المجالس (نماز کے فائدے از علامہ ہزاروی)

اشرفیاں ہیں۔ اس بزرگ نے اپنے دل میں کہا کہ اس کی طرف توجہ کرنے سے نماز میں حرج ہوگا، تکبیرِ اولیٰ رہ جائیگی، یہ تو شیطانی روک ہے۔ وہ خبیث تو یونہی لوگوں کو دین کے کاموں سے روکا کرتا ہے۔ چنانچہ جلد جلد قدم اٹھاتے اور مسجد میں جا پہنچے، نماز پڑھی اور نماز کے بعد بازار سے لکڑیاں خرید کر گھر لوٹ آئے، جاتے آتے اُس مال کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوتے۔

جب گھر پہنچے اور لکڑیاں کھول کر ڈالنے لگے تو وہی تھیلی ان کی لکڑیوں کے اندر سے برآمد ہوئی۔ حیران ہو کر بولے کہ یہ تھیلی میری لکڑیوں میں کہاں سے بندھ آئی تو غیب سے آواز آئی کہ تو نے ہمارے لیے دُنیا چھوڑی تو ہم نے تیرے لیے تھیلی کو تیری لکڑیوں میں باندھ دیا۔

(روضِ الریاحین ۔ نماز کے فائدے)

عجب انداز قدرت ہیں بندہ نوازی کے :

بنی اسرائیل میں ایک نیک خاتون تھی جو نماز کی بڑی پابند تھی مگر اس کا خاوند سخت بُرا آدمی تھا جو اُسے نماز پڑھنے سے روکتا اور مارتا پیٹتا تھا لیکن وہ عورت مار تو کھا لیا کرتی مگر نماز نہ چھوڑتی۔ اس بدعقیدہ بدکردار شخص نے عورت کو مزید تکلیف دینے کے لیے ایک داؤ سوچا کہ کچھ مال (کوئی قیمتی موتی وغیرہ) اس عورت کو رکھنے کے لیے دیا کہ اُسے گھر میں محفوظ رکھ دے۔ عورت نے وہ مال رکھ دیا، کچھ دنوں کے بعد عورت کی بے خبری میں مرد نے وہ مال گھر سے اٹھا کر دریا میں پھینک دیا تاکہ وہ مال اس عورت کو کسی صورت بھی نہ مل سکے۔ خدا کا کرنا کہ اس مال کو ایک مچھلی نگل گئی، پھر ایک شکاری اس مچھلی کو شکار کر کے بازار میں فروخت کرنے کے لیے لایا۔ خدا کی قدرت

کہ اس عورت کے خاوند نے وہ مچھلی خریدی اور گھر لا کر عورت کو پکانے کے لیے دے دی، وہ عورت جب اُسے صاف کرنے لگی تو وہ مال بھی اس کے پیٹ سے برآمد ہوا۔ عورت نے اس کو محفوظ جگہ پر رکھ دیا۔ کچھ دنوں کے بعد جب خاوند نے مال مانگا تو عورت نے اُسے نکال کر دے دیا۔ مرد کو تعجب ہوا کہ یہ مال تو دریا میں ڈال آیا تھا۔ اب یہ واپس اس کو کیسے مل گیا ہے مگر بیوقوف پھر بھی سمجھا اور مسلسل عورت کو نماز پڑھنے سے روکتا رہا اور وہ اللہ تعالیٰ کی بندی اس کی کچھ پرواہ کیے بغیر نماز پڑھتی ہی رہی، آخر ایک دن مرد نے غصہ میں آکر عورت کو گرم تنور میں اُٹھا پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے نماز کی برکت سے تنور کو ٹھنڈا کر دیا اور عورت کو اپنی قدرتِ کاملہ سے بچا لیا۔

؎ جنہاں لایاں تے لاکے توڑ نبھایاں نے
اونہاں ای پھر عالی صفتاں پایاں نے
رحمت رَبدی آپ کریندی دلداری
جنہاں کیتیاں اچھے نیک کمایاں نے

غموں کی دھوپ میں راحت کا ساماں تو ہی کرتا ہے

شہر کوفہ میں ایک قُلی رہا کرتا تھا جو نیک اور امانت دار تھا، لوگوں کو اس پر کافی اعتبار تھا۔ کاروباری لوگ اس کو اپنا سامان و سرمایہ دے دیا کرتے اور وہ دور دراز جا کر تجارت کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنا سامان لے جا رہا تھا۔ کہ راستے میں اسکو ایک شخص ملا، اس نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ قلی نے بتایا کہ فلاں شہر کو جا رہا ہوں۔ وہ آدمی کہنے لگا کہ مجھے بھی اُدھر کو جانا ہے تو کیا تم مجھے ایک دینار کے کرایہ پر خچر پر سوار کر لو گے۔ قلی نے منظور کر لیا۔ وہ

سوار ہو گیا، چلتے چلتے ایک دوراہا ملا۔ سوار نے پوچھا کدھر کو چلنا ہے۔ قلی نے شارعِ عام کا راستہ بتایا۔ سوار نے کہا کہ یہ دوسرا راستہ قریب ہے۔ اور جانور کے لیے بھی مفید ہے کیونکہ اس راستے پر خوب سبزہ ہے۔ قلی نے کہا کہ میں نے یہ راستہ دیکھا نہیں ہے۔ سوار نے کہا کہ میں بارہا اس پر چلتا رہا ہوں۔ قُلی نے کہا، اچھی بات ہے چنانچہ اُسی راستے پر چل نکلے، تھوڑی دور چل کر وہ راستہ ایک خوفناک جنگل پر ختم ہو گیا۔ جہاں پر بہت سے مُردے پڑے تھے وہ شخص سواری سے اترا اور خنجر نکال کر قلی کو قتل کرنے لگا۔ قلی نے کہا کہ یہ خچر اور سامان لے لو کیونکہ یہی تیرا مطلوب ہے اور مجھے قتل نہ کر، وہ نہ مانا اور کہنے لگا کہ پہلے تجھے ماروں گا اور پھر اس کے بعد یہ سب کچھ لوں گا، قلی نے بہت منت سماجت کی مگر وہ ظالم نہ مانا۔ قلی نے کہا اچھا مجھے دو رکعت آخری نماز پڑھ لینے دے۔ اُس نے یہ منظور کر لیا اور ہنس کر کہنے لگا کہ لے جلدی سے پڑھ لے۔ ان مُردوں نے بھی یہی درخواست کی تھی مگر ان کو نماز کچھ کام نہ آئی۔ بہرحال قلی نے نماز شروع کی، الحمد شریف تو پڑھ لی مگر سورت پڑھنا بھول گیا ادھر وہ ظالم سر پر کھڑا تقاضا کر رہا تھا کہ جلدی ختم کر، قلی کی زبان پر بے ساختہ یہ آیت جاری ہو گئی اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (الآیۃ) ترجمہ: سوائے اللہ کے کون ہے جو بے قرار آدمی کی پکار سُنے" وہ یہ آیت مبارکہ پڑھتے ہوئے رو رہا تھا کہ اچانک ایک سوار نمودار ہوا جس کے سر پر چمکتا ہوا خود (لوہے کی ٹوپی) تھا۔ اس نے نیزہ مار کر ظالم کو ہلاک کر دیا تو جس جگہ وہ ظالم ہلاک ہو کر گرا وہاں سے آگ کے شعلے اُٹھنے لگے۔ نمازی یہ منظر دیکھ کر سجدہ میں گر گیا۔ اللہ کا شکر ادا کیا پھر اس سوار کی طرف دوڑ کر گیا اور اس سے پوچھنے لگا کہ خدا کے واسطے اتنا بتا دو کہ تم کون ہو اور کیسے آئے ہو؟

اس نے کہا میں اس آیت مبارکہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ کا غلام ہوں اور اب تم ہر طرح امن میں ہو جہاں تمہارا جی چاہے جا سکتے ہو۔

(نزہتہ المجالس)

تارکِ نماز کی نحوست سے چشمے خشک ہو گئے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک گاؤں میں جانا ہوا۔ جہاں بکثرت درخت تھے۔ نہریں جاری تھیں، لوگ بڑے خوش حال اور مہمان نواز تھے۔ انہوں نے آپ کا بڑا خیر مقدم کیا۔ خوب خدمت انجام دی۔ آپ ان کی اس قدر فرمانبرداری وکشادگی پر بڑے خوش ہوئے۔ پھر تین سال کے بعد آپ کا اسی بستی میں جانا ہوا تو دیکھا کہ درخت خشک اور نہریں بند پڑی ہیں، گاؤں اُجڑ چکا ہے۔

آپ محوِ حیرت تھے کہ جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بیان کیا: اے روح اللہ! یہاں سے ایک بے نماز کا گزر ہوا جس نے ان چشموں سے منہ دھویا تھا، اس کی نحوست کا اثر ہے کہ درخت مرجھا گئے، نہریں خشک ہو گئیں اور گاؤں ویران ہو گیا۔

اے عیسیٰ علیہ السلام جب نماز کا چھوڑنا دین کی ویرانی کا باعث ہے تو دنیا کی تباہی کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

ایک نمازی عورت کا نماز سے شغف:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مبارکہ میں ایک نیک عورت تھی جو نماز کی بہت پابند تھی، ایک دن اس نے تنور میں روٹیاں لگائیں تو اُدھر نماز کا وقت ہو گیا۔ اس نے روٹیوں کی پروا کئے بغیر جھٹ نماز شروع کر دی،

شیطان لعین نے اُسے نماز سے ہٹانے کے لیے یہ کیا کہ ایک عورت کی صورت بن کر آیا اور کہا کہ بی بی! تیری روٹیاں جل رہی ہیں، مگر اس خدا کی بندی نے اس کی بات کی طرف ذرا دھیان نہ دیا اور برابر نماز پڑھتی رہی۔ اس عورت کا ایک چھوٹا بچہ کھیل رہا تھا۔ شیطان نے اس کو پکڑ کر تنور میں ڈال دیا مگر اُس عورت نے اِس کے باوجود بھی نماز نہ چھوڑی اور اُدھر بالکل متوجہ نہ ہوئی۔ اتنے میں اس عورت کا خاوند آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کا بچہ تو تنور میں بیٹھا انگاروں سے کھیل رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو، جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ نے اس عورت کو بلا کر پوچھا کہ تم نے کیا عمل کیا تھا جس کی برکت سے یہ سب کچھ ہوا، اس عورت نے عرض کیا: یا روح اللہ! بات صرف اتنی ہے کہ میری یہ عادت ہے کہ جب میرا وضو ختم ہو جاتا ہے تو میں فوراً تازہ وضو کرتی ہوں اور نماز (تحیۃ الوضوء) پڑھتی ہوں (یعنی فرائض کے علاوہ نوافل سے بھی مجھے محبت ہے)

نماز سے شیطان کا بیڑہ غرق اور نمازی بخشا جاتا ہے

علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے نزہتہ المجالس میں سمرقندی سے ایک حکایت درج کی ہے کہ جب نماز کا حکم ہوا تو شیطان نے ایک دردناک چیخ ماری۔ اس کی چیخ سن کر اس کا سارا لشکر اس کے پاس جمع ہو گیا۔ شیطان نے پریشانی کے عالم میں ان سے نماز کے فرض ہو جانے کا ذکر کیا۔ شیاطین نے کہا: تو بتا اب ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ شیطان نے کہا جہاں تک تم سے ہو سکے لوگوں کو نماز کے اوقات سے روکو اور کسی ایسے دھندے میں انہیں مشغول رکھو جس سے انہیں نماز پڑھنے کی فرصت ہی نہ ملے۔ شیاطین بولے اور اگر ہم سے

ایسا نہ ہو سکے تو شیطان نے کہا تو پھر یوں کرو۔ کہ جب کوئی شخص نماز پڑھنے
کے لیے کھڑا ہو تو تم میں سے چار شیطان اس کے اردگرد کھڑے ہو جائیں
دائیں جانب کھڑا ہونے والا یوں کہے کہ ذرا اپنی دائیں جانب دیکھ اور
بائیں جانب کھڑا ہونے والا یوں کہے کہ ذرا اپنی بائیں جانب دیکھ اوپر
کی طرف کھڑا ہونے والا یوں کہے: ذرا اوپر آسمان کی طرف دیکھ اور نیچے
کی طرف کھڑا ہونے والا اُسے نیچے کی رغبت دلائے اور جلدی جلدی نماز
پڑھنے کا وسوسہ اس کے دل میں ڈالو اور خوب یاد رکھو، اگر اتنی کوشش
کے باوجود وہ برابر نماز پڑھنے میں مشغول رہا تو ہمارا بیڑا غرق ہو جائے گا
کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

نماز گناہوں سے روکتی ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ
ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے:
نماز کی بے شمار برکات میں سے ایک برکت یہ بھی ہے کہ نماز نمازی کو
بُرے اور غیر شرعی کاموں سے بچاتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک
شخص پانچوں وقت کی نمازیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں پڑھا
کرتا تھا مگر کوئی بُرا کام ایسا نہ تھا جو وہ نہ کرتا تھا۔ جب اس کی اس بُرائی
کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو طبیب روحانی جناب مصطفیٰ کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بات نہیں! ایسے مریضوں کے لیے بڑی
دوا نماز ہے:
آخر ایک دن نماز اس سے تمام برائیاں چھوڑا دے گی۔ چنانچہ کچھ

زیادہ عرصہ گزرنے نہ پایا تھا کہ اس نے گناہوں سے توبہ کر کے اپنے آپ
کی اصلاح کر لی۔ اب اس خبر کو سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں
تم سے نہیں کہتا تھا کہ ایک دن نماز اسکو تمام برائیوں سے روک دے گی۔
یعنی ہمیں تو پہلے سے اطمینان تھا اور اس کے آثار بتا رہے تھے کہ یہ شخص
ایک دن نماز کے طفیل کچھ بن کر رہے گا سو اب یہ اپنی منزل کو پہنچ گیا
ہے۔ اس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ۔ نے روایت کیا ہے۔

تفسیر معالم التنزیل للامام البغوی علیہ الرحمۃ
(نماز کے فائدے)

نماز کی پابندی کرنیوالوں کے درجات

قیامت میں جب نمازی لوگوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو سب سے
پہلے ایک گروہ سورج کی سی چمک والے چمکدار چہرے لے کر جنت میں جاتے
ہوں گے۔ ان سے ملائکہ پوچھیں گے کہ تم لوگ کون ہو؟ تم دنیا میں کیا
عمل کرتے تھے جس کے عوض تمہیں یہ مرتبہ ملا ہے۔ وہ لوگ جواب میں کہیں
گے کہ ہم نماز کی حفاظت کرنے والے مسلمان ہیں۔ اس پر فرشتے ان سے
پوچھیں گے کہ تم نماز کی حفاظت کیسے کیا کرتے تھے؟ یہ لوگ جواب دیں
گے کہ ہم ہمیشہ پانچوں وقت اذان سے پہلے مسجد میں چلے جایا کرتے تھے۔
پھر ان لوگوں کے بعد ایک دوسری جماعت پل صراط سے گزرے گی جن
کے چہرے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے
کہ تم لوگ دنیا میں کیا عمل کرتے تھے جو تمہیں یہ شان ملی ہے۔ وہ لوگ
جواب دیں گے کہ ہم نماز کی حفاظت کرنے والے مسلمان ہیں۔ فرشتے

پھر اُن سے سوال کریں گے کہ تم نماز کی حفاظت کیسے کیا کرتے تھے کہیں
گے ہم اذان سُنتے ہی باوضو ہو کر مسجد میں چلے جایا کرتے تھے۔ ان کے
بعد تیسری جماعت کا گزر ہوگا جن کے منہ تاروں کی طرح چمکتے اور روشن
ہوں گے اُن سے فرشتے کہیں گے کہ تم لوگ کیا عمل کیا کرتے تھے۔ وہ
لوگ جواباً کہیں گے کہ ہم اذان کے بعد وضو کرتے اور پھر فوراً مسجد میں
پہنچ جایا کرتے تھے اور ہمیشہ نماز باجماعت کی تکبیرِ اولیٰ میں ضرور شامل
ہوجایا کرتے تھے۔ (نزہتہ المجالس)

بحوالہ نماز کے فائدے از علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی

نمازی کیلئے سربلندی

نماز میں نمازی جب اپنے خالق و مالک حقیقی کے آگے عجز و نیاز
کے ساتھ جھکتا ہے۔ عابد جب اپنے معبودِ برحق کی چوکھٹ پر سجدہ ریز
ہوتا ہے تو یہ نیازمندی و انکساری عرشِ عظیم کے رب کو اتنی بھاتی ہے
کہ نمازی سجدے میں کہتا ہے "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" تو اللہ قدوس
عزوجل ان خاک نشینوں اور پستی کے مکینوں کے بارے میں فرماتا ہے۔
وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ (کہ تم اعلیٰ ہو) یہ سجدہ ہی کی برکات ہیں کہ بندۂ مسلمان
کو بلند و برتر ذاتِ اقدس کی طرف سے اُسی صیغے (اَلْاَعْلٰی) کے ساتھ
سرفراز فرمادیا گیا، جس صیغے کے ساتھ بندے نے سربسجود ہو کر اپنے
مولیٰ کی بلندی و بزرگی کا اعتراف کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ نماز
سربلندی کا ذریعہ ہے۔

نمازی بارگاہِ خداوندی میں منظورِ نظر ہوتا ہے

معراج کی رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسے فرشتے پر سے
گزر ہوا جس کے دائیں بازو سات لاکھ تھے اور بائیں بھی اسی قدر تھے
اور ہر بازو پر مروارید کے ستر ہزار پر اور یاقوت کے ستر ہزار پر اور سبز زمرد
کے ستر ہزار پر اور سونے و چاندی اور کافور و زعفران کے ستر ہزار پر تھے
وہ فرشتہ جب اپنے بازوؤں کو ہلاتا تو اس سے عجیب قسم کے نغمے نکلتے
تھے۔ ان نغموں کو سُن کر جنت کی حوریں بالاخانوں پر ایک دوسرے کو
مبارک باد دیتی تھیں اور یوں کہتی تھیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اُمت پر نماز کا وقت آگیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس فرشتے سے پوچھتا
ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم کیوں خوش ہوئے ہے
ہو؟ تو فرشتہ عرض کرتا ہے کہ اے شہنشاہ کون و مکان تیرے حبیب
صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لوگ اپنا کاروبار چھوڑ کر نماز کے لیے تیار
ہو گئے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم گواہ رہو کہ میں نے اپنی
رحمت سے ان سب نمازیوں کو منظورِ نظر بنالیا ہے۔[1]
(معارج النبوت، نماز کے فائدے[1])

نماز کی مزید برکتوں اور فائدوں کی فہرست

حضرات! نماز کی بے شمار برکتوں میں سے ایک برکت اور اس کا
فائدہ یہ ہے کہ دن میں پانچ دفعہ اہلِ محلّہ کے ساتھ مل بیٹھ کر ان کے دکھ درد

[1] نماز کے فائدے از علامہ قاضی محمود ہزاروی۔

میں شرکت کرو۔ امام کی اطاعت کرو، اپنے ہمسایوں کے ساتھ ایک
منظم جماعت بن کر زندگی بسر کرو۔ آج کے نئی روشنی والے نماز کو کچھ
اہمیت نہیں دیتے حالانکہ نماز میں دین و دنیا کی برکتیں ہیں، ذرا
اس نماز کے اجزاء کو اور بھی زیادہ تحلیل کر کے دیکھئے کہ اس کے کیا
فائدے ہیں۔ بنظرِ انصاف دیکھیے اور بتایئے کہ نماز کے اندر مذکورہ بالا
فوائد کے علاوہ کیا یہ تقاضے بھی نہیں ہیں کہ تمہارا جسم پاک ہو۔ تمہارے
کپڑے پاک ہوں۔ تم علی الصبح بیدار ہو، تم دن میں پانچ مرتبہ اپنے
دست و بازو، چہرہ و گردن، ہاتھ اور منہ کو صاف و پاک کرو، پھر دل
کی یکسوئی کے ساتھ خدا کی قدرت و رحمت اور اپنے فرائض پر غور کرو۔
خدا کی یاد سے اپنے دل و دماغ کو زندگی بخشو، پاکبازی سیکھو، اپنے
اعضاء کو حرکت دیتے رہو۔ مساوات اور اشتراکِ عمل کی صفیں آراستہ
کرتے رہو۔

تو میرے بھائیو! نماز کے اندر کیا یہ سب فوائد موجود نہیں ہیں؟
ہیں! اور یقیناً ہیں: تو پھر ایسی برکتوں والی چیز کو چھوڑ دینا، کیا دین و
دنیا سے محرومی کے مترادف نہیں ہے؟ یقیناً ہے! بھائیو نماز بڑی
اہم اور جسمانی و روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ بھائیو یہ حقیقت ہے کہ اگر
تم اپنے جملہ اعضاء کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ میں گر پڑو گے
تو کیا ہوگا! ؎

گرے سر کے بل تم جو راہِ خدا میں ○ قدم چوم لے گی ہمالہ کی چوٹی

نماز کے فائدے
(از علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی)

نماز چار چیزوں کا نام ہے

مکاشفۃ القلوب میں حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الغزالی علیہ الرحمۃ
لکھتے ہیں:۔ اہلِ معرفت کہتے ہیں: نماز چار چیزوں کا نام ہے۔ علم سے آغاز
حیاء کے ساتھ قیام تعظیم سے ادائیگی اور خوفِ خدا کے ساتھ اس کا اختتام بعض
مشائخ کا قول ہے۔ جس کا دل نماز کی حقیقت کو نہ سمجھا ہو اس کی نماز فاسد ہے۔
فرمانِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جنت میں افیح نام کی ایک نہر ہے
جس میں زعفران کی پیدا کی ہوئی حوریں موتیوں کے ساتھ دل بہلاتی رہتی ہیں۔
اور ستر ہزار زبانوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی رہتی ہیں۔ ان کی آواز حضرت
داؤد علیہ السلام کے لحن سے زیادہ شیریں ہے۔ وہ کہتی ہیں ہم اُن کے لیے ہیں
جو خضوع و خشوع سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ایسے
نمازی کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دوں گا اور اسے شرف دیدار بخشوں گا۔
بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قول ہے۔ انسان نماز میں جس قدر سکون و
اطمینان اور لذت و سرور حاصل کرتا ہے اسی قدر وہ قیامت کے دن پُرسکون
ہوگا ——— (مکاشفۃ القلوب)

پانچوں نمازوں کے اندر سترہ (فرض) رکعتیں ہونے کے فائدے

نماز شبِ معراج میں فرض ہوئی ہے اور نماز کا لقب معراج المؤمنین ہے
معراج کی رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتوں آسمانوں کی سیر فرمائی۔
آٹھوں جنتوں کو دیکھا اور عرش و کرسی کی سیر کی تو یہ سب مل کر سترہ چیزیں ہوئیں
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں سترہ مقامات کی سیر نصیب ہوئی اور آپ

کی امت کا نمازی یہ سترہ (فرض) رکعتیں پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ان ہی سترہ مقامات کی روحانی طور پر سیر کرتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اگر ایک صحیح قانون کے غلط استعمال سے اچھے نتائج نہ نکلیں تو اس میں قانون کا کیا قصور ہے بلکہ اس کا ناجائز استعمال ہی ساری خرابی کا ذمہ دار ہوگا۔ تو آج کل ہماری نمازوں سے وہ نتائج پیدا نہیں ہوتے جن کا (عموماً فضائل کے ضمن میں) ذکر کیا جاتا ہے تو اس میں قانونِ نماز کا قصور نہیں بلکہ یہ ہماری اپنی بے راہ روی کا نتیجہ ہے۔

خوب کہا شاعرِ مشرق نے ؎

رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے
شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

○ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ

ترکِ نماز کتنا بڑا نقصان ہے:

● حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سات نصیحتیں فرمائیں (جن میں سے چار یہ ہیں) اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ بناؤ چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ یا تم جلا دیئے جاؤ یا سولی پر چڑھا دیئے جاؤ۔ دوسرے یہ کہ جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑو۔ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے وہ دین سے نکل جاتا ہے۔ تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو کہ اس سے حق تعالیٰ ناراض ہوجاتا ہے۔ چوتھی یہ کہ شراب نہ پیو کہ وہ ساری خطاؤں کی جڑ ہے۔

(مشکوٰۃ، درمنثور، الترغیب والترہیب)

● حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیت فرمائی:

۱۔ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرنا گو تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔
۲۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا گو وہ تجھے اس کا حکم دیں کہ بیوی کو چھوڑ دے، یا سارا مال خرچ کر دے۔
۳۔ فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہے۔
۴۔ شراب نہ پینا کہ یہ ہر برائی و بے حیائی کی جڑ ہے۔
۵۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے۔
۶۔ (راہِ حق میں) لڑائی کے دوران فرار نہ ہونا۔ چاہے (تیرے ساتھ والے) سب لوگوں کو موت آ لے۔

۷۔ اگر کسی جگہ وبا پھیل جائے (طاعون وغیرہ) تو وہاں سے نہ بھاگنا۔

۸۔ اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔

۹۔ اُن کو ادب سکھانے کے واسطے ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ سے اُن کو ڈراتے رہنا۔

نماز میں سستی پر مُصائب:

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مکاشفۃ القلوب میں یہ روایت نقل فرماتے ہیں: کہ حدیث شریف میں ہے جو شخص نماز کی پابندی کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ پانچ چیزوں سے سرفراز فرماتا ہے۔

اس سے تنگدستی ختم کر دی جاتی ہے۔ اسے عذاب قبر نہیں ہوگا۔ نامۂ اعمال اسے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، پل صراط پر بجلی کی طرح گزر جائیگا اور جنت میں بلاحساب داخل ہوگا۔ اور جو شخص نمازوں میں سستی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پندرہ مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پانچ دنیا میں اور تین موت کے وقت تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت:

دنیاوی مصائب یہ ہیں: ۱۔ اس کی عمر سے برکت چھین لی جاتی ہے۔ ۲۔ اس کے چہرے سے صالحین کی نشانی مٹا دی جاتی ہے ۳۔ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے ۴۔ اس کی دُعا آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتی۔ ۵۔ نیکوں کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا اور جو مصائب اسے موت کے وقت درپیش ہوں گے وہ یہ ہیں۔ ۶۔ وہ ذلیل ہو کر مرے گا۔

۷۔ بھوکا مرے گا ۸۔ اور پیاسا مرے گا، اگر اسے دنیا کے تمام سمندر پلا دیئے جائیں گے تو بھی اس کی پیاس نہ بجھے گی، قبر کے مصائب یہ ہیں

۹۔ قبر اس پر تنگ ہوگی یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جائیں گی ۱۰۔ اس کی قبر میں آگ بھڑکائی جائے گی جس کے انگاروں پر وہ رات دن لوٹتا رہے گا ۱۱۔ اس کی قبر میں ایک اژدھا مقرر کر دیا جائے گا جس کا نام "الشجاع الاقرع" ہوگا اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اور اس کے ناخن لوہے کے ہوں گے جن کی لمبائی ایک دن کے سفر کے برابر ہوگی، وہ کڑک دار بجلی جیسی آواز میں میت سے ہمکلام ہوگا اور کہے گا میں گنجا اژدھا ہوں۔ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے میں تجھے نمازوں کے ضیاع کے بدلے صبح سے شام تک ڈستا رہوں۔ صبح کی نماز کے ضائع کرنے کی سزا کے طور پر آفتاب کے نکلنے تک تجھے ماروں اور نماز ظہر کے ضائع کرنے پر تجھے ظہر سے عصر تک۔ عصر کی نماز کے لیے مغرب تک اور مغرب کی نماز کیلیے عشاء تک اور عشاء کی نماز ضائع کرنے پر تجھے صبح تک ڈستا رہوں اور جب وہ اسے ڈسے گا وہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جائے گا اور قیامت تک اسطرح اس کو عذاب ہوتا رہے گا اور جو مصائب اسے قبر سے نکلتے ہوئے حشر کے میدان میں جھیلنے ہوں گے وہ یہ ہیں ۱۲۔ حساب میں سختی ۱۳۔ اللہ کا غضب ۱۴۔ جہنم میں داخلہ

ایک روایت میں ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوں گی۔ پہلی سطر یہ ہوگی اے اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کرنیوالے۔ دوسری سطر ہوگی، اے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کیلئے مخصوص اور تیسری سطر یہ ہوگی جیسے تونے اللہ تعالیٰ کے حقوق دنیا میں ضائع کئے ہیں ایسے ہی تو آج اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوگا۔ اس حدیث میں (ترک نماز کے نقصانات کی) مجموعی تعداد پندرہ بتائی گئی ہے۔ مگر تفصیلاً چودہ کا ذکر ہے شاید راوی حدیث پندرھویں بات بھول گئے۔

بعض محدثین سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا کہ تم یوں دعا مانگا کرو: اے اللہ! ہم میں سے کسی کو شقی اور محروم نہ بنا۔ پھر فرمایا: جانتے ہو بدبخت اور محروم کون ہوتا ہے؟ کہا گیا یا رسول اللہ! کون ہوتا ہے؟ فرمایا: جو انسان تارک نماز ہوتا ہے۔ نیز فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے تارکین نماز کے منہ کالے کئے جائیں گے۔ اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے لملم کیا جاتا ہے اس میں سانپ رہتے ہیں۔ ہر سانپ اونٹ جتنا موٹا اور ایک ماہ کے سفر کے برابر طویل ہوگا وہ بے نمازی کو ڈسے گا اور اس کا زہر ستر سال تک بے نمازی کے جسم میں جوش مارتا رہے گا۔

(مکاشفۃ القلوب)

عَجِّلُوْا بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْفَوْتِ

وَعَجِّلُوْا بِالتَّوْبَۃِ قَبْلَ الْمَوْتِ

عمداً نماز ترک کرنیوالا زانی سے بھی بدتر ہے:

حضرت امام محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ مکاشفۃ القلوب میں نقل فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئی اور عرض کیا: اے نبی اللہ! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے اور توبہ بھی کی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میرے گناہ کو بخش دے اور میری توبہ قبول فرمالے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تونے کون سا گناہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگی کہ میں زنا کی مرتکب ہوئی اور جو بچہ (حملِ زنا) پیدا ہوا میں نے اسے قتل کر دیا۔ یہ

سن کر موسیٰ علیہ السلام بولے: اے بدبخت نکل جا کہیں تیری نحوست کیوجہ سے آسمان سے آگ نازل ہو کر ہمیں نہ جلا دے۔

چنانچہ وہ شکستہ دل ہو کر وہاں سے چل پڑی۔ تب جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے موسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے گناہ سے توبہ کرنیوالی کو کیوں واپس کر دیا ہے؟ کیا تو نے اس سے بھی زیادہ برا آدمی نہیں پایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے جبریل! اس عورت سے زیادہ برا آدمی کون ہے؟ جبریل علیہ السلام بولے کہ اس سے زیادہ برا وہ ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے۔

بعض صالحین سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی مردہ بہن کو دفن کیا تو اس کی تھیلی بے خبری میں قبر میں گر گئی جب سب لوگ دفن کر کے چلے گئے تو اسے اپنی تھیلی یاد آئی چنانچہ وہ آدمی لوگوں کے چلے جانے کے بعد بہن کی قبر پہ پہنچا اور اسے کھودا تاکہ تھیلی نکال لے اس نے دیکھا کہ اس کی بہن کی قبر میں شعلے بھڑک رہے ہیں۔

چنانچہ اس نے قبر پر مٹی ڈال دی اور انتہائی غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: ماں! یہ بتاؤ کہ میری بہن کیا کرتی تھی؟ ماں نے پوچھا تم کیوں پوچھ رہے ہو وہ بولا میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں، اس کی ماں رونے لگی اور کہا تیری بہن نماز میں سستی کرتی رہتی تھی اور نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھا کرتی تھی۔ یہ تو اس کا حال ہے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھا کرتی تھی اور ان لوگوں کا کیا حال ہے جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں اے اللہ! ہم تجھ سے نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے اور پابندی

سے نماز پڑھنے کی توفیق طلب کرتے ہیں بے شک اے رب! تو مہربان، کریم،
رؤف اور رحیم ہے ——— (مکاشفۃ القلوب)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک خواب کا منظر

بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا
کہ نماز فجر کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان سے دریافت فرماتے کہ کسی نے کوئی
خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو بیان کر دیتا۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم اس کے خواب کی تعبیر بیان فرما دیتے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حسب معمول پوچھا (جب لوگوں میں سے کسی نے نہ کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے
تو) بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ دو
شخص آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے اس کے بعد طویل خواب ذکر فرمایا جس
میں جنت و دوزخ اور اس میں مختلف قسم کے لوگوں کے احوال دیکھے۔ منجملہ ان
کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے اور اس زور سے پتھر مارا
جاتا ہے کہ وہ لڑھکتا ہوا دور جا پڑتا ہے اتنے میں اس کو پھر اٹھایا جاتا ہے
اس کا سر پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے تو دوبارہ اس کو زور سے مارا جاتا ہے (مسلسل
اسی طرح کا اس سے برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ آپ نے اپنے دونوں ساتھیوں سے
جب دریافت فرمایا کہ یہ کون شخص ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ شخص قرآن
شریف پڑھ کر اس سے لاتعلق ہو گیا تھا اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا تھا۔ ایک
اور حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ یہ
برتاؤ دیکھا تو جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے
کہا یہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں سستی کرتے تھے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

فرشتے دور ہی سے سوال کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہ جب مُردہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو جو لوگ قبر تک ساتھ گئے تھے
وہ ابھی واپس بھی نہیں ہوتے کہ فرشتے اس کے امتحان کے لیے آتے ہیں اس وقت
اگر وہ مومن ہے تو نماز اس کے سر کے قریب ہوتی ہے اور زکوٰۃ دائیں جانب
اور روزہ بائیں جانب اور باقی جتنے بھلائی کے کام ہوتے ہیں وہ پاؤں کی
جانب ہوتے ہیں اور ہر طرف سے اس کا احاطہ کر لیتے ہیں کہ اس کے
قریب تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ فرشتے دور ہی سے کھڑے ہو کر سوال
کرتے ہیں۔

جن کو تجارتی مشاغل اللہ کے ذکر اور نماز سے نہیں روکتے

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا کہ قیامت کے روز سب لوگ ایک جگہ جمع ہوں گے اور فرشتہ جو بھی
آواز دے گا سب کو سنائی دے گی۔ اس وقت اعلان ہوگا کہاں ہیں وہ لوگ
جو راحت اور تکلیف ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے تھے یہ سن کر ایک
جماعت اٹھے گی اور بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائے گی۔ پھر
اعلان ہوگا، کہاں ہیں وہ لوگ جو راتوں کو عبادت میں مشغول رہتے تھے
اور ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے تھے پھر ایک جماعت اٹھے گی اور
بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائے گی۔ پھر اعلان ہوگا کہاں
ہیں وہ لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی

تھی پھر ایک جماعت اٹھے گی اور بغیر حساب وکتاب کے جنّت میں داخل ہوجائے گی اور ایک حدیث میں اسی قسم کا مضمون آیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ اعلان ہوگا۔ آج محشر والے دیکھیں گے کہ کریم لوگ کون ہیں اور اعلان ہوگا کہاں ہیں وہ لوگ جن کو کاروباری مصروفیت اللہ کے ذکر اور نماز سے نہیں روکتے تھے۔ (تفسیر دُرِّ منثور)

بہترین زندگی اور بہترین موت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید العلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے حق تعالیٰ کی بہترین صورت میں زیارت کی۔ مجھ سے ارشاد ہوا، اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) مَلَأُ الْاَعْلٰی والے یعنی فرشتے کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا، میں نہیں جانتا تو حق تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت و برکت میرے سینہ پر رکھ دیا جس کی ٹھنڈک سینہ کے اندر تک محسوس ہوئی تو اس کی برکت سے میں نے (اچھی طرح) جان لیا جو کچھ (ساتوں) آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو کچھ مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔ (یعنی چودہ طبقوں کا علم مجھے عطا ہوگیا) پھر مجھ سے ارشاد فرمایا: اب بتاؤ فرشتے کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ درجے بلند کرنے والی چیزوں میں اور اُن چیزوں میں جو گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہیں اور جماعت کی نماز کی طرف جو قدم اٹھتے ہیں اُن کے ثواب میں اور سردی کے وقت وضو کو اچھی طرح سے کرنے کے فضائل میں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت میں (جھگڑتے ہیں) اور جو شخص ان کا اہتمام کرے گا بہترین حالت میں زندگی گزارے گا اور بہترین حالت میں مرے گا۔

(ترمذی شریف، الترغیب والترہیب)

نمازی نو سعادتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے:

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص نماز پنجگانہ کو اُن کے اوقاتِ مقرّرہ پر ہمیشہ پابندی سے (جیسا کہ شرعاً مطلوب ہے) پڑھتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ نو قسم کی سعادتوں سے نوازتا ہے۔

۱۔ اللہ قدوس اُسے اپنے پیاروں میں شامل فرمالیتا ہے۔
۲۔ اس کا جسم تندرست رہتا ہے (جس کے سبب رُوح میں تازگی رہتی ہے)
۳۔ فرشتے اُس کی پاسبانی کرتے ہیں۔
۴۔ اس کے گھر میں برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔
۵۔ اُس کے چہرے سے نیکوکاروں کی علامتیں اور تابانیاں جھلکتی ہیں۔
۶۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں رقّت اور سوز و گداز محبت پیدا فرمادیتا ہے۔
۷۔ وہ پُل صراط سے (پلک جھپکتے) ایسے گزر جائے گا جیسے بجلی کا کوندا،
۸۔ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کر دے گا۔
۹۔ یہ کہ ربِ کریم اُسے اپنے فضل و کرم سے اپنے بندگانِ خاص کی ہمسائیگی عطا فرمائے گا جنہیں نہ کوئی غم ہے نہ حزن و ملال۔

(المنبہات)
لابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

نماز میں دس خوبیاں ہیں :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس خوبیاں ہیں :

۱۔ نماز نمازی کے چہرے کی رونق ہے (کہ دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ تاباں رہے گا) ۲۔ قلب مومن کی روشنی ہے (کہ ایمان تر و تازہ رہتا ہے۔
۳۔ بدن کی صحت و عافیت کی ضامن ہے ۴۔ قبر کی مونس و ہمدم ہے۔
۵۔ نزولِ رحمت حق کی باعث ہے ۶۔ آسمانی خیر و برکات کی چابی ہے۔
۷۔ میزانِ عمل اس سے بھاری ہوگا ۸۔ عذاب جہنم کی ڈھال ہے۔
۹۔ جس نے نماز کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا ۱۰۔ جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے اپنا دین ڈھا دیا ۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ منہ)

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے یہ بات روشن ہے کہ

۱۔ نماز رضائے الٰہی کی دلیل اور اس کی اطاعت کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔
۲۔ نماز ایمان کی کسوٹی اور دینداری کی گواہ ہے۔
۳۔ نماز اسلام کا سنگ بنیاد اور ایمان کی علامت ہے۔
۴۔ نماز بعد از توحید تمام عبادتوں سے زیادہ خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب و مطلوب ہے۔
۵۔ نماز فرشتوں کی تمام عبادتوں کا مجموعہ ہے۔
۶۔ نماز ہماری بخشش کا قبالہ اور ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔
۷۔ نماز دل میں ایمان راسخ کرتی اور نور اسلام سے سینہ منور کرتی ہے۔
۸۔ نماز حلِ مشکلات کا بہترین وسیلہ ہے۔

۹۔ نماز غم و کلفت کو سکون و طمانیت سے بدلتی ہے۔
۱۰۔ نماز غرور و تکبر کو توڑتی اور فروتنی و خشیت الٰہی سے زینت دیتی ہے۔
۱۱۔ نماز نمازی کو فرشتوں کی استغفار کا اہل بناتی ہے۔
۱۲۔ نماز افلاس و تنگ دستی کو دور کرتی اور رزق و روزگار میں برکت لاتی ہے۔
۱۳۔ نماز مسلمانوں کا ہتھیار اور اُن کی حفاظت کا محفوظ و مضبوط قلعہ ہے۔
۱۴۔ نماز اہوالِ قیامت اور گھبراہٹوں سے بچاتی ہے۔
۱۵۔ نماز وزنِ اعمال کے وقت نمازی کی حجت ہے۔

شیطان کے دس دوست اور بیس دشمن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابلیس لعین سے دریافت فرمایا کہ میری امت میں سے تیرے دوست کتنے ہیں ؟ اس نے کہا دس افراد :

۱۔ ظالم حکمران ۲۔ تکبر کرنے والا شخص ۳۔ وہ امیر آدمی جو اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ مال کہاں سے آتا ہے اور کہاں خرچ ہوتا ہے ؟
۴۔ وہ عالمِ دین جو حاکمِ وقت کے ظلم و جبر کی تائید و تصدیق کرتا ہو۔
۵۔ خیانت کرنے والا تاجر ۶۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والا ۷۔ زنا کار عیاش
۸۔ سود کھانے والا ۹۔ وہ بخیل جسے اس کا لحاظ نہیں کہ مال کہاں سے حاصل کیا ۱۰۔ شراب کا عادی :

(العیاذ باللہ تعالیٰ من ھؤلاء الامور القبیحہ)

پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان ملعون سے پوچھا کہ میری

امت میں سے تیرے دشمن کتنے ہیں ؟ اُس نے کہا بیس افراد :

١۔ اُن میں سے سب سے زیادہ خود آپ میرے دشمن ہیں ٢۔ وہ عالم دین جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہو۔ ٣۔ وہ حافظ قرآن کہ فرمودات قرآن پر عمل پیرا ہو۔

٤۔ وہ موذن جو پانچوں نمازوں کے لیے اذان کہے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیئے ٥۔ محتاجوں، مسکینوں اور یتیموں سے ہمدردی کرنے والا۔

٦۔ دل دردمند رکھنے والا ٧۔ حق کی خاطر عاجزی وانکساری کرنے والا۔

٨۔ وہ جوان جس کا عالم شباب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں گزرا۔

٩۔ رزق حلال کھانے والا ١٠۔ وہ دو، دوست جن کی دوستی اور محبت صرف اللہ کے لیے ہو ١١۔ وہ نمازی جو جماعت سے نماز پڑھنے کا بہت شوق رکھتا ہو ١٢۔ وہ عبادت گزار جو رات کی تنہائی میں اس وقت نفل پڑھتا ہے جب لوگ محو استراحت ہوتے ہیں ١٣۔ وہ تقویٰ شعار جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے اپنے نفس کو بچاتا ہے۔ ١٤۔ وہ نیک آدمی جو اپنے تمام مسلمان بھائیوں کی بھلائی چاہتا ہے اور یا اُن کے لیئے دعائے خیر میں رہتا ہے اور اس کے دل میں کوئی رنجش نہیں ہوتی۔

١٥۔ وہ شخص جو ہمیشہ باوضو رہتا ہو ١٦۔ سخاوت کرنے والا شخص

١٧۔ خوش خلق (وہ ملنسار مومن جو سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملتا ہے۔

١٨۔ جو اللہ قدوس کی دی ضمانتوں میں اللہ تعالیٰ کو سچا جانتا ہے۔

١٩۔ وہ ہمدرد جو بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کرتا ہے ٢٠۔ وہ مرد مومن جو سفر آخرت اور موت کے لیئے تیار رہتا ہے۔ (یعنی ہر وقت آخرت کی فکر اور تیاری میں لگا رہتا ہے۔

نماز پنجگانہ اور انبیاء سابقین کی یادیں :

بعض کتب میں نمازوں کے ان اوقات مقررہ رکعتوں کی تعداد کا پہلے انبیاء کرام کے خاص احوال اور واقعات سے وابستہ ہونا مذکور ہے۔

مثلاً نماز ظہر کہ یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی یاد ہے :

حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے مکہ معظمہ سے منیٰ تک لے گئے، آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو باندھ کر ذبح کرنے کے لیے لٹایا۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چار فکریں تھیں :

١۔ اس حکم الٰہی کی تعمیل کچھ آسان کام نہیں ہے یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہی پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔

٢۔ اس بات کی فکر تھی کہ اسماعیل نے چھوٹی سی عمر میں ذبح ہونا منظور کر لیا ہے (یعنی اگر اسماعیل پوچھے کہ باپ بچوں کو کسی غلطی پر سزا دیتا ہے آپ مجھے کس غلطی پر ذبح کرنے لگے ہیں تو کیا جواب دوں گا۔

٣۔ اسماعیل کو ذبح کرنے کے بعد واپسی گھر والوں نے پوچھا اسماعیل کہاں ہے ؟ (تو اس فوری سوال کا فوری) جواب کیا اور کیسے دوں گا۔

٤۔ اس کے بغیر ہماری زندگی کیسے گزرے گی۔ لیکن اللہ قدوس نے یہ سارے غم غلط کر دیئے اور حضرت اسماعیل کو بچا لیا، ان کے فدیہ میں دُنبہ قربانی کے لیے بھیج دیا، اس عرصہ میں سورج ڈھل گیا اور ظہر کا وقت ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان چاروں غموں کے دور ہو جانے کے شکریہ میں ظہر کے وقت چار رکعتیں ادا کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیل محترم کی اس وقت کی عبادت پسند فرمائی پھر بعینہٖ اسی وقت یعنی ظہر کے وقت

اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر وہی چار رکعتیں فرض فرمادیں تاکہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے نمازیوں کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ نسبت اور آپ کی اطاعت اور پیروی کا تعلق پیدا ہو اور اس امت کا حشر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہو۔

نمازِ عصر اور حضرت یونس علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے چار اندھیروں میں قید کر دیا۔ اوّل دریا کا اندھیرا پھر مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا۔ پھر اس مچھلی کو ایک اور مچھلی نے نگل لیا، اس کے پیٹ کا اندھیرا اور چوتھا رات کا اندھیرا۔ حضرت یونس علیہ السلام نے ان اندھیروں سے گھبرا کر مچھلی کے پیٹ کے اندر اللہ تعالیٰ کی جناب میں سجدہ کیا اور آیہ کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ، سجدہ کے اندر پڑھی تو فوراً بارگاہ خداوندی سے مچھلی کو حکم ہوا کہ بہت جلد جناب یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے پر نکال آ، چنانچہ حکمِ الٰہی پاتے ہی مچھلی نے دریا کے کنارے پر آ کر حضرت یونس علیہ السلام کو اُگل دیا تو اس وقت عصر کا وقت تھا اور حضرت یونس علیہ السلام نے ان چار اندھیروں سے نجات پائی تھی لہٰذا آپ نے شکرانے کے طور پر چار رکعتیں ادا کیں۔ جو کہ امتِ مسلمہ پر اللہ کریم نے اسی وقت پر پڑھنی فرض قرار دے دیں۔ اور انشاء اللہ عصر کی نماز پڑھنے والا ابدی موت اور بُرے خاتمہ سے محفوظ رہے گا اور قبر و پُل صراط کے اندھیرے سے نجات پائے گا۔

نمازِ مغرب کے تین فرض

بعض جاہلوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر آپ کو خدا کا بیٹا اور آپ کی والدہ کو معاذ اللہ خدا کی بیوی ٹھہرایا۔ (اور تثلیث یعنی تین خداؤں کے قائل ہوئے) جب یہ باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سُنیں تو آپ نے جناب باری تعالیٰ میں عذر کے طور پر عرض کیا کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اپنی قوم سے یہ کہا ہے کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اب یہ لوگ مجھے خدا کا بیٹا ٹھہراتے ہیں تو میرا اس میں کیا قصور ہے؟ میں تو ایسی شرکیہ باتوں سے سخت بیزار ہوں۔

ارشادِ الٰہی ہوا کہ اے عیسیٰ تم اس جرم سے بالکل بری اور پاک ہو۔ تمہارے ذمہ اس کا کچھ بھی وبال نہیں ہے۔ یہ ارشاد سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مغرب کے وقت دو رکعتیں بطور شکریہ پڑھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا دونوں الزاموں سے بَری کر دیا تھا اور ایک رکعت جناب مریم نے پڑھی کیونکہ ان پر معاذ اللہ خدا کی بیوی ہونے کا الزام تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے تینوں رکعتیں جو کہ دراصل بریت نامہ تھا اپنی پیاری مخلوق آخر الزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عطا فرمائیں تاکہ ان کے پڑھنے والوں کی ہر گناہ سے توبہ اور معذرت قبول ہو۔

★★ نیز یہ بھی آتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام چالیس یا اسی سال تک حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں غمگین رہے لیکن جب اللہ قدوس نے فضل فرما دیا اور قاصد نے مصر سے حضرت یوسف علیہ السلام کا کُرتہ لا کر آپ کے چہرہ پر ڈالا تو خدائے برحق نے اس کی برکت سے

یعقوب علیہ السّلام کو اُن کی کھوئی ہوئی نظر لوٹا دی۔ قرآن پاک میں ہے فَارْتَدَّ بَصِیْرًا : کہ یعقوب علیہ السّلام کی آنکھیں روشن ہوگئیں اور آپ کا سارا غم غلط ہوگیا اور تمام رنج، راحت و خوشی میں تبدیل ہوگیا تو حضرت یعقوب علیہ السّلام نے اس کے شکریہ میں مغرب کے وقت تین رکعتیں پڑھی تھیں، ایک رکعت تو اپنی کھوئی ہوئی نظر واپس لوٹنے پر، دوسری رکعت حضرت یوسف علیہ السّلام کے زندہ وسلامت رہنے کے شکریہ میں اور تیسری رکعت حضرت یوسف علیہ السّلام کے دین و ایمان پر پورے طور پر قائم رہنے کے شکریہ میں پھر وہ نمازِ مغرب اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب پر فرض کر دی تھی اور اس کے بعد آخری امت پر بھی :

نماز کے فائدے
(از علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی)

✡✡✡✡
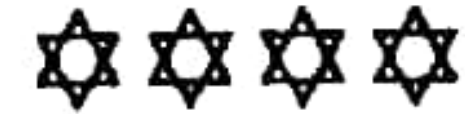
● حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مسلمان مغرب کی نماز پڑھتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جو دُعا نمازی مغرب کے وقت کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جو حاجت بھی طلب کرے اللہ کے فضل سے وہ مل جاتی ہے تو جس طرح حضرت یعقوب علیہ السّلام کی مراد مغرب کے وقت پوری ہوئی تھی اسی طرح مغرب کی نماز پڑھنے والے کی مرادیں اللہ پاک پوری فرماتا ہے۔

نمازِ عشاء اور حضرت کلیم اللہ علیہ السّلام کا شکرانہ

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو چار فکریں لاحق تھیں :

۱۔ اپنی جان کی فکر کہ سلامتی سے سمندر پار پہنچنا مقصود تھا جبکہ پیچھے سے دشمن کے تعاقب کا خدشہ تھا۔

۲۔ بنی اسرائیل کے سارے لشکر کو باحفاظت سمندر پار کرانا تھا۔

۳۔ فرعون اور اس کے لشکر کی دسترس سے بچنے کی فکر تھی۔

۴۔ فرعون اور اس کے لشکر کا غارت ہونا بھی فکر کی حد تک مطلوب تھا۔

تو عشاء کے وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السّلام کو ان چاروں غموں سے نجات بخشی کہ موسیٰ علیہ السّلام خود بھی دریا کے کنارے پر صحیح وسالم اُتر گئے اور بنی اسرائیل بھی پار اُتر گئے۔ ظالم فرعونیوں کے ہاتھوں نجات بھی مل گئی۔ فرعون اور اس کے لشکر کو سب کی آنکھوں کے سامنے غرق کرکے اس کے ظلم کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا گیا۔ قرآن کریم فرماتا ہے وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ، کہ تم سب کے دیکھتے دیکھتے فرعون کو مع اس کے لشکر کو غرق کر دیا گیا۔ تو عشاء کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے چاروں غموں کے رفع ہونے کے شکریہ میں چار رکعتیں پڑھی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے وہی چار رکعتیں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فرض کر دیں اور ان سے بھی عشاء کے وقت یہ چار رکعتیں پڑھوا کر ان کو بھی چار غموں یعنی بُرے خاتمہ کے غم سے، قبر کے عذاب کے غم سے، قیامت کے غم سے اور دوزخ کے غم سے نجات بخشی۔

✡ بخاری شریف میں حدیث ہے کہ جو آدمی جس عمل اور جس حال میں مرے گا

کل قیامت کے دن وہی عمل کرتا ہوا اٹھے گا۔ ایک شخص احرام کی حالت میں اونٹ
سے گر کر فوت ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فَاِنَّهٗ یُبْعَثُ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلَبِّیًا ۔ (الحدیث) یعنی یہ بندہ قیامت کے دن یوں ہی لَبَّیْكَ
کہتا ہوا اٹھے گا۔ ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عشاء کی نماز پڑھنے
کے حکم کے ساتھ ساتھ سرکار ابد قرار نے اپنی امت سے یہ بھی فرمایا لَا سَمَرَ
بَعْدَ الْعِشَاءِ کہ نماز عشاء کے بعد باتیں نہ کیا کرو۔ بلکہ سو جایا کرو کہ اگر کہیں
تم میں سے کسی کی موت مقدر ہو چکی ہے تو اس کا آخری عمل نماز ہو۔ تو نماز
پڑھ کر مرے تاکہ کل قیامت میں نماز پڑھتا ہی اٹھے۔

✧ اصلی معراج تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے مخصوص ہے لیکن
اس معراج کی یادگار یعنی نماز مسلمانوں کے حصہ میں آئی ہے اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو معراج رات کے وقت ہوئی تھی اس لیے رات کے وقت اس
امت پر نماز فرض کر دی تاکہ محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہر رات کو جب
نماز پڑھا کریں گے تو ہر روز معراج شریف کی یاد تازہ ہوتی رہے گی۔
جیسا کہ شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں کے اوپر تشریف
لے گئے اور شرف دیدار حق سے مشرف ہوئے مگر آپ کی امت بجائے
آسمانوں کے سجدوں میں حاضر ہو کر اپنے رب کے انوار و تجلیات کی
روحانی طور پر زیارت کرتی ہے۔

اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ:

ترجمہ: نماز مومنین کے لیے معراج ہے۔

دیدارِ خداوندی اور صبح کا وقت:

صحیح بخاری شریف میں حدیث ہے: جس کا ترجمہ یہ ہے:- لوگو تم قیامت
میں اپنے رب کی زیارت سے مشرف کیے جاؤ گے۔ دیدارِ الٰہی کے حاصل کرنے
کا مجرب عمل صبح کی نماز ہے اسے کبھی نہ چھوڑنا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت
کے اندر نہ رات ہوگی نہ دن، ارشاد خداوندی ہے "لَا یَرَوْنَ فِیْهَا
شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا (الآیہ) وہاں نہ سورج کو دیکھیں گے اور نہ سردی کو:
مطلب یہ کہ ایسا نورانی وقت ہوگا جیسے کہ دنیا میں صبح کا وقت تھا۔ تو صبح
کا وقت دیدارِ الٰہی کے وقت کے ساتھ کافی ملتا جلتا ہے اس لیے اس وقت
کی نماز خصوصاً دیدارِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہوگی کیونکہ جب دیدارِ الٰہی کے
وقت کے ساتھ مشابہ وقت ہمیں عبادت اور بارگاہِ خداوندی میں بذریعہ
نماز حاضری کے لیے میسر آ گیا تو امید کی جا سکتی ہے کہ اس کے صلے میں حقیقتاً
دیدارِ الٰہی اور بارگاہِ الوہیت میں خصوصی و عینی حاضری بھی بفضلہ تعالیٰ نصیب
ہوگی کیونکہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (الآیہ) یعنی نیکی کا بدلہ نیکی ہے
تو حاضری کا بدلہ حضوری ہوگا اور صبح کی نماز کا بدلہ ان شاء اللہ دیدارِ الٰہی ہوگا۔

حضرت آدم علیہ السلام کا شکرانہ:

حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے دنیا میں آئے تو یہاں اندھیری
رات کو دیکھ کر سہم گئے اور پوری رات روتے رہے پھر جب صبح ہوئی، تو
آپ کی وحشت دور ہوئی (یعنی حوصلہ ہوا کہ سدا رات ہی نہیں یہاں سویرا
بھی ہے) تو آپ نے اس کے شکریہ میں دو رکعتیں پڑھیں، پھر اللہ تعالیٰ

نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ السلام کی اُمت پر وہی نماز فرض کردی تاکہ یہ اُمت پہلی گھاٹی قبر کے اندھیرے سے نجات پا سکے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے رات کے اندھیرے سے نجات پالینے کے بعد شکریہ ادا کیا تھا مگر یہ اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قبر اور حشر کے اندھیرے سے نجات حاصل کرنے کی غرض سے پہلے سے اس کا فدیہ دے رہی ہے۔ شکریہ بعد میں ہوتا ہے اور فدیہ پہلے۔

حضرت آدم علیہ السلام رات کی تکلیف اُٹھا چکے تھے مگر صبح کے نمازی لوگ انشاء اللہ قبر کے اندھیرے کی تکلیف نہیں اٹھائیں گے۔

O

ھ

دینِ حق کو دلوں سے جو اپنائیں گے
دونوں عالم میں فوز و فلاح پائیں گے
سربلندی وہاں چوم لے گی قدم
جہاں سر کو سجدے میں لے جائیں گے

نہ کبھی اُن کا ذلت کرے سامنا
جو عزت درِ مولا سے پائیں گے
نکتہ چینوں کو کب ہے رسائی ملی؟
چاہنے والے قُرب کا شرف پائیں گے

جن کو ذکرِ خدا سے اُنس ہوگیا
وہ کسی موڑ پر بھی نہ گھبرائیں گے

یہ نمازیں جو نبیوں کی یادیں ہیں
جو پڑھیں گے مقدر کو چمکائیں گے

حق کے پیاروں کی پیاری ادائیں ہیں یہ
ان سے پھیریں جو چہرہ وہ پچھتائیں گے

ارے آ، آ کے پیغامِ حق سنتا جا
گلشنِ نور سے، نوری گل چنتا جا

باغِ دنیا خزاؤں کے گھیرے میں ہے
سیر ہوگی ختم پھول مرجھائیں گے

روز و شب مہر و ماہ کی یہ تابانیاں
درسِ عبرت کی ہیں جلوہ سامانیاں
ہے یہ پیغامِ حق! کر اس میں نہ شک
چاند ڈوبے ہیں، سورج بھی ڈھل جائیں گے

(منور عثمانی)

صحتِ نماز کمالِ بندگی ہے!

ایک مرتبہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز کا ایک عقیدت مند حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کیا: سیدی! میں نے ایک شخص کو ہوا میں اڑتے ہوتے دیکھا ہے۔

ہوا میں تو پرندے بھی اڑتے ہیں! حضرت غوث اعظم نے مسکراتے ہوئے فرمایا:
بعض جادوگر بھی یہ شعبدے دکھاتے رہتے ہیں مگر اس شخص نے زمین پر اتر کر نماز ادا کی تھی، عقیدتمند نے عرض کیا۔ نماز کا ذکر آیا تو حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے اپنے عقیدت مند کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے شخص! کیا تجھے وہ مقام یاد ہے جہاں پر اس مردِ خدا نے نماز ادا کی تھی؟ سیدی! وہ جگہ تو میرے ذہن میں نقش ہو کر رہ گئی ہے۔ عقیدت مند نے پرجوش لہجے میں کہا۔ وہ ہوا میں اڑنے والے شخص سے بہت زیادہ متاثر نظر آرہا تھا۔ چلو ہم بھی اس مردِ خدا سے ملاقات کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ درس گاہ سے باہر تشریف لائے اور اپنے خدمتگاروں کے ہمراہ اس طرف روانہ ہو گئے۔ جب طویل سفر طے کر کے حضرت غوث اعظم وہاں پہنچے تو ہوا میں پرواز کرنے والا شخص موجود نہیں تھا۔ عقیدت مند شرمسار نظر آنے لگا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے تسلی دی اور فرمایا: مسافر کسی جگہ ٹھہرتے ہیں۔ چلو! وہ مقام ہی دیکھ لیتے ہیں جہاں اس مردِ خدا نے سجدہ کیا۔ عقیدت مند نے جس جگہ کی نشاندہی کی صحرا کی ریت پر انسانی ہاتھوں، پیروں کے نشانات صاف نظر آرہے تھے۔ حضرت غوثِ اعظم کچھ دیر تک ان نشانات کو بغور دیکھتے رہے۔ پھر افسردہ لہجے میں

فرمانے لگے، افسوس میرا قیمتی وقت اس شخص کو دیکھنے میں برباد ہو گیا جسے عبادت کا ظاہری طریقہ بھی نہیں۔ جو بندہ، اپنے خدا کو صحیح انداز میں سجدہ نہ کر سکے پھر اگر وہ ہوا میں اڑے بھی تو کیا کمال ہے! صحتِ نماز کمالِ بندگی ہے۔ ہوا میں اڑنا کوئی کمال نہیں!

کرامت تو ایک خوشبو ہے، اگر کہیں گلاب ہے تو مہکے گا۔ کرامت تو ایک روشنی ہے اگر سورج کا وجود ہے تو گہرے بادلوں میں بھی محسوس کیا جائیگا۔ ایک نابینا شخص بھی رات اور دن میں تفریق کر سکتا ہے۔ کرامت تو ایک آگ ہے اگر انگارہ ہے تو دہکے گا۔ نہ مہکتا ہے، نہ چمکتا ہے، نہ دہکتا ہے تو سمجھ لیجئے راکھ کا ڈھیر ہے —— (اللہ کے سفیر)

کیا تم اچھی طرح نماز پڑھنا جانتے ہو؟

حضرت ابوحازم مکی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں سمندر کے ساحل پر تھا کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوحازم کیا تم اچھی طرح نماز پڑھنا جانتے ہو؟ میں نے کہا میں فرائض اور سنتوں کو اچھی طرح جانتا ہوں، اس کے علاوہ اچھی طرح نماز پڑھنے کا اور کیا معنی ہے؟

صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ابوحازم بتاؤ ادائیگی فرض کے لیے کھڑے ہونے سے قبل کتنے فرض ہیں؟ میں نے کہا: چھ فرض ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ وہ کیا ہیں؟ میں نے کہا: ۱۔ طہارت ۲۔ سترِ عورت (ستر پوشی) ۳۔ نماز کے لیے پاک جگہ کا انتخاب ۴۔ نماز کے لیے کھڑا ہونا ۵۔ نیت کرنا ۶۔ قبلہ رو ہونا
انہوں نے دریافت کیا کہ کس نیت کے ساتھ گھر سے مسجد کی طرف جاتے ہو؟ میں نے کہا ربِ کریم سے ملاقات کرنے کی نیت کے ساتھ: انہوں نے کہا:

کس نیّت کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتے ہو؟ میں نے کہا: عبادت و بندگی کی نیّت سے۔ پھر دریافت کیا کہ کس نیّت سے عبادت کیلئے کھڑے ہوتے ہو؟ میں نے کہا بندگی کی نیّت سے۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیّت کا اقرار کرتے ہوئے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے پھر دریافت کیا کہ ابوحازم کن چیزوں کے ساتھ، قبلہ کی طرف منہ کرتے ہو؟ میں نے کہا: تین فرائض اور ایک سنّت کے ساتھ، پوچھا وہ کیا ہیں؟ میں نے جواب دیا، قبلہ رو کھڑا ہونا فرض ہے، نیّت کرنا فرض ہے ہے اور تکبیر تحریمہ فرض ہے اور تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھ اٹھانا سُنّت ہے۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنی تکبیریں فرض ہیں اور کتنی سُنّت؟ میں نے کہا: چورانوے (۹۴) تکبیریں ہیں اور ان میں صرف پانچ فرض ہیں باقی سب سنّت ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ نماز کس چیز سے شروع کرتے ہو؟ میں نے کہا: تکبیر تحریمہ سے، انہوں نے پوچھا: نماز کی برہان کیا ہے؟ میں نے کہا: قرآت!، پوچھا نماز کا جوہر کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کی تسبیحات۔ انہوں نے پوچھا نماز کی زندگی کیا ہے؟ میں نے کہا خشوع و خضوع۔ انہوں نے پوچھا خشوع کیا ہے؟ میں نے کہا سجدہ گاہ پر نظر جمائے رکھنا۔ انہوں نے دریافت کیا، نماز کا وقار کیا ہے؟ میں نے کہا: سکون و اطمینان۔ انہوں نے پوچھا کہ کون سا وہ فعل ہے کہ جس کی بنا پر نماز کے سوا ہر فعل منع ہو جاتا ہے؟ میں نے کہا: تکبیر تحریمہ۔ انہوں نے پوچھا، نماز کو ختم کرنے والی کونسی چیز ہے؟ میں نے کہا: سلام پھیرنا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ اس کی خصوصی علامت کیا ہے؟ میں نے کہا نماز ختم کرنے کے بعد سُبحَانَ اللہ، اَلحَمدُ لِلّٰہ اور اللہ اکبر پڑھنا۔

صحابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ان سب کی کُنجی کیا ہے؟ میں نے کہا: نیّت

انہوں نے کہا نیّت کی کنجی کیا ہے؟ میں نے کہا یقین۔ انہوں نے کہا یقین کی کُنجی کیا ہے؟ میں نے کہا: توکل۔ انہوں نے کہا توکل کی کُنجی کیا ہے؟ میں نے کہا خوفِ خدا۔ انہوں نے کہا: خوفِ خدا کی کنجی کیا ہے؟ میں نے کہا: اُمّید۔ دریافت کیا کہ امّید کی کنجی کیا ہے؟ میں نے کہا: صَبر۔ انہوں نے کہا صَبر کی کنجی کیا ہے؟ میں نے کہا رضا۔ انہوں نے پوچھا رَضا کی کنجی کیا ہے؟ میں نے کہا: اطاعت۔ انہوں نے پوچھا: اطاعت کی کنجی کیا ہے؟ میں نے کہا اقرار۔ انہوں نے پوچھا: اقرار کی کنجی کیا ہے؟ میں نے کہا علم۔ انہوں نے کہا: علم کہاں سے حاصل کیا؟ میں نے کہا: سیکھنے سے۔ انہوں نے کہا: سیکھنے کا ذریعہ کیا تھا؟ میں نے کہا: عقل۔ انہوں نے پوچھا: عقل کہاں سے آئی؟ میں نے کہا عقل دو قسم کی ہے:

ایک وہ ہے جسے فقط اللہ تعالیٰ تخلیق فرماتا ہے۔

دوسری وہ جس کو انسان اپنی لیاقت سے حاصل کرتا ہے۔

جب یہ دونوں جمع ہو جاتی ہیں تو دونوں ایک دوسری کی مددگار بنتی ہیں۔ انہوں نے پوچھا: یہ سب چیزیں تم کو کہاں سے حاصل ہوئیں؟ میں نے کہا، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اور ہم سب کو ایسی توفیق بخشے جس سے وہ راضی ہو۔

ان تمام سوالات و جوابات کے بعد صحابی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: خدا کی قسم، تم نے جنّت کی کنجیاں تو مکمل کرلیں اب یہ بتاؤ کہ تمہارا فرض کیا ہے اور فرض کا فرض کیا ہے؟ اور وہ کون سا فرض ہے جو فرض کی طرف لے جاتا ہے؟ فرض میں سنّت کیا ہے؟ وہ کون سی سُنّت ہے جس سے فرض پورا ہوتا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم نماز

پڑھیں۔ فرض کا فرض طہارت ہے۔ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو ملا کر (چلو بنا کر) پانی لینا ایسا فرض ہے جو دوسرے فرض تک پہنچاتا ہے اور پانی سے انگلیوں کا خلال کرنا ایسی سُنت ہے جو فرض میں داخل ہے اور وہ سُنت جس سے فرض کی تکمیل ہو جائے ختنہ کرانا ہے یہ سُن کر صحابی رضی اللہ عنہ، نے فرمایا تم نے اپنے اوپر حجّت تمام کر لی، اب کچھ باقی نہیں ہے۔

✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡

کاش! ساری عمر میں ایک نماز ایسی پڑھ لوں:

مَروی ہے کہ سلمان بن عبدالملک نے ابو حازم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابو حازم! کیا بات ہے کہ ہم موت کو بُرا جانتے ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ تم نے اپنی دنیا کو آباد کیا اور آخرت کو ویران کیا ہے۔ اور تم آبادی سے ویرانے کی طرف کوچ کرنا بُرا جانتے ہو۔ سلمان نے کہا: تم سچ کہتے ہو!

پھر کیا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کل میرا خدا کے یہاں کیا حال ہو گا؟ فرمایا اپنا عمل کتاب اللہ پر منطبق کر تجھے اپنا کل کا حال معلوم ہو جائے گا۔ اس نے کہا کتاب اللہ میں کہاں ملے گا؟ فرمایا اس آیت میں "اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ" (یعنی نیک جنّت میں اور بُرے جہنم میں ہوں گے)

سلمان نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کہاں گئی؟ فرمایا نیکوں کے قریب ہے۔ پھر سلمان نے کہا: کاش مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی کس طرح ہو گی؟ آپ نے فرمایا نیک اس طرح پیش ہوں گے جیسے مسافر

اپنے گھر آتے وقت خوش و خرّم ہوتا ہے اور بدکار ایسے پیش ہوں گے جیسے بھاگا ہوا غلام اپنے مولا کے سامنے پکڑا ہوا خوفناک اور حسرت زدہ ہوتا ہے۔

یہ سُن کر سلمان بن عبدالملک رونے لگا اور ابو حازم سے سوال کیا: کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟

فرمایا: جب نماز کا وقت قریب ہوتا ہے تو جملہ فرائض و سُنن کی رعایت کے ساتھ کامل وضو کرتا ہوں پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر بیت اللہ کو سامنے جنّت کو دائیں طرف اور دوزخ کو بائیں طرف اور پُل صراط کو پاؤں کے نیچے اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کو علیم و خبیر جانتے ہوئے نماز پڑھتا ہوں اور یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے اس کے بعد مجھے نماز میسر نہ ہو گی، پھر تعظیم کے ساتھ رکوع اور تواضع کے ساتھ سجدہ اور اتمام کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، پھر اس خوف کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوتا ہوں کہ نہ معلوم یہ نماز میری قبول کی جاتی ہے یا میرے منہ پر ماری جاتی ہے۔ سلمان نے آپ سے پوچھا: کب سے تم ایسی نماز پڑھ رہے ہو؟ فرمایا چالیس سال سے، اُس نے کہا: کاش میں ساری عمر میں ایک ایسی نماز پڑھ لوں تو کامیاب ہو جاؤں:

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے یہی بات فرمائی ہے!

ے باجھ حضوری نہیں منظوری، توڑے پڑھن بانگ صلاتاں ہُو!
روزے نفل نماز گزارن، توڑے جاگن ساریاں راتاں ہُو!
باجھوں قلب حضور نہ ہووے، توڑے کڈھن سے زکاتاں ہُو!
باہو باجھ فنا رب حاصل ناہیں، ناں تاثیر جماتاں ہُو!

قارئین کرام! گزشتہ صفحات میں آپ نے نماز اور اس کے متعلقات کے فضائل کا مطالعہ فرمایا، اب ہم بتوفیقہٖ تعالیٰ نماز کے مسائل کی طرف آتے ہیں:

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور نماز کا وقت ہوگیا ہو یعنی قبل از وقت ادا نہ ہوگی۔ پھر باوضو قبلہ شریف کی طرف منہ کرکے دونوں پاؤں کے درمیان چار، پانچ انگشت کا فاصلہ کرکے کھڑا ہو، اور جس نماز کو پڑھنے لگا ہے اس کا دل سے ارادہ کرے اور ساتھ زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہنا مستحب ہے۔ مثلاً نیت کی میں نے آج کی نماز فجر دو رکعت نماز فرض یا سنت کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ طرف قبلہ شریف کے۔ اگر مقتدی ہے تو، کہے پیچھے اس امام کے اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں کے برابر لے جائے اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ شریف کو ہوں اور انگلیاں اپنی حالت پر ہوں یعنی نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی۔

اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے، اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اغل بغل ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اور ثناء پڑھے:

ثناء

قیام سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ط پاک ہے تو اے اللہ، میں تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اگر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قرآت سنے اور اگر تنہا ہو تو ثناء کے بعد تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے۔

تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔

تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان، رحمت والا۔

سورۂ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

سب خوبیاں اللہ کے لیے جو پروردگار ہے سارے جہانوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا روز جزا کا مالک۔ ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ کہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

اس کے بعد امام و مقتدی آہستہ کہے: آمین (الٰہی قبول فرما!)

<u>سورۂ اخلاص</u> قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

پھر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے مضبوط پکڑے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائے اور کم سے کم تین بار کہے

<u>تسبیح رکوع</u>: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط — پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے صرف امام تسمیع کہے:

<u>تسمیع</u>: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ۔ — اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی

<u>قومہ</u>: پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تحمید کہے:

<u>تحمید</u>: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط — اے ہمارے پروردگار سب خوبیاں تجھی کو

تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع و تحمید دونوں کہے پھر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، اس طرح کہ پہلے گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمائے اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُو زمین پر جمے ہوں اور کم سے کم تین بار پڑھے:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى — پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند

<u>جلسہ</u>: پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ناک

پھر ہاتھ اٹھیں اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھے اور داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے اس کی انگلیاں قبلہ رو ہوں اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے کہ ان کی انگلیاں بھی قبلہ رُو (رُخ) ہوں:

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے ——— تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر اسی طرح رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ، فاتحہ اور سورۃ نہیں پڑھے گا بلکہ وہ خاموش کھڑا رہے گا۔

<u>قعدہ</u>: دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔

<u>تشہد</u>: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ○

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

جب تشہد میں کلمہ لَا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے

اور دو رکعت والی نماز ہے تو اس کے تشہد کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ اور سورہ فاتحہ پڑھ کر قاعدہ کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سنت و نفل ہوں تو بسم اللہ، سورہ فاتحہ اور سورۃ بھی پڑھے لیکن امام کے پیچھے مقتدی تسمیہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ وہ خاموش کھڑا رہے گا پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد اور درود شریف اور دعا پڑھے اور سلام پھیر دے۔

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اے اللہ! برکت دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

دعا: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

اے میرے پروردگار! مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھ کو میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جبکہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے۔

اور چاہے تو رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ کی بجائے یہ دعا پڑھ لے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں، سو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر، بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

پھر نماز ختم کرنے کیلئے ایک بار دائیں، پھر ایک بار بائیں طرف منہ کر کے سلام کہے:

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ:

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان سب کو سلام کہہ رہا ہوں اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف

امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے اور اسی طرح امام بھی دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔ یہ نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کے لیے ہے عورتوں کیلئے چند باتوں میں فرق ہے: عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائے اور کپڑے سے باہر نہ نکالے گی۔ قیام میں سینے پر ہاتھ باندھے گی اور ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے گی، رکوع میں کم جھکے گی اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی مگر ان کو پکڑے گی نہیں اور انگلیاں کشادہ نہ رکھے گی۔ رکوع و سجود سمٹ کر کرے گی، سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھا دے گی۔ التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی طرف یا بائیں طرف نکال کر سرین پر بیٹھے گی اور انگلیاں ملا کر رکھے، باقی سب کچھ اسی طرح کرے گی۔

نماز کے بعد کی دعائیں اور اذکار:

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ اور جب تم نماز پڑھ لو تو اللہ کا ذکر کرو۔

اول ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے۔

استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ
میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا پروردگار ہے، ہر گناہ سے اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

دعائے اول: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (ترجمہ) اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، بڑی برکت والا ہے تو اے جلال و بزرگی والے۔

یاد رہے: کتب حدیث میں صرف یہی الفاظ ہیں، اضافی جملے عام کتب میں ہیں وہاں سے یاد کیے جا سکتے ہیں۔

دعائے دوم: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (ترجمہ) اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

دعائے سوم: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ (ترجمہ) اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں بزدلی سے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں بخل سے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں بے فیض زندگی سے اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں دنیا کی آزمائش اور عذاب قبر سے۔

علاوہ ازیں مزید ادعیہ ماثورہ اور اذکار مبارکہ بھی کتب احادیث میں ملتے ہیں۔

ذکر اول: ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک بار یہ کہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ذکرِ دوم: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو پڑھتے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مسلم)

(ترجمہ ذکر) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! تو جو چیز دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیری قضا کو کوئی پھیرنے والا نہیں اور کسی کوشش کرنیوالے کی کوشش تیرے مقابلہ میں فائدہ نہیں دیتی۔

ذکر بالجہر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو ہر نماز کے بعد بلند آواز سے فرماتے تھے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ۔ (مسلم)

ذکرِ سوم ☆ **آیۃ الکرسی:** قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ: (ترجمہ) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، اس کے لیے جنت میں جانے سے موت کے سوا اور کوئی چیز رکاوٹ نہیں۔

اٰیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۝

اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، (کارخانۂ عالم کو) قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اس کو اُونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اُس کے اذن کے بغیر اُس کی جناب میں سفارش کرے۔ جو کچھ لوگوں کو پیش آ رہا ہے اور جو کچھ اُن کے بعد ہونے والا ہے۔ وہ سب جانتا ہے۔ اور لوگ معلومات میں کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اُسی کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور اُن (آسمانوں و زمین) کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالیشان عظمت والا ہے۔

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاما علیک یا رسول اللہ

نماز کے اوقات

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

بے شک مومنوں پر وقتِ مقررہ میں نماز (پڑھنا) فرض ہے۔

ہر نماز کو اُس کے وقت میں ادا کرنا چاہیئے، جو نماز وقت سے پہلے پڑھی جائے گی وہ ادا نہ ہوگی اور جو بعد میں پڑھی جائے گی وہ بھی ادا نہ ہوگی بلکہ قضا ہوگی۔

فجر نمازِ فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر آفتاب کی کرن چمکنے تک رہتا ہے۔ صبح صادق وہ روشنی ہے جو مطلع آفتاب کے اوپر آسمان پر پھیل جاتی ہے۔ اور اجالا ہو جاتا ہے۔

ظہر نمازِ ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہو کر اُس وقت تک رہتا ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی سایہ کے دو چند ہو جائے۔ اصلی سایہ وہ ہے جو آفتاب کے خطِ نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

عصر نمازِ عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے شروع ہو کر آفتاب کے ڈوبنے تک رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دھوپ کا رنگ زرد ہونے سے پہلے نماز ادا کر لی جائے کیونکہ دھوپ کے زرد ہونے پر وقت مکروہ ہو جاتا ہے اگرچہ نماز ہو جائے گی۔

مغرب نمازِ مغرب کا وقت غروبِ آفتاب سے شروع ہو کر غروبِ شفق تک رہتا ہے۔ شفق اس سپیدی کا نام ہے جو جانبِ مغرب سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً و شمالاً پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

عشاء نمازِ عشاء کا وقت غروبِ شفق سے شروع ہو کر طلوعِ فجر تک رہتا ہے اور نصف شب کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا

کہ بڑی راتوں میں نمازِ مغرب کے بعد تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ اور چھوٹی راتوں میں تقریباً سوا گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے:

اوقاتِ مکروہہ ۱۔ سُورج کے نکلتے وقت ۲۔ غروب ہوتے وقت ۳۔ استواء (سُورج کے سر پر ہونے) کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے ۴۔ طلوعِ صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک سوائے دو سُنتِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک کوئی نفل نہیں پڑھنے چاہئیں ۵۔ امام کے خطبۂ جمعہ کے لیے کھڑا ہونے سے لے کر فرضِ جمعہ تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

نماز کی شرطیں، فرائض، واجبات اور سُنّتیں وغیرہا

پوری نماز پڑھنے کا طریقہ جو پیچھے بیان ہو چکا ہے اس میں کچھ نماز کی شرطیں کچھ فرائض، کچھ واجبات اور کچھ سنتیں و مستحبات ہیں۔ نمازی کو چاہیئے کہ ان کو الگ الگ یاد کرے۔

شرائطِ نماز کی دو قسمیں ہیں: ایک تو نماز واجب ہونے کی شرائط اور دوسری نماز صحیح ہونے کی شرائط

نماز واجب ہونے کی چار شرطیں ہیں: اوّل اسلام، دوم صحتِ عقل، سوم بلوغ، چہارم وقت کا پایا جانا

پس ہر مسلمان، عاقل، بالغ، پر کتاب و سنّت اور اجماع سے اوقاتِ مقررہ مذکورہ بالا میں نماز کا ادا کرنا فرضِ عین ہے۔ بلا عذرِ شرعی کسی طرح نماز چھوڑنے کی گنجائش نہیں۔ عذرِ شرعی یہ ہیں: حیض، نفاس، بے ہوشی، غشی، نسیان، دیوانگی اور نیند،

صحتِ نماز کی شرائط

پہلی شرط پاک ہونا ہے۔ نمازی کے بدن کا نجاستِ حکمی یعنی حدثِ اصغر اور اکبر سے اور نجاستِ حقیقیہ مغلظہ اور مخففہ سے، دوسری شرط پاک ہونا نمازی کے کپڑوں کا، تیسری پاک ہونا نماز کی جگہ کا یعنی اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کی جگہ اور سجدہ کی جگہ کا، چوتھی شرط سترِ عورت، یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے وہ چھپا ہوا ہو۔ وہ مرد کے لیے ناف سے لیکر گھٹنے تک ہے اور عورت کے لیے ہاتھوں، پاؤں اور چہرے کے علاوہ سارا بدن ہے۔ پانچویں شرط استقبالِ قبلہ یعنی منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔ چھٹی شرط نماز کی نیت ہے یعنی نماز کا ارادہ خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے کرنا۔ نیت میں معتبر دل کا فعل ہے جس کا ارادہ لازم ہے تو صرف زبان سے کہنا کہ جو دل سے مخالف ہو معتبر نہیں کیونکہ یہ کلام ہے۔ نیت نہیں ہے مثلاً دل میں ارادہ ظہر کی نماز کا تھا اور زبان سے عصر نکل گیا تو کوئی حرج نہیں کہ زبان کی خطا اس کی نیت میں کچھ ضرر نہیں رکھتی۔

نماز کے فرائض

نماز کے فرائض سات ہیں: ۱۔ تکبیرِ تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا ۲۔ قیام یعنی سیدھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا، فرض، وتر، سنتِ فجر اور عیدین کی نماز میں قیام فرض ہے، بلا عذرِ صحیح اگر یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گا تو نہیں ہوں گی۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔
۳۔ قرأت، مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں فرض ہے۔ مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں ۴۔ رکوع کرنا ۵۔ سجدہ کرنا ۶۔ قعدۂ اخیرہ نماز پوری کر کے التحیات میں بیٹھنا۔
۷۔ خروج بصُنعِہٖ یعنی دونوں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے واجبات

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت[1] میں ایک بار[2] پوری الحمد پڑھنا اس کے بعد[3] فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں[4] اور وتر و سنت[5] و نفل کی ہر رکعت میں چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیتیں یا وہ ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھنا۔ قومہ[6] یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔ جلسہ[7] یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ قعدۂ اولیٰ[8] یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا۔ دونوں[9] قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ قعدۂ اولیٰ[10] میں تشہد پر کچھ نہ پڑھنا۔ امام[11] جب قرأت کرے بلند آواز سے یا آہستہ تو اس وقت مقتدی کا خاموش رہنا۔ سوائے[12] قرأت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔ ترتیب[13] قائم رکھنا۔ تمام ارکان[14] سکون و اطمینان سے ادا کرنا۔ امام کو[15] فجر، مغرب، عشا، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا۔ ظہر اور[16] عصر میں آہستہ قرأت کرنا، عیدین کی نماز میں چھے تکبیریں زائد کہنا۔

نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ سجدہ سہو نہ کرنے اور قصداً ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

نماز کی سُنّتیں

تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا ہتھیلیوں کا قبلہ رُخ ہونا، امام کا نماز کی تمام تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا، ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا، ثنا، تعوذ، تسمیہ، آہستہ پڑھنا۔ فاتحہ کے بعد آہستہ آمین کہنا، ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔ ہر رکعت کے اوّل میں آہستہ بسم اللہ پڑھنا، فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف فاتحہ پڑھنا، رکوع و سجود میں تین بار تسبیح پڑھنا۔

رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا کہ انگلیاں کھلی رہیں اور سر اور کمر برابر ہو جائے۔ رکوع سے اُٹھتے وقت امام کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنا۔ (تنہا نماز پڑھنے والا دونوں کہے) سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھنا اور اُٹھتے وقت اس کا برعکس کرنا۔ بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا (مگر جب صف میں ہوگا تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے) کلائیاں زمین سے اونچی رکھنا اور انگلیوں کا قبلہ رُو ہونا اور ملی ہوئی ہونا۔ دونوں سجدوں کے درمیان داہنا قدم کھڑا کرکے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، سجدہ میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا اور قبلہ رُو ہونا۔ تشہد میں اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا یوں کہ لَا پر انگلی اٹھائے اور اِلَّا پر رکھ دے اور سب انگلیاں قبلہ رُو سیدھی کر دے۔ تشہد کے بعد درود شریف اور کوئی دعائے مسنونہ پڑھنا سلام دو بار کہنا، پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف، امام کا بلند آواز سے سلام کہنا لیکن دوسرا پہلے کی نسبت کچھ آہستہ کہنا، ان سنتوں میں اگر کوئی سنت سہواً رہ جائے یا قصداً ترک کر دی جائے گی تو نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے ہاں قصداً چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

نماز کے مستحبات

دو قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ چھوڑنا، رکوع و سجدوں میں تین بار سے زیادہ، پانچ یا سات بار تسبیح کہنا، قیام کے وقت سجدہ گاہ پر اور رکوع میں دونوں پاؤں کی پشت پر سجدہ میں ناک کے سرے پر، قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام میں اپنے شانوں پر نظر رکھنا، جمائی کے وقت منہ بند رکھنا، اگر کھل جائے تو ہاتھ کی پشت سے ڈھکنا۔

مُفسداتِ نماز

بھول کر یا قصداً کسی سے بات کرنا کسی کو قصداً یا سہواً سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا، کسی کی چھینک کا جواب دینا، امام کی بھول پر بیٹھ جا کہنا یا "ہول" کہنا۔ اللہ تعالیٰ کا نام سُن کر جل جلالہٗ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سُن کر درود شریف بقصدِ جواب پڑھنا اور اگر بقصدِ جواب نہ ہو تو حرج نہیں۔ اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دینا۔ درد یا مصیبت کی وجہ سے آہ، اُف وغیرہ کہنا اور اگر بے اختیار مریض وغیرہ سے آہ، اُوہ نکلی معاف ہے نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً سلام پھیرنا۔ اگر بھول کر پھیر دیا تو حرج نہیں، نماز پوری کرکے سجدہ سہو کر لے، نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا۔ اچھی بُری خبر سُن کر کچھ کہنا، قرأت یا اذکار نماز میں سخت غلطی کرنا، کچھ کھانا پینا ہاں دانتوں کے اندر کوئی چیز رہ گئی تھی اسکو نگل گیا، اگر چنے کے برابر ہے تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر چنے سے کم ہے تو فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی۔ بلا عذر سینہ کو قبلہ سے پھیرنا۔ بچہ کا عورت کی چھاتی چُوسنا اور دودھ نکل آنا۔ عورت نماز میں تھی مرد کا اُس کا بوسہ لینا یا شہوت سے اس کے بدن کو چھُونا۔ ان مفسدات میں سے کسی مفسد کے ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ لہٰذا خیال رکھئے!

مکروہاتِ نماز

کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے ہو۔ کپڑا لٹکانا، مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھا لینا۔ شدت کا پاخانہ یا پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبۂ ریاح کے وقت نماز پڑھنا۔ انگلیاں چٹخانا، انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا، ادھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھنا، کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا جس کپڑے

پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہن کر نماز پڑھنا، نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں یا سَر پر تصویر کا ہونا۔ اُلٹا قرآن مجید پڑھنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا، قبر کا سامنے ہونا، اس طرح کہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔ اگر بقدرِ سُترہ کوئی چیز حائل ہو تو مکروہ نہیں اور اگر قبر دائیں یا بائیں ہو تو کچھ کراہت نہیں۔ اِن مکروہات میں سے کسی مکروہ کے ہونے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اجتناب کرے۔

نماز توڑنے کے اعذار:

سانپ وغیرہ کے مارنے کیلئے جب کہ ایذا کا اندیشہ ہو۔ کوئی جانور بھاگ گیا، اس کے پکڑنے کے لیے۔ نقصان کا خوف ہو مثلاً دودھ اُبل جائے گا، گوشت ترکاری، روٹی جل جائے گی۔ چور کوئی چیز اُٹھا کر لے بھاگا۔ گاڑی چھوٹ رہی ہو۔ اجنبی عورت نے چھو دیا۔ پیشاب پاخانہ کی شدید حاجت ہو، کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ میں جل رہا ہو یا اندھا راہگیر وغیرہ کوئیں میں گرا چاہتا ہو۔ ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے بلکہ پچھلی صُورتوں میں واجب ہے جبکہ بچانے پر قادر ہو۔

سجدہ سہو کا بیان

جب نماز کا کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی فرض کو مکرر کیا جائے مثلاً رکوع دو مرتبہ کرے، نماز کے فرض یا واجب میں زیادتی ہو جائے مثلاً قعدۂ اُولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لے تو سجدہ سہو لازم ہے۔ امام کے سہو سے مقتدی کو بھی سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ لیکن اگر مقتدی سے سہو ہو جائے تو مقتدی کو سجدہ سہو لازم نہیں۔ کیونکہ وہ امام کے تابع

ہے۔ امام سہو کرنے لگے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر امام کو یاد دلائے۔ اگر امام سہو سے لوٹ آئے تو بہتر ورنہ مقتدی امام کی اتباع کرے اور آخر میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے۔

سجدۂ سہو کا طریقہ — قعدۂ اخیرہ میں تشہد اور دُرود شریف پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، اس کے بعد پھر تشہد، دُرود اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نمازِ وتر

نمازِ وتر واجب ہے اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہے اس کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آخر رات میں تہجد کے ساتھ پڑھی جائے لیکن جس کو خوف ہو کہ اُٹھ نہیں سکے گا وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے۔
اس کی تین رکعتیں ہیں، دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے، تیسری رکعت میں تسمیہ، فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے اور دُعائے قنوت آہستہ پڑھے کہ یہ واجب ہے۔

دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ، اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ؀

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں

اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہترین تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

جماعت وامامت کا بیان

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ: اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار ہے اور ترک کا عادی سخت گنہگار و مستحقِ سزا ہے۔ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے۔ اور تراویح میں سنّتِ کفایہ، کہ محلّہ کے چند لوگوں نے قائم کرلی تو سب کے ذمّہ سے ساقط ہوگئی اور اگر کسی نے قائم نہ کی تو سب نے بُرا کیا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہے۔

امام صحیح العقیدہ اہلِ سنت وجماعت، پرہیزگار، پابندِ شریعت، صحیح قرآن پڑھنے والا اور نماز و طہارت کے مسائل زیادہ جاننے والا ہونا چاہیئے بدعقیدہ اور فاسق معلن جیسے شرابی، زناکار، سودخور، چغلخور، داڑھی منڈانے یا حدِ شرع سے کم رکھنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ عورت کی امامت مکروہ ہے۔

ترکِ جماعت کے اعذار

سخت سردی، سخت تاریکی، سخت بارش، راستہ میں شدید کیچڑ، آندھی، چوری ہونے

کا خوف، کسی دشمن یا ظالم کا خوف، پاخانہ، پیشاب کی شدید حاجت، بھوک کی حالت میں کھانا سامنے آجانا، تیمارداری ان سب صورتوں میں تندرست لوگوں کو بھی، ترکِ جماعت کی اجازت ہے۔ نیز عورت، بیمار، اپاہج، لنگڑا، لولا، بہت بوڑھا اور اندھا جماعت کے واجب ہونے سے مستثنیٰ ہیں:

جمعۃ المبارک کا بیان

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن تمہیں نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور کاروبار چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

احادیثِ فضائلِ جمعۃ المبارک

① عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ آدم علیہ السلام اسی دن پیدا کیے گئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے دُنیا

میں بھیجے گئے۔

(۲) عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَہَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُہْرٍ وَیَدَّہِنُ مِنْ دُہْنِہٖ اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَہٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی ۔ (رواہ البخاری، ریاض الصالحین)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو سکے طہارت و نظافت حاصل کرے اور تیل لگائے یا گھر میں جو خوشبو میسر ہو اس سے اپنے آپ کو معطر کرے۔ پھر نماز جمعہ کے ارادہ سے گھر سے نکلے۔ مسجد میں جا کر دو آدمیوں کو ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے پھر نماز پڑھے جو مقرر کر دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کئے ہیں معاف کر دیتے جائیں گے۔

(۳) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُہَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُہْدِیْ بَدَنَۃً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُہْدِیْ بَقَرَۃً ثُمَّ کَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَۃً ثُمَّ بَیْضَۃً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَہُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ ۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں۔ جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو

پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اونٹ کی قربانی کرے، پھر جو دوسرے نمبر پر آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گائے کی قربانی دی اور بعد ازاں دُنبہ پھر مُرغی اور (آخری) انڈہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ پھر جب امام خطبہ کے لیے اُٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

(۴) وَعَنْہُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَنَّہُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِہٖ لَیَنْتَہِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِہِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ ۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرۃ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ دونوں حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو برسرِ منبر فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگ ترکِ جمعہ سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور ان کا شمار غافلوں میں ہونے لگے گا۔

(۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ (بخاری، مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں ہر کوئی جو جمعہ پڑھنے کے لیے آئے تو ضرور غسل کرے۔

(۶) عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّکْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ یَتَبَاعَدُ حَتّٰی یُؤَخَّرَ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنْ دَخَلَہَا ۔ (ابوداؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام کے قریب رہو اس لیے کہ آدمی جس قدر دور رہے گا اسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

⑦ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِیْهَا سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَّهُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَ اَشَارَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا۔

(بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک (مختصر سی) ساعت ایسی گزرتی ہے کہ اگر وہ کسی مسلم بندہ کو نماز پڑھتے ہوئے میسر آجائے اور اس لمحہ وہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگے، اللہ قدوس اُسے عطا فرما دیتا ہے — یہ فرماتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ مبارک سے اس ساعت کے مختصر ہونے کا اشارہ فرمایا۔

⑧ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ خَادِمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِّنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ اَكْثَرُكُمْ عَلَیَّ صَلَاةً فِی الدُّنْیَا مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا یُوَكِّلُ اللّٰهُ مَلَكًا یُّدْخِلُهٗ فِیْ قَبْرِیْ كَمَا یُدْخَلُ عَلَیْكُمُ الْهَدَایَا یُخْبِرُنِیْ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ بِاسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ اِلٰی عَشِیْرَتِهٖ فَاُثْبِتُهٗ عِنْدِیْ فِیْ صَحِیْفَةٍ بَیْضَاءَ۔

حیاۃ الانبیاء للبیہقی بحوالہ واللہ آپ زندہ ہیں:
(از علامہ محمد عباس رضوی)

حضرت انس بن مالک خادمِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو دنیا کے اندر تم میں سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھتا ہوگا۔ جس نے جمعرات اور جمعہ کو مجھ پر درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سَو حاجتیں پوری فرمائے گا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دُنیا کی، نیز ایک فرشتہ اس کا موکل بنا دیا جائے گا جو کہ اس کا درود لے کر اس طرح میری قبر میں آئے گا جیسے تمہارے پاس کوئی تحائف لے کر آتا ہے۔ جس نے مجھ پر درود پڑھا وہ فرشتہ مجھے اس کے نام، نسب اور خاندان کی خبر دیتا ہے پس وہ درود میں اپنے نورانی صحیفہ میں لکھ لیتا ہوں۔

مسائل جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے، اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ موکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔

شرائطِ جمعہ جمعہ کے لیے چند شرطیں ہیں جن کا ہونا ضروری ہے۔ ۱۔ شہر ہو یا شہر کے قائم مقام وہ گاؤں ہو جو اپنے علاقہ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہو ۲۔ ظہر کا وقت ہو ۳۔ نماز سے پہلے خطبہ ہو۔ ۴۔ جماعت ہو کہ بلا جماعت جمعہ نہ ہوگا ۵۔ عام اجازت ہو۔

ہر مسلمان مرد جو آزاد، بالغ، عقل مند، تندرست اور مقیم ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔ عورت، غلام، قیدی، نابالغ، مخبوط الحواس، بیمار، اپاہج، تیماردار، مسافر، جس کو کسی کا خوف ہو یا کسی نقصان کا اندیشہ ہو ان پر جمعہ فرض نہیں ہے ہاں اگر مسافر، مریض اور عورتیں نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو گی اور ظہر ان کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی۔

نمازِ عیدین

عیدین کی نماز واجب ہے۔ اس کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیئے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنّت۔ ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے سے لیکر زوال تک ہے۔ مگر عیدالفطر میں کچھ دیر کرنا اور عیدالاضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ ان نمازوں سے پہلے اذان واقامت نہیں ہے۔ ان دونوں نمازوں کے ادا کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

طریقہ نمازِ عید پہلے نیت کریں، دو رکعت نماز عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ واجب مع زائد چھے تکبیروں کے، پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تین تکبیریں کہیں۔ دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری کے بعد باندھ لیں۔ پھر امام بلند آواز سے سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع وسجود کرے گا۔ دوسری رکعت میں فاتحہ وقرآت رکوع میں جانے سے پہلے امام ومقتدی ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک نہ اٹھائیں بلکہ رکوع میں جائیں اور قاعدے کے مطابق نماز پوری کریں۔

تکبیراتِ تشریق: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز کے فوراً بعد، تکبیر ایک بار کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے۔

کلمات تکبیر یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؛

نمازِ جنازہ

جنازہ کی نماز فرضِ کفایہ ہے۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر چند آدمی بھی پڑھ لیں تو سب بری الذمہ ہوگئے ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔ جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے اس کے لیئے جماعت شرط نہیں، ایک آدمی بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہوگیا۔ اس کے دو رکن ہیں: چار بار تکبیر کہنا، کھڑے ہوکر پڑھنا۔ اور اس کی تین سُنّتیں ہیں، اللہ کی حمد وثنا کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا میت کیلیئے دُعا کرنا، میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مرگیا جو مُرا ہوا پیدا ہوا، اس کی نماز نہیں۔ اگر کئی میتیں جمع ہوجائیں تو سب کے لیئے ایک ہی نماز کافی ہے سب کی نیت کرے اور علیحدہ علیحدہ پڑھے تو افضل ہے۔

طریقہ نمازِ جنازہ پہلے نیت کرکے امام ومقتدی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثنا پڑھیں وَتَعَالٰی جَدُّکَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور وہی نماز والا درود شریف پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور دُعا پڑھیں۔ مقتدی تکبیریں آہستہ کہیں اور امام بلند آواز سے۔

بالغ مرد وعورت کی دُعا اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰہُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ؛

الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے

ہر حاضر اور ہر غائب کو، اور ہمارے ہر چھوٹے اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

نابالغ لڑکے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا۔

الٰہی اِس (لڑکے) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے اس کو ہمارے لیے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اسکو ہمارے لیے ایسا سفارش کرنے والا بنا دے کہ جس کی سفارش منظور کی گئی ہو۔

نابالغ لڑکی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً۔

الٰہی اس (لڑکی کو) ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنیوالا بنا دے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنے والی بنا دے اور اسکو ہمارے لیے ایسی سفارش کرنے والی بنا دے کہ جس کی سفارش منظور کی گئی ہو۔

دُعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ اکٹھے چھوڑ دیں اور دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

نمازِ مسافر

مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم ۵۷½ میل کے سفر کے ارادہ سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ اس پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز میں قصر کرے، یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔ اگر سہواً یا قصداً چار پڑھے اور دو کے بعد قعدہ کرے تو فرض ادا ہو جائیں گے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی

مگر قصداً چار پڑھنے والا سخت گنہگار ہے اس پر توبہ لازم ہے۔

اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چار ہی پڑھے گا اور اگر مقیم مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو امام کے سلام کے بعد وہ اپنی دو رکعتیں پوری کرے گا مگر اِن دو رکعتوں میں فاتحہ نہیں پڑھے گا۔ بلکہ بقدر فاتحہ خاموش کھڑا رہے گا اور باقی معمول کے مطابق ادا کرے گا۔ مسافر جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آئے مسافر ہے اور جس شہر یا بستی میں جائے اگر وہاں پندرہ روز یا زیادہ رہنے کی نیت ہو تو پوری پڑھے۔

قصر صرف چار رکعت والے فرضوں میں ہے، سنت و وتر میں قصر نہیں۔ سفر میں سُنتیں مکمل پڑھی جاتی ہیں۔

نمازِ اشراق: اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو پورے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ صرف دو رکعتیں ہیں کہ نمازِ فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھا ذکرِ الٰہی کرتا رہے جب آفتاب بلند ہو تو پڑھے۔

نمازِ چاشت

اس نماز کی بہت ہی زیادہ فضیلت ہے ہمیشہ پڑھنے والے کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں اور اس کے واسطے جنت میں سونے کا محل ہوگا اس نماز کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں افضل بارہ ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

اِس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں اسکی بزرگی سُنکر ترک نہ کریگا مگر دین میں سُستی کرنیوالا ــ **حدیث**: نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں کیا میں تم کو بخشش نہ کروں کیا میں تم کو نہ دُوں کیا تمھارے ساتھ احسان نہ کروں ــ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالٰی تمھارے گناہ بخشدیگا اگلے پچھلے پُرانے نئے ــ جو بھول کر کئے اور قصداً کئے ــ چھوٹے اور بڑے ــ پوشیدہ اور ظاہر ــ اس کے بعد آپ نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی ــ پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہوسکے کہ ہر روز ایکبار پڑھو ــ اور اگر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ میں ایکبار ــ اور یہ نہ کرسکو تو مہینہ میں ایکبار ــ اور یہ نہ کرسکو تو سال میں ایکبار ــ اور یہ بھی نہ کرسکو تو عمر میں ایکبار ــــ اسکی چار رکعتیں ہیں مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہو پڑھو بہتر یہ ہے کہ ظہر کے فرضوں سے پہلے پڑھیں اسکا **طریقہ** یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنے کے بعد پندرہ ۱۵ بار یہ کلمہ پڑھیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ بسم اللہ سُورۃ فاتحہ اور سُورۃ پڑھ کر دس ۱۰ بار یہی کلمہ پڑھیں ــ پھر رکوع میں جاکر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کے بعد دس ۱۰ بار پھر یہی کلمہ پڑھیں پھر رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد دس ۱۰ بار یہی کلمہ پڑھیں پھر سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس ۱۰ بار پھر سجدے سے اٹھ کر جلسہ میں دس ۱۰ بار پھر دوسرے سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے بعد دس ۱۰ بار پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ ۱۵ بار ــ پھر اسی ترتیب سے چار ۴ رکعتیں پڑھیں ــ ہر رکعت میں پچھتر ۷۵ بار ــ اور چاروں میں تین سو ۳۰۰ بار یہ کلمہ پڑھا جائے ــــ گنتی دل میں گنیں یا انگلی دبا کر ــ اگر کسی جگہ بھول کر یہ کلمہ کم پڑھا گیا تو اگلی جگہ اُتنا اضافی پڑھیں ــ

نمازِ حاجت

جس کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

یا یہ پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ۔

نمازِ استخارہ

استخارہ کا مطلب ہے اللہ تعالٰی سے بھلائی طلب کرنا ہے یعنی جب کسی اہم کام کا قصد کرے تو اس کے کرنے سے پہلے استخارہ کرے ۔ استخارہ کرنے والا گویا وہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہ اے عَلَّامُ الْغُيُوْب مجھے اشارہ فرما دے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں :

طریقہ استخارہ

پہلے دو رکعت نماز کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور سلام پھیر کر پھر یہ دعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ یہاں اپنے مقصد کا نام لے خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ (یہاں پھر مقصد کا نام لے) شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ وَعَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ

اور بہتر ہے سات بار استخارہ کرے اور دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سو رہے۔ دُعا کے اوّل آخر فاتحہ اور درود شریف پڑھے۔ اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھے کہ یہ کام بہتر ہے اور اگر سُرخی یا سیاہی دیکھے تو سمجھے کہ بُرا ہے اس سے بچے۔

نمازِ تہجد و صلوٰۃ اللیل

عشاء کی نماز کے بعد رات کو سو کر اٹھنے کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے تہجد کہتے ہیں۔ اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

جو نماز عشاء کی نماز کے بعد اور سونے سے پہلے پڑھی جائے اُسے صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں۔

★★★★★★★★★★

نمازِ سفر

سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھ کر جانا اور سفر سے واپس آکر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرنا پھر گھر جانا مسنون اور بہت ہی مبارک ہے۔

قضا نمازیں

جو نماز وقت پر نہ پڑھی جائے وہ قضا ہے اور بلا عُذرِ شرعی نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے، قضا کرنے والے پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔ فرض کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب اور بعض سنتوں کی قضا سُنّت ہے جیسے کہ فجر کی سنتیں جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو۔ اور ظہر کی پہلی سُنتیں جبکہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا۔ ہاں طلوع و غروب اور زوال کے وقت جائز نہیں مگر چاہیئے کہ قضا نمازیں جلدی پڑھ لے۔ تاخیر نہ کرے۔ ظہر اور جمعہ کی سُنتیں جو فرض سے پہلے ہیں اگر رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھ لے اور فجر کی سنتیں اگر رہ جائیں تو سورج نکلنے کے بعد ظہر سے پہلے پہلے پڑھ لے تو بہتر ہے۔

خالق نے کیا بنائی ہے نورِ نظر نماز
اندھیر تھا جہاں میں نہ ہوتی اگر نماز
پڑھتے ہیں خوفِ حق سے جو باچشمِ تر نماز
اُن کے لیئے بجھائے گی نارِ سقر نماز
سوئیں گے قبر میں وہی بے خوف، جو یہاں
پڑھتے ہیں نیند چھوڑ کر وقتِ سحر نماز

رہتا ہے جن کو فکر نمازوں کا رات دن
گویا وہ پڑھتے رہتے ہیں آٹھوں پہر نماز
تکبیر اور اذاں تو کانوں میں ہو چکی
باقی رہی فقط تری اے بے خبر، نماز
حاضر تو ہر نماز میں رکھ دل کو اے فقیر
کچھ تو سمجھ کہ تو ہے کہاں اور کدھر نماز

تمت بالخیر

۲۲ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ
۳۰ اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز منگل
شام ۴ بجکر ۲۲ منٹ پر

الحمدللہ! دربارِ رسالت مآب میں چوتھی حاضری کیلئے روانگی سے دو دن قبل کتاب تکمیل کو پہنچی:

ابو الفضل منور حسین عثمانی رضوی
خطیب مرکزی جامع مسجد مہاجرین مریدکے
و مہتمم جامعہ رضویہ منظر اسلام مریدکے

مکتبہ سلیم الٰہی طالب النوری